هو العزیز
مناظرِ کارزارِ طرابلس با تصویر
یعنے
وِد دی ٹرکس اِن ٹریپولی
کا
مکمل اور بامحاورہ اردو ترجمہ
مترجمہ
جناب منشی محمد عبد اللہ خان صاحب
رئیس خورجہ ممالک متحدہ
باہتمام خاکسار فضل حسین بماہ نومبر ۱۹۱۲ء
ہلالی پریس دار الخلافہ دہلی میں چھپا

تمہید از مصنف

اس سیدھی سادھی تصنیف کا بڑا حصہ ایسی حالتون مین تحریر کیا گیا ہی جبکہ عربی کیمپ کے اونٹون اور آدمیون وغیرہ کے شور و غل کی وجہ سے سکون طبیعت حاصل نہونیکی حالت مین مجھے اپنے چھوٹے سے عربی خیمہ پر ٹھہرنے کا تھوڑا بہت وقت میسر ہوجاتا تھا اور کبھی کبھی سواری اور پیدل دونون صورتون کے طولانی سفرون کے اثنا مین ایک کتاب کو لکھنا پڑا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ پریشان حالت مین تحریر کیا جانا متصور ہوسکتا ہے مزید بران میرے دامان طرابلس چھوڑنے کے بعد کچھہ عرصہ تک تکان دامن گیر رہا اور کوئی پرسکون موقعہ اس کتاب کی تصنیف کے متعلق نصیب نہوسکا حتی کہ نظر ثانی پروف بھی بیرون از امکان ہوگئی ظاہر ہے کہ ایسی صورتون کی کوئی تصنیف بحیثیت ادبی دعوی وقعت نہین کرسکتی لیکن صرف اس غرض سے یہ کتاب ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے کہ اگر ان کو کوئی جھلک ان امیدون اور کامیابیون کے متعلق محسوس ہو جو انصاف کی خاطر ہر ایک امکانی شریفانہ قربانی پر کمر بستہ قلیل التعداد مگر کثیر الشہامت فوج سے وابستہ ہین تو مجھے میری محنت کے ضایع نہ جانے پر اطمینان ہوجائیگا میرا ذاتی تجربہ مدافعت کی لائنون اور ان قصبات تک محدود ہے جو سر دست ترکی مقبوضات مین داخل ہین اور ان اطلاعونکی بابت جو سرچ لائٹ سے منور ہونیوالے حصہ زمین کیمتعلق مجھے حاصل ہوئے ہین مین اخبار ٹیمیس اور دوسرے اخبارات کا جو میدان جنگ مین بھی داخل اسباب دلبستگی رہے نیز اڈیٹران اخبارات متذکرہ کا ممنونیت کیساتھ شکر گذار ہون جنگ ہنوز اپنی پہلی ہی منزل پر جاری ہے لہذا غیر مناسب ہے کہ ترکی افواج کے رجحان طبع تعداد ارادون اور تدبیرون کے متعلق اپنے طرز عمل کے خلاف کوئی ایسا اشارہ کیا جاے جس سے بنظر احتیاط میدان جنگ سے بھیجے ہوے خطوط مین بھی حذف کیا گیا ہو مگر اسکے ساتھ ہی اسقدر عرض کرنیکی جرات پر نادم نہین ہون کہ ترک صدر مقامات کے حالات اور ان واقعات سے بالکل بے خبر نہین ہین جو انکے زیر اثر حلقون سے باہر واقع ہوتے رہتے ہین ۔

ای ۔ این ۔ بی ۔ (مصنف)

معذرتِ مترجم

سب سے بڑا نقص یا کمی اس ترجمہ میں یہ ہے کہ بجائے ایک کے دو شخصوں نے اردو مسودہ صاف کیا ہے
چنانچہ یہ دو رنگی صاف نمایاں ہے گو ناظرین کو اس سے مطالعہ میں کوئی دقت محسوس نہیں ہو سکتی
تاہم کسی کتاب میں اس قسم کی کمی ضرور قابل گرفت ہے ناظرین معاف فرمائیں گے
جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ یہ فروگذاشت محض بدیں وجہ قصداً عمل میں لائی گئی ہے
کہ جہاں تک ممکن ہو اس ترجمہ کو جلد شایع کیا جائے کیونکہ بصورت تاخیر
ناظرین کو مطالعہ سے وہ لطف حاصل نہیں ہو سکتا جو ہر ایک چیز کے برمحل تازہ ترین
حصول سے مخصوص ہے۔ بہرحال آئندہ اڈیشن میں اس نقص کے بھی دور کرنے کی
کوشش کیجائے گی میں اپنے مکرم جناب ایاز محمد خان صاحب کا کسی طرح شکریہ
ادا نہیں کر سکتا جنہوں نے کمال بے غرضی سے اپنی اہلیہ صاحبہ کے دیرینہ
تیمارداری اور خود اپنے جسم پر اپریشن کرانے کی پریشان کن حالتوں میں میرے
مسودے کو شاندار بنانے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے مقرر کو درد گلو اور
مصنف مترجم یا مولف کو عدیم الفرصتی اور غیر دلجمعی کی بسا اوقات شکایت
ہوتی ہے چنانچہ مجھے بھی کم فرصتی کی واقعی شکایت ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ
مجھے ترجمہ کرنیکا پہلا اتفاق ہے لہذا اجنبیت اور ناواقفیت بھی قابل سماعت
عذر ہیں۔

احقر

عبداللہ خان

سولہ برس کی عمر کا ایک عثمانی مجاہد حسنی لک

ALHILAL PRESS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

بعض واقعات موجودہ اور ممکنات آئندہ

یہ تقریبًا ناممکن ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب مین موجودہ جنگ اٹلی وٹرکی کے وجوہات کی نسبت کسیقدر مفصل بحث کیجا سکے۔

تاہم یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت سے فرانسیسیون نے ٹیونس پر قبضہ کیا اوسی وقت سے اطالیون نے بزعم خود اپنے آپ کو ولایت طرابلس کا آخری قابض و حقدار سمجھنا شروع کردیا۔

کریسپی سابق وزیر اعظم اٹلی یہ دیکھکر کہ سلطنت جمہوریہ فرانس نے ایک ایسے صوبہ مین جہان بہ نسبت فرانسیسیون کے اطالیون کی تعداد زیادہ ہے اپنی حکومت قائم کرلی ہے نہایت بیچین ہوا اور طرابلس الغرب پر

قبضہ کرنے کے لیے طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگا اگر اس کی وزارت چند ماہ اور
قائم رہتی تو یہ جنگ آج سے بیس سال قبل شروع ہوگئی ہوتی ۱۸۵۷ء
مین بمقام آزبرن نپولین سوم شہنشاہ فرانس نے اثنائے گفتگو مین[1]
سے کہا تہا کہ طرابلس الغرب کا کچہہ حصہ سارڈینیا[2] کو دیا جا سکتا تھا۔

بعدازان جب کرسپی کو موقع ملا تو اس نے بہت کوشش کی کہ دول
عظام اٹلی کے حقوق کو طرابلس مین تسلیم کرین۔

فرانس کی سرپرستی ٹیونس کا اعلان ایک ایسا امر تہا جس نے کرسپی کی
امیدون کو کم اور خوف کو زیادہ کر دیا کہ مبادا سلطنت جمہوریہ اپنی الحاقی کارروائی
کو شمالی افریقہ مین زیادہ وسعت دیکر بحر متوسط کو فرانسیسی جھیل نہ بنالے

بعض اقتباسات جو کرسپی کی خط وکتابت سے اخذ کیے گئے ہین وہ
کرسپی کی اُمیدون اور اندیشون کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتے ہین
مثلاً وہ اٹالین سفیر متعینہ برلن کو لکہتا ہے کہ اب جبکہ ٹیونس مین فرانسیسی اثر
متحدہ فوجون کی مخالفت کے بغیر قائم ہوگیا ہے تو ہمارا طرابلس پر قابض
ہونیکا ارادہ ایسی مشتبہ حالت مین زیادہ عرصہ تک ملتوی نہین رکھا
جا سکتا۔ اس لیے ہمکو ایسے وسائل معلوم کرنے چاہئین جن کی وجہ سے
ٹیونس پر فرانس کا کامل اقتدار قائم نہ ہوسکے یا ایسے انتظامات کیے جانے
چاہئین جن کی روسے طرابلس الغرب کے ہم بلاخدشہ مالک بنجائین۔
کیونکہ صرف یہی ایک صورت بطور قابل اعتبار ضمانت کے ایسی
ہوسکتی ہے جس کے ذریعہ سے آئندہ فرانس کی بری وبحری قوت کی ترقی
مین مزاحمت کیجاسکے۔

---

[1] مراد بہ شوہر ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند ۱۲ [2] مراد بہ سلطنت اٹلی ۱۲

کرسپی نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم سلطنت برطانیہ کو بھی لکھا کہ سرحد طرابلس پر فرانس کی دست دراز کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت جمہوریہ طرابلس پر بھی قبضہ کرنے کے لئے تلی بیٹھی ہے ایسی صورت میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم طرابلس پر پیشتر اسکے کہ فرانس اور کوئی مزید کارروائی کرے قابض ہوجاویں تاکہ بائیزرٹا سے اٹلی یا برطانیہ عظمیٰ کو کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔ اس کا جواب اطالین سفارتخانہ لندن کی معرفت بھیجا گیا یور ایکسلنسی کی تحریر نے لارڈ سالسبری پر گہرا اثر کیا ہے چنانچہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں بذریعہ تار اطلاع دوں کہ جب بحر متوسط میں جلد یا بدیر کسی تبدیلی کا وقت آوے تو طرابلس پر اٹلی کو بطور لازم قبضہ حاصل کرنا چاہیے۔ مگر لارڈ موصوف آپ کے اس خیال سے متفق نہیں ہیں کہ قبضہ کرنے میں عجلت سے کام لیا جائے کیونکہ انکا خیال ہے کہ طرابلس پر قبضہ کرنیکا وقت ابھی تک نہیں آیا ہے چنانچہ وہ آخیر میں کہتے ہیں کہ اٹلی کی گورنمنٹ طرابلس کو حاصل کرے لیکن اُس شکاری کو جو بارہ سینگے کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسوقت تک صبر سے انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ شکار پورے طور پر بندوق کی زد میں نہ آجائے ایسی صورت میں عموماً شکاری کامیاب ہی ہوجاتا ہے ورنہ کم سے کم شکار زخمی ہوئے بدون نہیں بچ سکتا۔

یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ جب کرسپی اور اُس کے ہم نوا دوست باہم یہ مشورے کر رہے تھے اُسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت بہت خراب ہورہی تھی اور ٹرکی کا بڑے سے بڑا دوست بھی سلطنت کے جلد پُرزے پُرزے ہوجانے کی علامات بیّن طور پر دیکھ رہا تھا اور یورپ میں مرد بیمار

سلہ نام بندرگاہ تیونس جو بحر متوسط پر واقع ہے ۱۲

کی میراث کی تقسیم قریب تر دکھائی دے رہی تھی اس حالت میں شمالی افریقہ کی
دُور اُفتادہ ولایت قدرتی طور پر یورپین صوبجات سے پہلے حصہ بخرے
ہو جانے والی متصور ہو سکتی تھی گزشتہ چند سالوں میں ترکوں کی ترقی نے
دُنیا کو حیران کر دیا ہے ۱۸۹۸ء میں باب عالی نے یونان کی جنگ اور
دوسری ضروریات کی سرانجام دہی کے لیے باوجود استبدادی حکومت کے
پانچ لاکھ سپاہی ایسی سہولیت اور خاموشی سے جمع کر لیے کہ یورپ کی دوسری
سلطنتیں حیران رہ گئیں۔ اور ابتو سلطنت عثمانیہ کا فوجی بازو اسقدر زبردست
ہے کہ جس کی قدر ہر ایک شخص کو سنجیدگی سے کرنی چاہیے۔ علاوہ ازیں نیابتی
گورنمنٹ پوری قوت سے قائم ہو چکی ہے اور باوجود بہت سی دقتوں اور چند
بُرے نتائج پیدا کرنیوالی غلطیوں کے ایسی اصلاحات عمل میں لائی جا چکی
ہیں جنکا اثر دور تک پہونچنے والا ہے۔ یورپ کے اعلی محسوسات نے
ترکی رجال سیاست کی شریفانہ کوششوں کو قدر کی نگاہوں سے
دیکھا ہے اور اسوقت ترک ہر طرح تعریف اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں
مگر عین اُسی وقت میں جبکہ ترک ترقی کا پہلا مرحلہ طے کر چکے تھے یورپ کے
سیاسی حلقوں نے اُن کے مقبوضات میں سے بوسنیا اور ہرزیگوینا
ہضم کر کے اُن کے مفید اصلاحات کو بیکار کرنے کی کوشش کی اور اسی
ضمن میں اٹلی کو اسکے بے شرمانہ ڈاکہ طرابلس میں بڑھاوا دیا گیا ہے ایک ترکی
افسر نے مجھ سے کہا کہ عین اسیوقت جبکہ ہمنے اصلاح کی تحریک کو آگے بڑھایا
یورپ نے اُسے کمزور کرنے کی کوشش کی۔ یورپ بچہ کا پیدا ہوتے ہی۔

سلہ یہ وہ دو صوبے ہیں جنہیں سلطنت آسٹریا نے اپنی سلطنت میں ل سلطان عبدالحمید خان
کے عزل کے بعد ملحق کر لیے ہیں ۱۲

گلا گھونٹنا چاہتا ہے اور اُسکو کوئی موقع ترقی کرنے کا نہین دینا
چاہتا۔

اٹلی نے جنگ جاری کرنے کے لیے جو کمزور بہانے پیش کئے ہین
میرے نزدیک اُنپر بحث کرنا ہی بیکار ہے۔ گو ہماری فارن پالیسی کم و
بیش ہموار و مسطح ہے مگر انگریزی ٹیکس دہندہ بھی انگلستان کے تعلقات
خارجہ کی نسبت اُس سے زیادہ واقفیت نہین رکھتا جو شام کا ایک جاہل
کاشتکار باب عالی کی تجاویز کے متعلق رکھتا ہے۔ مگر ہم یہ کہے بدون
نہین رہ سکتے کہ دول یورپ جس مین برطانیہ عظمیٰ بھی شریک ہے صرف
اٹلی کے قابل نفرت ارادون سے آگاہ ہی نہین تھے بلکہ خاموشی
کے ساتھ اُسے اس ناپاک کام کی جرأت بھی دلائی گئی۔

یہ خیال کس قدر بدنما ہے کہ برٹش فارن آفس جس کو ایک لبرل
گورنمنٹ کی ماتحتی کا فخر حاصل ہے اس بین الاقوامی ڈاکہ کو جس سے نوے
فیصدی آبادی نے نفرت کا اظہار کیا ہے بغیر کسی عذر و معذرت کے
پسندیدہ نگاہون سے دیکھتا ہے۔ اس بارہ مین کاوُر[1] کا بیان کس قدر قابل
قبول ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے ایسے موقعون کے واسطے کہا تھا کہ ہم
سلطنت کی خاطر ایسے افعال قبیحہ کے مرتکب ہو جاتے ہین جن کو اپنی ذات
کے واسطے بھی کبھی کسی حالت مین گوارا نہین کر سکتے۔

عہدنامون کی نسبت کچھ نہین کہا جا سکتا جو آج کل صرف اس غرض
سے مرتب کئے جاتے ہین کہ جب وہ مقاصد مین ہارج ہوتے ہوئے پائے
جائین تو اُس سلطنت کے ہاتھ سے چاک کر دئے جائین جو دست درازی

[1] اطالوی مدبر پیدائش سنہ ۱۸۱۰ء وفات سنہ ۱۸۶۱ء

کرنے پر آمادہ اور شرائط کے توڑنے کے واسطے کافی مضبوط ہو۔

۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو اٹلی کی پارلیمنٹ کے اجلاس مین مارکوئس سان گیولی سنئے وزیر خارجہ اٹلی نے ایک سابق وزیر خارجہ کی تقریر کو دہراتے ہوئے بیان کیا کہ اٹلی کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ نہ صرف یورپ مین بلکہ افریقہ مین بھی سلطنت عثمانیہ کی مضبوطی کی پاسداری کرے اور یہ پالیسی جن وجوہات کی بنا پر قائم کی گئی ہے اور جن کا اظہار میرے پیشرو نے کیا تھا اُن مین اب تک کسی قسم کی تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے مگر تعجب ہوتا ہے کہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو یعنی صرف سولہ ہفتہ بعد اُسی ایماندار وزیر نے اپنی دھوکا دینے والی تقریر کے خلاف ترکی کو بدین مضمون اعلان جنگ دیا کہ اٹلی کا پاک ارادہ صوبجات طرابلس و برقتہ الحمرا پر قبضہ کرنے کا ہے۔

آخیر سہ ماہی سنہ ۱۹۱۱ء کی اینڈ اکو جنگی امتیاز ملنے کے اسباب مین علاوہ اُس دیرینہ آرزو کے جو زیادہ مستقل طور سے کریسپی کے زمانہ سے اہل اٹلی کو بطور سیاسی میراث کے ملتی چلی آتی تھی۔ اور چند امور بھی شامل تھے ایک طرف تو کنسرویٹو فرقہ اور طبقہ امرا اسبات کے خواہشمند تھے کہ گلیوٹی کی گورنمنٹ کی توجہ سوشیل ریفارم کے محتاج توجہ پروگرام سے ہٹا کر کسی دوسری جانب منعطف کرائی جا سکے چنانچہ شروع جنگ سے اب تک اٹلی مین سرکاری بیمہ اور پارلیمنٹ مین عام رائے کو وزن دار بنانے کے متعلق کوئی چرچا نہین سنا جاتا۔

دوسری طرف پبلک کی اڈووا کا داغ بدنامی مٹانے کی شرمسارانہ خواہش مثل ہماری اُس ننتمانہ آواز کے مشتعل تھی جو ہمنے لاندسہیا

---

۱ موجودہ وزیر اعظم اٹلی ۱۲ ۲ اصلاح تمدن ۱۲ ۳ براعظم افریقہ مین ملک حبش کا ایک شہر ۱۲

طریقہ سے مجبور کے واقع کا بدلہ لینے کے لیے بلند کی تھی اس پر طرہ یہ ہے کہ پہلے سوڈان کا بدلہ سوڈان سے لینا چاہا تھا لیکن اطالیون نے ابی سینیا کی کلونی کو طرابلس کے خون سے دہونے کی کوشش کی ہے۔

اور اسی موقعہ پر مہاجنون نے طرابلس کے مفروضہ مال و دولت کے متعلق حریصانہ مقاصد کو چھپاتے ہوئے حب الوطنی کا اظہار کیا۔

طرابلس کی معدنی دولت اور زراعتی ذرایع آمدنی کی اٹلی مین بہت کچھ تعریف کیجاتی ہے اور اس مضمون پر اٹلی کے اخبارون نے سالہا سال تک خامہ فرسائی کی ہے۔ اٹلی مین سب سے زیادہ ہر دل عزیز گیت جو گایا جاتا ہے وہ خوبصورت طرابلس کے نام سے مشہور ہے فی الحقیقت ایسے غیر آباد حصص اور بنجر کے بڑے بڑے قطعات رکھنے والے ملک کے لیے جیسے کہ طرابلس کے اندرون ملک میں واقع ہین خوبصورتی ہی ایک ایسی صفت ہے کہ ملک کو رغبت دلانے کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی موزون صفت نہین مل سکتی۔ مگر جنگ کا بخار اترتے ہی عام طور پر معلوم ہو جائیگا کہ اٹلی کی آبادی کو شمالی افریقہ کی دولت کے باب مین مبالغہ آمیز حکایات کے ذریعہ سے بڑی بیدردی کے ساتھ دہوکا دیا گیا ہے جیسا کہ اسوقت بھی علامات سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ آبادی کے عقلمند حصہ نے ایسا ہی محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔

طرابلس کی دولت کے بارہ مین عام طور پر جو بیانات شایع کیے گئے ہین اُن مین سے مثال کے طور پر ایک طویل مضمون کا جو ۲۰ جنوری کو اٹلی کے اخبار موسومہ گیورنیل ڈی سیسیلیا مین شایع ہوا ہم اقتباس پیش کرتے ہین۔ اِس کا مصنف سینٹر ڈی فیلس ہے جو پارلیمنٹ کا ممبر

[1] جنوبی افریقہ مین نٹال کے شمال و مغرب مین اس نام کا ایک پہاڑ ہے جہان بوئرون نے انگریزون کو شکست دی تھی ۱۲

ہونے کے علاوہ مسلی کے مشہور فرقہ اشتراکیہ کا ممبر بھی ہے اور جس کے حملہ اور اتہ جنگ کے جوش نے تمام سچے اشتراکی ممبروں کو نفرت آمیز حقارت سے بھر دیا ہے۔

حسب بیان مصنف سینٹر ڈی فیلس اور اُس کے تین دوست گذشتہ جنوری میں طرابلس پہونچے تاکہ زمین کی قوت پیداوار اور ترقی زراعت کے متعلق تحقیقات کریں اس ڈیپوٹیشن میں سینٹر ڈی فیلس۔ لا نگی۔ گلو نی۔ اور بولوگ علمی شریک تھے جن میں سے کم سے کم دو شخص فرقہ اشتراکیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سینٹر ڈی فیلس کے یقین دلانے کے مطابق ڈیپوٹیشن کے اور ممبروں نے بھی اپنا پورا پورا اطمینان ظاہر کیا کہ زراعت کی ترقی طرابلس میں کامیاب ثابت ہوگی۔ چنانچہ یہ بھی جنگ کے طرفدار فرقہ کا ساتھ دینے کے لیے ہر طرح امادہ ہوگئے۔ لیکن جنگ کے اخلاقی پہلو کی نسبت اپنے آپ کو غیر مکلف سمجھتے ہوئے فرقہ اشتراکیہ کے یہ عجیب ممبر بھی صرف اس اصول پر کاربند تھے کہ جنگ کے نتائج سے کیا مادّی فائدہ حاصل ہوگا؟ ایسی صورت میں کس قدر مشکل ہے کہ ان ممبروں کے اُس تیقن کی نسبت جو اُن کو فرقہ اشتراکیہ کے عقائد کے متعلق ہے کوئی نیک رائے قائم کیجائے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طریقۂ تحقیقات کی نسبت بھی جس سے اس ڈیپوٹیشن کو طرابلس کی زرخیزی کی نسبت اطمینان ہوا ہے کچھ عرض کیا جائے شکر کی جگہ ہے کہ اطالیوں نے جس ملک کے الحاق کا ارادہ کیا

لہ اشتراکیہ وہ فرقہ ہے جو دولت اور محنت کی منصفانہ تقسیم کا خواہشمند اور مساوات و انصاف کا سختی سے جانب دار ہے ۱۲

ہے اُس کا بہت ہی تھوڑا حصہ ان ممبرون کو چہل قدمی کے لیے میسر آیا اولاً ممبران ڈیپوٹیشن سیدھے ہی مصری گئے اور اپنی خندقون سے تھوڑی دور آگے بڑھکر ریتیلے میدانون کا ملاحظہ کیا۔ اور اپنی گاڑی ہی مین سے اوچاک اوچک کرا نکھیں پھاڑنی شروع کین تاکہ وہ دور تک نظر سے کام لے سکین اور انھون نے ان ہموار میدانون مین جسے اپنی تحریر مین ہموار بیان کیا ہے عجیب و غریب چیزین دیکھین مین بذات خود اُن گھاس دار جنگلون سے واقفیت رکھتا ہون ان وسیع خطون مین اٹھارہ انچ اونچی بکثرت ایک خاص قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے اونٹ بھی بجز اُس حالت کے کہ بھوک سے اس کی جان نکل رہی ہو کبھی نہین کھاتا۔

ان عجیب و غریب اشیار کے ملاحظہ کے بعد ممبرون نے آب رسانی کے سوال پر توجہ کی اور انھین اپنے رہنما سے معلوم ہوا کہ پانی کی قلت نہین ہے نخلستان مین ہر ایک عرب کے مکان مین کنوان ہے اور اس ضلع کے باہر قدرتی طور پر برسات کی کمی کا عوض شبنم کی کثرت سے ہوتا رہتا ہے اس احمقانہ بیان کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جسکی بنیاد پر وفد کا بظاہر اُس ملک کی آبرسانی کے متعلق اطمینان ہوگیا جو اٹلی سے پانچ گنا زیادہ وسیع ہے اور وہ امر یہ ہے کہ طرابلس کے نخلستانون مین پانی بافراط ہے اور پانی کے بے مثل ذخیرے موجود ہین کیونکہ گھاس دار جنگلون اور چٹانون کا پانی اُن بہت سے چکنی مٹی کے قطعات پر جانب سمندر بہتا ہوا پایا جاتا ہے جو اطراف شہر مین واقع ہین سیز ڈی فیلس پانی کی کثرت اس امر سے بھی ثابت کرتے ہین کہ الجیریا مین اوسطاً پیدا والے کنوؤن سے ایک منٹ کے اندر ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل پانی حاصل کیا جا سکتا ہے

ے مساوی ہے ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل کے۔ رطل ۲ سیر کا ہوتا ہے۔

وہ اس موقعہ پر اس بات کو بالکل نظر انداز کر گئے ہیں کہ شمالی افریقہ کا وہ حصہ جس میں
مراکو ٹیونس اور الجیریا شامل ہیں طبعی طور پر طرابلس سے مختلف ہے۔ طرابلس صحرائے
لیبان کے ایک کنارہ پر واقع ہونے کی وجہ سے اُس کی عام حالت ویرانی سے متاثر
پایا جاتا ہے چنانچہ بخلاف اسکے علم حیوانات کے ماہرین کے بیان کی بنا پر
کہا جاسکتا ہے کہ مراکو ٹیونس اور الجیریا اُسی سطح میں شامل ہیں جس میں یورپ
واقع ہے۔

میرے بیان کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ مراکو ٹیونس یا الجیریا کی بارش
کا اوسط بیس انچہ سے چالیس انچہ تک ہے اور فرانسیسی سفیر متعینہ بنغازی
کے سرکاری بیان کے مطابق برقہ الحمرا میں جو طرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز
صوبہ ہے بارش کا اوسط گیارہ انچہ سے بھی کم ہے تاہم سینٹر ڈی فیلس نے اپنی
تحقیقات کے نتیجہ کو ایک دلکش تار میں اس طرح پر ادا کیا ہے کہ ریگستان کی
ہستی جانچ کی اور اسے قابل کاشت پایا۔

میرے نزدیک سینٹر ڈی فیلس کی پارٹی کی تحقیقات جو طرابلس کی زمین سے
تعلق رکھتی ہے الائس کی عجائباتی سرزمین سے زیادہ وثوق نہیں رکھتی جب سے
فرانس کا ٹیونس پر اقتدار قائم ہوا ہے اسوقت سے طرابلس اٹلی کے لیے نابطہ[1]
کے انگور کا باغ ہو رہا ہے۔

متواتر تیس سال سے اثبات کی کوشش کی گئی ہے کہ جس طرح ممکن ہو ولایت
طرابلس کی زرخیزی کے تیقن کو عام طور پر مستحکم کیا جاوے مسلسل یکے بعد دیگرے

---

[1] ملک فلسطین میں بیت المقدس سے ۳۵ میل شمال کی طرف ایک شہر آباد تھا جو خاندان اہیب
کے ماتحت اسرائیلیونکا دار الخلافہ تھا یہاں ایک شخص نابطہ نامی رہتا تھا جس کے پاس علاوہ جائداد
کثیر کے ایک انگورستان بھی تھا بادشاہ وقت نے نابطہ کو قتل کر کے اسکے مال و انگورستان پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲

آبچشیون سے [illegible] کے متعلق شاندار کیفیتین شایع
کی ہین جو سب غیر صحیح ہین کیونکہ بقول ڈاکٹر گیبری گوری طرابلس مین زمین کی
ناقابلیت پیداوار اور پانی کی قلت عام ہے مین اپنی ذاتی تجربہ سے
کہہ سکتا ہون کہ زمین کا وہ حصہ جو جبل اور ساحل سمندر کے درمیان واقع ہے
اسقدر بیکار ہے کہ اُس کے لیے کوئی ملک کسی طرح جان ومال کا نقصان گوارا
نہین کرسکتا کیونکہ جنگ کا نتیجہ حسب مراد نکلنے پر بھی ایسے خوفناک بیابان وسنسان
ہون گے جن کی نظیر طرابلس کے علاوہ اور کسی سرزمین مین نہین مل سکتی اگر اٹلی
کے ناتجربہ کار کاشتکار اخبار نویسون کی مبالغہ آمیز نظم و نثر سے متاثر ہو کر
کبھی طرابلس کو جلاوطنی اختیار کرین تو مین بہت بڑے وثوق سے کہتا ہون کہ
وہ بقول لارڈ سالسبری کے زمین کو بہت ہی کم قیمت پائین گے۔

ڈاکٹر گیبری گوری اپنے قابل تعریف اور پرمعلومات مضمون مین جو دسمبر
کے کان ٹمپوریری ریویو مین بعنوان ذرایع آمدنی طرابلس شایع ہو چکا ہے
اطالیون کو اُنکے پرفضا خیالات مین کچھہ مدد نہین دیتے۔

ڈاکٹر گیبری گوری بالکل غیر جانب دار اور طرابلس کے بارہ مین رائے
دینے کی پوری پوری قابلیت رکھتے ہین کیونکہ وہ ۱۹۰۸ء مین بحیثیت اُس
وفد کے ممبر ہونے کی طرابلس گئے تھے جس کو زانگ وِل نے برقتہ الحمرالی
جانے کے لیے مرتب کیا تھا تاکہ دریافت کیا جائے کہ یہودیون کی نوآباد
کے لیے یہ جگہ کسقدر موزون ہے اس وفد کے پانچون ممبر اس کام کے
لیے ممتاز طریقہ سے موزون تھے ان مین ایک مسٹر ایم۔ بی۔ ڈف بھی
شریک تھے جو آب رسانی کے کام کے ماہر ہین اور ڈاکٹر ٹرٹ اڈنبرا کے
زراعتی کالج کے گراجوئیت جنہون نے سوڈان مین کاشت کا تجربہ عملی طور پر

حاصل کیا تھا ان لوگون کی تحقیقات کا نتیجہ بالکل مایوسی بخش ثابت ہوا ڈاکٹر گیری گوری کا بیان ہے کہ اگرچہ برقہ الحمر اطرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز حصہ ہے لیکن ہمین خلاف توقع رپورٹ کرنی پڑی کیونکہ یہ حصہ ملک بھی اسوجہ سے کہ اسکا بڑا حصہ بیکار ہے آب رسانی کے وسائل ناکافی ہین اور زراعت کی ناقابل اطمینان حالت ہے لہذا زراعت کرنے والی بڑی بڑی نوآبادیون کے لیے بالکل ناموزون ہے۔

شمالی افریقہ مین زراعت اور خصوصاً آب رسانی کا مسئلہ بڑا دلچسپ ہے، کہا جاتا ہے کہ اسکندریہ کے غلہ کا جہاز جو سینٹ پال[1] کو روما کیطرف لے گیا تھا معہ کثیر تعداد جہازون کے بیڑے کے اٹلی کے شہرون کی آبادی کے لیے طرابلس سے غلہ مہیا کرنے کے کام پر مامور تھا۔ سیرین خصوصیت سے ایک مشہور غلہ کا گودام تھا جہان سے حسب ضرورت روما اور بزنطین کو غلہ بھیجا جاتا تھا۔

اور شہنشاہی افسرون کے لیے اس تجارت کی بندش کا خطرہ جبکہ شاہی قوت کی بنیاد غلہ کی درآمد پر مبنی ہو کچھ کم نہ تھا ایک مرتبہ جبکہ فلاسفر سوپارٹر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے جادو کے زور سے غلہ کے جہازون کی آمد مین تاخیر کردی ہے تو عقلمند قسطنطنین نے فوراً اُس کا سر کٹوا لیا ایسے ہی ایک الزام پر اتھاناسی ایس گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

لیکن یہ پرانے زمانہ کے کھیت اب کہان - کیا آب وہوا کے اندر کوئی عظیم تغیر شمالی افریقہ مین بیس صدی کے دراز زمانہ مین ہو چکا ہے ؟

---

[1] حواری پولوس ۱۲ سے ۵۴ مشہور و معروف عابد و زاہد پادری جو سنہ ۲۹۶ مین پیدا ہوا اور سنہ ۳۷۳ مین وفات پائی - ہر سال ۲ مئی کو اس کی یادگار ایشیائی اور لاطینی گرجاؤن مین منائی جاتی ہے ۱۲

سیاح کو پہلی ہی نظر مین اس امر کی صحت کا یقین ہو جاتا ہے کہ ایک صحرائی میدان مین تمغاد کے شکستہ و تباہ شدہ آثار نمودار ہین جس کا تھیٹر چار ہزار تماشیون کی نشست کی وسعت رکھنے کے لیے مشہور تھا اور اُسکے عبادت خانے اور بازار بھی اسی مناسبت سے وسیع تھے اور جس کے حمامون کو افریقہ مین سب سے بڑے ہونے کی حیثیت سے خاص برتری حاصل تھی۔

اسجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی بڑی آبادی کے لیے جو کسی زمانہ مین ان شکستہ و خاموش دیوارون کے اندر سکونت پذیر تھی ان حمامون کے لیے پانی کے فراہمی کے سوال کو بھی نظر انداز کرتے ہوے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ صرف پینے کے لیے پانی کہان سے میسر آتا ہوگا۔

تقریباً چھہ سو میل جانب جنوب طرابلس مقام غات واقع ہے و نیز ربیسا جو کسی زمانہ مین رومیونکا تجارتی اور فوجی مرکز رہا ہے کیا فوج اور اُن شہریون کی جو ان بڑے بڑے شہرون مین آباد تھے ضروریات زندگی ان شہرون کے اندر ہی سے دستیاب ہوتی تھین جواب پہلے سے زیادہ سادہ طریقہ بود و باش رکھنے والی آبادی کو بھی میسر نہین ہوتی ہین۔

یہ مسلمہ ہے کہ زمین کے بعض حصون مین عظیم الشان تغیر آب و ہوا مین ہو چکا ہے بعربیبا فللکس ایک زمانہ مین اسم بامسمیٰ شہر تھا اور وسط ایشیا کے ریتیلے میدانون کے وہ نیم دفن شدہ امصار جنھین ڈاکٹر سیون ہیڈن نے حال ہی مین دریافت کیے ہے آج سے سات سو سال قبل ان مین آدمی آباد تھے اور کافی طریقہ پران شہرون مین آب سانی کے ذرایع کی موجودگی بھی مسلمہ ہے مگر اب بجز عبرت کے وہان پانی ہے نہ آدمی۔

کیا ہمارا کرہ ارض بتدریج سوکھتا جاتا ہے ؟

اور ہماری آئندہ والی نسلین ایسے ہی خوفناک اسباب کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کی جائینگی جیسے اسباب کہ پروفیسر لاول کے اصول کے مطابق سیارہ مریخ کی باشندگان کی قوتوں کو برابر سلب کر رہے ہین -

بہرحال مقامی اور تحریری شہادت سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ سرزمین طرابلس پر گزشتہ دو ہزار سال کے عرصہ مین بہت بڑے تغیرات آب و ہوا کے اندر پیدا ہوچکے ہین مجھے خود ایک سے زیادہ دفعہ تیجر قطعات مین رومیون کے بنائے ہوئے حوض دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور ڈاکٹر گیبری گوری بھی بیان کرتے ہین کہ قدیم زمانہ مین ساحل سمندر پر ایک شہر ہیول لٹا نامی آباد تھا جس کی آبادی کی بی ضرورتون کے کفیل وہ راجبہ تھے جو اندرون قطعہ ارض سے لائے گئے تھے کچھہ شہادتین ایسی بھی ہین جو تصویر کے تاریک رخ پر روشنی ڈالتی ہین اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر قسم کے قدیم بیانات کو ناظرین کے روبرو پیش کرین کسی زمانہ مین طرابلس کی غیر معمولی حالت کا اندازہ جو اوپر کے بیانات سے کیا جاسکتا ہے اس کی حقیقت اس امر سے مشتبہ ہوجاتی ہے کہ یہی مصنف اسٹریبو کے حوالے سے نقل کرتا ہے کہ مارکس کیٹو کے زمانہ مین شمالی طرابلس کے اندر ٹھیک ایسے ہی جغرافیائی حالات موجود تھے جیسے کہ آج موجود ہین یعنی تودہ ہائے ریت اور جھلس دینے والی گرمی معہ کہین کہین نخلستانون مین کنوؤن کے -

اسی تصنیف مین ایک اور بیان بھی پایا جاتا ہے جو ہیروڈوٹس کے زمانہ سے بہت پہلے کا ہے اور جس کا صحیح خلاصہ یہ ہے کہ شمالی افریقہ کے شمالی حصہ مین درندے بڑی کثرت سے ہین اور اسکے پرلی طرف صرف غیر آباد ریتیلے میدان ہین جہاں پانی کی خوفناک کمی ہے مصنف موصوف نے مشتبہ حالت مین کچھہ بیانات شمالی افریقہ کے باشندون کے بھی نقل کیے ہین جنمین

قوم پسیلی کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ جس نے جنوبی ہوا سے جس کیوجہ سے تمام پانی کے تالاب خشک ہو گئے تھے لڑنیکا ارادہ کیا اور جبکہ وہ لوگ ریت پر پہونچے تو یکایک جنوبی ہوا چلی اور انھیں ڈھک دیا۔

مختصراً یہ قیاس مین آسکتا ہے کہ بے انتہا محنت اور مصارف برداشت کرنے کے بعد زمانہ حال کے رومی بڑے بڑے تالابون اور پمپ دار کنوؤن وغیرہ پانی کی مناسب تقسیم کے ذریعہ سے طرابلس کے بعض قطعات کو ایسا زرخیز بنا سکتے ہین جیسے کہ پہلے کبھی تھے لیکن موجودہ حالت مین باربرداری کی کمی اور مصارف کی زیادتی کی موجودگی مین ایسے خطۂ ارض پر جہان مصنوعی اور بیش قیمت ذرایع آبپاشی کو ملکی آب و ہوا کی مخالفت اور ٹڈیون کا مقابلہ کرنا پڑے کیا سرسبزی حاصل ہو سکتی ہے اور اُس کا زیادہ خوش قسمت ممالک سے کس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

طرابلس کی زیتون کی کاشت کے متعلق اٹلی مین مبالغہ آمیز مضامین شایع کیے گئے ہین لیکن بارآور زیتون کے درختون کی تعداد طرابلس مین بہت ہی کم ہے زیتون کا درخت سالہا سال مین جوان ہوتا ہے اور اسپر بھی اس کے تیل کی خالص قیمت فی درخت بارہ ۱۲ آنہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی۔

ڈاکٹر گیری گوری کی راے مین اس بدنصیب ملک کی بڑی سے بڑی تعریف جو کیجا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس صوبہ مین کسیقدر جو کی پیداوار مین اضافہ کرنے کی گنجایش ہے موجودہ حالت مین اس غلہ کی پیداوار آبادی کو کافی ہو کر اسکاٹ لینڈ مین وسکی بنانیوالون کے کام آتی ہے۔

دسمبر کے مہینے مین دو ایسے واقعات ظہور پذیر ہوے جنکی وجہ سے

دارالسلطنت روما مین بڑی پریشانی پھیل گئی یکے بعد دیگرے اٹلی مین اطلاعین پہونچین کہ فرانسیسی فوجون نے نخلستان جنانت پر قبضہ کرلیا ہے اور خلیج و بندر سوملم کے الحاق کا اعلان جائز طریقہ سے مصری گورنمنٹ نے سلطان کی پوری پوری رضامندی حاصل کرکے کردیا ہے فرانس اور برطانیہ کے اس دورخے پن سے اٹلی والے غصہ سے دیوانہ ہوگئے کیونکہ ایک طرف تو یہ دیکھنے مین آیا کہ جس ملک پر اٹلی نے دندان آز تیز کر رکھے تھے اسکے دو چھوٹے حصون پر خاموشی سے بلا امتزاج دیگر یورپین سلطنتون نے قبضہ کرلیا جبکہ دوسری طرف معلوم تھا کہ اٹلی کا قزاقانہ ارادہ ایک حد تک دول عظام کی منظوری کے بعد عمل مین لایا گیا تھا وہ قوم جو کہ سراسر قزاقانہ جنگ کو خود پسند کرتی تھی ایک ایسے ہی کم درجہ کے بیے اصول پن سے غصہ مین از خود رفتہ ہوگئی بہت سے مضامین و خطوط اخبارات مین غصہ کا اظہار کرنے کے لیے شایع کیے گئے ازانجملہ ایک خط سبنرڈی سرنتی کا ہے جو کہ اٹلی کا ایک مشہور مدبر ہے اُس نے لکھا ہے کہ سوملم برقتہ الحمرا کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق قبل ازین اٹلی نے اپنے شاہانہ حق کا اعلان کردیا ہے تو پھر کس طرح جائز ہے کہ ایسی صورت مین مصر و انگلینڈ سوملم کو سلطان سے بطور تحفہ کے قبول کرسکتے ہین مصر کی سرحد کا متواتر رد و بدل جس کی غرض برقتہ الحمرا کی سرحد کو توڑنا ہے مصر اور سلطان کے درمیان اوسی وقت تک جائز تھے جبتک جنگ کا آغاز نہین ہوا تھا۔

نیز یہہ کہ سب سے پہلے انگلستان نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے جنگی جہازون کی ناکہ بندی جو سرحد مصر تک پھیلی ہوئی تھی علیحدہ کردی جاے اِس وقت اس ناکہ بندی سے ہمارا منشا طرابلس کے اس حصہ کی نگرانی کرنا تھا جس پر

مصر کی طرف سے دست درازی کا اندیشہ تھا بس پہلے اعتراض مذکور کی بنا پر انگلینڈ کی حسب مرضی ناکہ بندی موقوف کردی جسکو نقشون کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا تھا اور آج ہم دیکھتے ہین کہ سلطان کی عظیم الشان مہربانی اور رعایت سے حالانکہ اب سلطان ایسی رعایت کرنے کے مجاز نہین ہین مصری سرحد کو بندرگاہ سولم تک وسیع کردیا گیا ہے۔ ایسی صورت مین کہ ہمارے اور ترکی کے درمیان جنگ ہو رہی ہے انگلینڈ کسی قسم کے فائدہ اٹھانیکا مستحق نہین ہے۔

کسی ایک شخص کو بھی اٹلی کے اخبارات کی غصہ آمیز تحریرات سے اتفاق نہین ہو سکتا کیونکہ طرابلس کے اُن چند شہرون مین جو ساحل سمندر پر واقع ہین۔ اٹلی کی کثیر التعداد فوج پڑی ہوئی ہے اور باوجود کثیر جان و مال کے نقصان برداشت کرنے کے اُن تین میل سے جہان تک کہ جہازی توپون کی زد مددگار ہے آگے نہین بڑھ سکتی ایسی صورت مین اس بیہودہ اعلان کی بنا پر جو الحاق طرابلس کے متعلق ہے اور جس پر تمام دنیا ہنس رہی ہے کسی قسم کا دعویٰ کرنا کس طرح حق بجانب ہو سکتا ہے اسکے برخلاف فرانس و انگلستان بلا وقت و تیرح ٹھنڈے دل سے ایک ایسے حصہ کے مالک ہو گئے ہین جس کی پہلے سے کوئی حدبندی نہین تھی۔ فرانس کا حصہ جنوب مغرب مین واقع ہے اور انگلستان شمال مشرق مین دو سو میل ساحل سمندر کا مالک بن گیا ہے۔

نخلستان جنات پر ۲۷ نومبر کو ایک دیسی پلٹن نے جو الجیریا کے انتہائی جنوبی مرکز سے بھیجی گئی تھی۔ اور جس مرکز پر بقاعدہ عرب کبولیری بطور رزرو متعین تھے قبضہ کیا۔ اس خطہ ارض پر قبضہ کرنے کے لیے فرانسیسی گورنمنٹ کا بہانہ کسیقدر کمزور اور معمول کے مطابق یہ تھا کہ

ملک مین بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ ابتداے جنگ سے ترکی فوج نے غات و غداس چھوڑ دیے تھے۔ تاکہ ساحلی عثمانی فوج سے ملکر اٹلی کے مقابلہ مین کامیاب کارروائی کیجاسکے۔ اور جملہ حکام ایک عظیم مہم مین مشغول تھے لہذا فرانسیسیون کو نخلستان جنات پر اپنی قوت قائم کرنیکا ایک عمدہ موقعہ تھا جسکو انھون نے ہاتھ سے نہین کھویا۔

طرابلس کے سب سے آخری نقشے کے مطابق جو نوارہ مین شایع ہوا ہے۔ واجنات کی قرزو غیرہ تین سو کیلو میٹر[1] غات کے جنوب مغرب مین تعیبلی پہاڑ کے نیچے واقع ہے گو یہ ساٹھ میل کا وسیع قطعہ ٹیرے کاروان کے راستہ کے قریب ہے جو جنوب سے غداس اور غات سے مغربی صحرا کو جاتا ہے مگر اسپر بھی اسکے کم آباد اور مرکز سے دور دراز واقع شدہ نخلستان پر فرانس کو قبضہ پانے سے جو فوائد مرکوز ہون گے اُن کا یقینی ہونا مشکل ہے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مراکو کے اندرون ملک کی بردہ فروشی کا تعلق جنات سے وابستہ ہے اور اکثر جماعتین مراکو کو اسی غرض کی تکمیل کے واسطے بھیجی جاتی ہین بہ بہانہ ۱۹۰۵ء مین جبکہ فرانسیسی کپتان ٹو چارڈ نے نخلستان پر قبضہ کرلیا تہا پیش کیا گیا تھا اسی بنا پر ۱۹۰۶ء مین سلطان نے ایک فرزانہ ارادہ کے ذریعہ سے مشروطی طور پر جنات کو اسوقت تک کے لیے کہ مکمل طریقہ سے حد بندی نہو جاے غیر جانبدار قرار دیا مگر حد بندی کا کچھہ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ ۱۹۱۰ء مین فرانسیسی ناراضگی کیساتھ اس امر سے متعجب ہوئے کہ ترکی پیترول نے غات کے اطراف والی زمینون پر قبضہ کرلیا ہے۔ فرانسیسی زور دیتے ہین کہ خود ترکون نے ہی ارادہ

---

[1] ایک کیلو میٹر مساوی ہے تین ہزار دو سو اسی اعشاریہ آٹھ فٹ کے ۱۲

مذکورکے شرائط کی خلاف ورزی صرف سنہ ۱۹۱۰ء مین ہی نہین بلکہ سنہ ۱۹۰۸ء
مین بھی کی تھی۔ پس اُنھون نے ہمیشہ کے واسطے اس بحث طلب سوال
کا خاتمہ کردیا ہے۔

فرانس کی اس مشتبہ کارروائی کے مقابلہ مین جو اُس سے جنات
کے متعلق سرزد ہوئی ہے ہمارا الحاق سولم سراسر انصاف پر مبنی ہے کیونکہ
یہ خود سُلطان نے برٹش گورنمنٹ کو دیا ہے۔ معاملہ دراصل یہ ہے کہ
سلطنت عثمانیہ نے برٹش گورنمنٹ کو صلاح دی تھی کہ تمام طرابلس کو مصر سے
ملحق کرلے لیکن یہ ذمہ واری شکریہ کے ساتھ واپس کردی گئی۔ زمانہ دراز سے
خلیج سولم باب عالی اور مصر کے درمیان دوستانہ شکوہ شکایت کا باعث
رہا ہے حتی کہ طرابلس اور مصر کے درمیان کی سرحد ابھی تک مکمل طور سے
واضح نہین ہوئی ہے۔

سنہ ۱۸۴۱ء کے اُس شہنشاہی ارادہ مین جس کی بناء پر مصر مین محمد علی
کی گورنمنٹ تسلیم کی گئی ہے یہ دستور تھا کہ منسلکہ نقشہ مین سرحد دکھائی جائے گی
مگر ایسا کوئی نقشہ ارادہ کے ساتھ نہین پایا گیا بہرحال سلطنت ترکی نے
اب تک زور دیا ہے کہ سرحد راس الکناس کی اونچی سرزمین سے شروع ہوتی
ہے برخلاف اس کے مصر کہتا ہے کہ خلیج سولم اس ملک کی مغربی حد ہے۔ اس
مابہ البحث اراضی کا رقبہ تین سو کیلومیٹر ہے۔

مصر کی نظر مین سولم کی قدر اس وجہ سے بڑھی ہوئی ہے کہ سولم کے سوا باستثنا
طبروق اور کسی جگہ اس غیر آباد و ناقابل کاشت طولانی اور بیابانی ساحل
سمندر مین اچھا بندرگاہ قائم نہین کیا جاسکتا۔ اور موقعہ کے لحاظ سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایک کارآمد بندرگاہ کی جس کی حفاظت صرف ایک ہی قلعہ سے

بآسانی ہو سکے تعمیر کے لیے سولم بہت موزون جگہ ہے۔ اگر اسّی میل کے فاصلہ
کے اندر برطانیہ کے مضبوط جہاز بلا اندیشہ سولم کے گہرے پانی مین سفر
کر سکین۔ تو طبروق جس کی بہت تعریف کیجاتی ہے اپنی قدر و قیمت مین بحیثیت
جنگی اغراض کے آدھا رہ جائیگا۔

اس سوال کے دوسرے پہلو پر غور کرنے سے مصر کی آئندہ سرسبزی اس نئے
ملک کے الحاق سے جو خلیج سولم کے اطراف مین واقع ہے ترقی کرتی ہوئی معلوم
ہوتی ہے۔ اُدہر مالٹا کی بڑہتی ہوئی آبادی کا مسئلہ مدت سے قابل اندیشہ
بن رہا ہے اس نئے حصہ ملک کے مصر سے متعلق ہو جانے کے بعد کوئی وجہ
مخالف نہین معلوم ہوتی کہ یہ نیا بندرگاہ مالٹا کی حد سے بڑہی ہوئی آبادی کے
قبول کرنے کا کافی طور سے کفیل نہو جائے۔ گو ابھی تک سولم کاروان کی گذرگاہ
ہونے کے اعزاز سے محروم ہے لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ وہان تازہ پانی بکثرت
ہے اور یہ ممکن ہے کہ کامیاب طریقہ پر تجارت کیجا سکے اسلیے یہ اغلب ہے
کہ رفتہ رفتہ خلیج کے اطراف و جوانب مین مالٹا کے پرہیزگار اور محنتی
باشندون کے لیے جنھین اُن کے حد سے زیادہ بڑہے ہوے آباد ساحل سے
بھیجا جاوے معاش کے لئے ذرایع دستیاب ہو سکین۔

خدیوکی ساحلی ریل کو بلاشبہ سولم تک وسیع کیا جائیگا اور اگر ایک
دوسری ریلوے لائن مصر کو عبور کرتی ہوئی بندرگاہ سولم و بندرگاہ سوڈان
کو ملانے کے لیے نکالی گئی تو بہت بڑی تجارتی سرسبزی اُس نئے شہر
کو حاصل ہو جائے گی۔

سلطنت ٹرکی جنگ کے لیے بالکل تیار نہین تھی اور اس الزام کی بڑی
ذمہ واری حقی پاشا کے سر ہے جبکہ بری قوت کے مقابلہ مین بحری طاقت

کا عمدہ رکھنا ٹرکی سے زیادہ مالدار دول کے واسطے بھی ناقابل برداشت بوجھ
ہو رہا ہے تو ترکی نے مناسب سمجھکر ہی ایک وسیع بحری بیڑے کے خیال کو
ترک اور اپنی تمام قوتوں کو ایک عظیم اور قابل بری فوج کی تیاری پر مجتمع کر دیا
ہے - اِس فوج کا خاص مقصد یورپین ترکی کی حفاظت ہے جسکی ضرورت
کا روس اور بلغاریہ سے لازمی جنگ کی صورت میں شاید یقینی ہے - یہ ہی
وجہ تھی کہ ابتدائے بغاوت یمن عرب کے باغیون کی سرکوبی کے لیے
شوکت پاشا وزیر جنگ نے ایڈریا نوپل اور قسطنطنیہ سے فوجون کا بھیجا جانا
پسند کیا طرابلس کی پندرہ ہزار فوج میں بہت سے سپاہی عربی بولنے والے
تھے اور تمام فوج ایسی رائفلوں سے مسلح تھی جو یورپین ترکی کی فوج کے رائفلوں
سے مختلف تھین انھین وجوہات کی بنا پر طرابلس سے عرب کو فوجون کا پہنچانا
ضروری معلوم ہونے لگا - مگر اسپر بھی بغرض اطمینان ایک مشہور گفتگو کے درمیان
مین وزیر جنگ نے حقی پاشا سے دریافت کیا کہ آیا وہ کسی ایسے خطرہ کی عدم
موجودگی کی ذمہ واری کرتے ہین جس کے اٹلی کی طرف سے طرابلس میں
پیدا ہونیکا احتمال ہو -

حقی پاشا نے جو حال ہی مین اٹلی کی تاش کھیلنے والی پارٹیون کی صحبت سے
علحدہ ہوا تھا اور جس کے ذاتی تعلقات اٹلی مین موجود تھے بیان کیا کہ شوکت
پاشا بلا خدشہ طرابلس کی فوج کی بڑی تعداد کو عرب منتقل کر سکتے ہین چنانچہ
ایسا ہی ہوا مزید بران زاید کمک بعض فوجون کی جگہ پر کرنے کے لیے اُس
فوج کو بھی بھیجی گئی جو یورپین ٹرکی مین تعینات تھی - اور اس طرح طرابلس کی فوجی
قوت کا خاتمہ کر دیا گیا - البتہ ترکی کی خوش قسمتی تھی کہ جو فوج طرابلس سے
منتقل کی گئی تھی اُس نے اپنا گولہ بارود طرابلس مین ہی چھوڑ دیا جو لڑتے وقت

مین خاطر خواہ کارآمد ثابت ہوا علاوہ ازین رائفلون اور کارتوسون کے اور نئے ذخیرے اعلان جنگ سے صرف چند ہی روز پیشتر ورنہ نامی جہاز کے ذریعہ طرابلس مین پہونچ گئے تھے کہ اٹلی کی شیخی بگھارنیوالی بحری فوج نے دو بڑی بھاری غلطیون سے جنگ کی ابتدا کی۔ اولاً۔ ترکی کے ادنی درجہ کے جنگی جہازون کو اجازت دی گئی کہ بیروت سے دردانیال کو بحفاظت پہونچ جائین۔ دوم رسد رسانی کے جہاز ورنہ کو اجازت دی گئی کہ بندرگاہ طرابلس مین داخل ہوجائے حالانکہ یہ امر اٹلی کے فراقانہ اصول کے عین مطابق تھا کہ وہ ورنہ کو گرفتار کرکے جنگ کا جلد خاتمہ کردیتی۔

موجودہ صورت مین فی الحقیقت مشکل ہے کہ اس ہیئل لڑائی کے نتیجے کے لیے کوئی پیشین گوئی کیجا سکے کیونکہ اٹلی کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج طرابلس مین موجود ہے۔ اس صورت سے کہ اپنی خندقون کو چھوڑکر کوئی جنگی کارروائی نہین کرسکتی ایسی صورت مین ترکی کی طرف سے ایسی شرائط پر صلح کی خواہش ظاہر کرنے کی توقع نہین ہے جنہین اٹلی منظور کرسکے۔

اٹلی کی خاص مشکلات مین ایک یہ بات بھی ہے کہ جلد یا بدیر طرابلس کے بیابان مین اس کی حالت منحوس نہوجائے۔ اس کے علاوہ ایک طولانی جنگ کے اخراجات غالباً مالی ذرائع پر ایسا اثر ڈال سکتے ہین کہ بصورت جنگ کے بے نتیجہ رہنے اور غیر ضروری طول کھینچ جانے کے عام رائے مخالفت مین بھڑک اُٹھے۔

اس کے مقابلہ مین ترکی کے سامنے بھی ایک اہم سوال درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا عرب وفادار رہین گے۔ حقیقتاً موجودہ حالت مین اس قسم کے علامات نہین پائے جاتے ہین جن کی وجہ سے عربون کی وفاداری مین

ذرہ بھی شک کیا جا سکے بخلاف اسکے طرابلس کے مصروف پیکار عربون کی
وفاداری کا سخت امتحان گذشتہ نومبر مین ہو چکا ہے جبکہ کثرت بارش نے تمام
ملک کو سیراب کر دیا تھا۔ اور جسکو فرط تفصیل کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ گذشتہ
مین قلت بارش کی وجہ سے فصل بالکل تباہ ہو گئی تھی۔ بہت عرب قبائل نے
فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ٹیونس تارک الوطنی اختیار کی اب جبکہ نومبر مین مردہ
قالب مین روح پھونکنے والی بارش کافی مقدار مین ہوئی تو مصروف کار زراعت
اپنے چھوٹے چھوٹے کھیتون سے میل ہا میل دور تھے بعض نے تھوڑے عرصہ
کیواسطے اپنے کھیتون کو واپسی اختیار کی مگر کثیر التعداد نے حب الوطنی کو مالی فائدہ
پر ترجیح دیکر اور یہ گوارا کر کے کہ اُن کے اور اُن خاندانون کے لیے ایسے سنہری زمانہ
کو ہاتھ سے چھوڑ دینے پر فاقہ کشی کا بھی خطرہ ہے۔ اپنی اپنی جنگی ڈیوٹی پر بھی ثابت
قدم رہے ہے۔ بلاشبہ اٹلی والے رشوت کے ذریعہ سے اُس چیز کو حاصل کرنے کی
کوشش کرین گے جو بزور تلوار ان کو میسر نہین ہوئی ہے لیکن جیسا کہ مین
خیال کرتا ہون بہ نسبت عربون کی خودغرضانہ چال چلن کے اسلام کی قوت
زیادہ مضبوط ثابت ہو گی۔

سلطنت عثمانیہ کی مخالفت مین جو امور پیش کئے جا سکتے ہین اُن مین سے
ایک اندرونی اختلاف ہے۔ اگر ترک صرف اپنی پولیٹیکل سازشون اور اُن اختلافات
کو جو اُن کے وطن مین موجود ہین ترک کر دین اور دشمن کی مدافعت مین متفقہ
کوشش کرین تو ایسی جنگ سالہا سال تک جاری رہ سکتی ہے جو اطالیون
کو بمقابلہ ترکون کے جلد تھکا دیگی۔

غالباً اسوقت تک اٹلی پورے دس[1] ملین یعنی ایک کروڑ جنگ پر خرچ

---

[1] یہان مصنف نے سکہ ظاہر نہین کیا ہے لیکن قیاس یہ چاہتی ہے کہ مطلب ایک کروڑ پونڈ سے ہے۔

گر چکی ہے اور باوجود اسکے کہ سرکاری رپورٹین دل خوش کن ہین حال ہی مین
قرضہ حاصل کرنے کی پیرس مین ناکامیاب کوشش کی گئی تھی ۔ اس کے مقابلہ
مین ترکون کا ابھی تک بہت ہی کم صرف ہوا ہے ۔ مصر و ٹیونس سے جو بڑی
بڑی مقدار کے چندے موصول ہوئے ہین وہ اسوقت تک کیواسطے کافی
ہین ۔ کیونکہ عربون کی روزانہ خوراک اور تنخواہ کا خرچ چھہ پنس فی کس سے
زیادہ نہین ہے ۔

بیکار قلعون پر گولہ باری کرنے اور کسی جزیرہ پر قبضہ کر لینے سے ترکون کی
ہمت پر کوئی بُرا اثر نہین پڑ سکتا جبکہ اٹلی کی فوج یورپ یا ایشیا مین سلطان
کی سرزمین پر قدم دہرنے کی بھی جرات نہین کر سکتی بخلاف اسکے یہ ممکن ہے کہ
اس بدقسمتی کا جو بحر احمر مین ترکون کی اکثر واسنگیر رہ چکی ہے فقدان ہو جائے تو
صرف چند بٹالیبون کے پہونچ جانے پر ہی آرتھیریا اور اسکے ساتھ اٹلی کی
حالت بدلجائے گی اور پھر اٹلی کی اس نوآبادی کی حالت مین سلطان کے باثر
الحاق سے کیسا عجیب و غریب تغیر واقع ہوگا ۔ ؟

جنگ کے نوایجاد پہلو یعنی ہوائی جہازون کے ذریعہ سے بھی بجز اسکے
کہ غبارون کی سراغرسانی بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اطالیون کو اور کسی قسم
کی کامیابی حاصل نہین ہوئی گو ان بیلونون مین بڑے تیز بھبک سے اُڑجانیوالے
مادہ سے بناے ہوے ڈھائی سو فولادی گولے جنکا قطر $\frac{1}{2}$ ۳ ۔ انچہ ہوتا ہے
رکھے جاسکتے ہین مگر ان مین سے صرف چند ہی گولے ایک نال کے ذریعہ
سے جس کو ہوا باز اپنے گھٹنون کے درمیان دبائے رکھتا ہے نیچے پھینکے ۔
جاسکتے ہین کیونکہ ہوا باز کا ایک ہاتھ تو مشین کو درست حالت مین رکھنے

سلہ ایک پنس مساوی ہے ایک آنہ کے ۱۲

کے لیے وقت ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے بم کے گولے کو دونون زانون
مین دبا کر نشانہ لگانا پڑتا ہے [illegible] زیادہ گولے نہین پھینکے
جا سکتے۔ اس لیے گولیون سے جنگ کی [illegible] بعض اوقات بڑی بڑی توپون
کے چلنے کی وجہ سے فضا مین گرتا پڑتا ہوا مین زبردست لہرین پیدا
ہو جاتی ہین اسکے باعث ہواباز کو مجبوری زمین سے دو ہزار فیٹ بلندی
پر رہنا پڑتا ہے علاوہ ازین ہوابازون کی ناکامیابی کے لیے طرابلس
اس لیے بھی خصوصیت رکھتا ہے کہ اسکے ریگستان مین جہان شناخت
کے ذرایع معدوم ہین سمت کا پہچاننا مشکل ہے گو یہ صحیح ہے کہ آئندہ جون
جون ہوابازون کی تعداد اور تجربہ بڑہتا جائے گا یہ ہوائی جہاز اور کارآمد
غبارے زیادہ خوفناک ثابت ہوتے جائین گے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے
کہ ترک اپنے دشمن سے جنگ کے اس نئے پہلو مین مقابلہ کرنے کے لیے
جلد یا بدیر ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کامیاب کوشش نہین کر سکتے جنگ کے
موجودہ اور بیہودہ قوانین مین پھٹنے والی گولی کا استعمال ناجائز ہے۔ لیکن
پھٹنے والے بمب کے گولے ایسی سرزمین پر جہان عورتین مرد بچے اور اسپتالون
کے مریض موجود ہون عام طور پہ پھینکنے کی اجازت ہے اس قابل
مضحکہ قانون جنگ سے اطالیون نے جو فائدہ حاصل کیا ہے اس سے انتہا
بھی فائدہ حاصل نہین ہوا کہ عرب ہوائی جہازون سے صرف ڈرنے ہی
لگگئے۔

لڑائی کا ایک اور پہلو جو ممکن ہے کہ اخیر مین فیصلہ کن ثابت ہو شیخ
سنوسی کا رجحان ہے افواہ ہے کہ اٹلی والون نے ایک ٹراڈیپوٹیشن مذہبی
آزادی انعامات اور مخصوص حقوق شیخ سنوسی کو دئے جانے کے وعدہ

کے ساتھ برٹش ملکیکہ شیخ موصوف ترکون کے خلاف مدد دین شیخ سنوسی کی خدمت
مین بھیجا تھا کہ یہ سفارت اگر فی الحقیقت کبھی روانہ بھی کی گئی تھی۔ اپنے مقصد مین
ناکامیاب رہی کیونکہ بقول ڈاکٹر گیری گوری وہ پرانا اختلاف جو کفرہ اور قسطنطنیہ
کے درمیان بوجہ شیخ سنوسی کی جماعت کے پرجوش عقاید کے
موجود تھا اب عام خطرہ کی حالت مین کافرون کا مقابلہ کرنے
کے لئے علیحدہ رکھدیا گیا ہے

وہ مختلف خیال شیخ سنوسی کی قوت کے بارے مین ظاہر کئے جاتے
اول تو وہ رپورٹین جو فرانس کے محکمہ جنگ کی خبر رسانی کے صیغہ نے بھیجین ہین فوجی
حیثیت اس فرقہ کی جنگی قابلیت کی رفاقت کو کم قیمت و بے قدر ظاہر کرتی
ہین جسکی بنا پر یقین کیا جاتا ہے کہ کفرہ مین کثیر التعداد مسلح اور قابل فوج
موجودگی کی حکایت بہت مبالغہ آمیز ہے اُس کے مقابلہ مین عرب
خصوصیت سے معاملہ کو اخفا رکھنے مین ماہر ہین جس کا تجربہ نخلستان مین گران قیمت
پہ اٹلی والون کو حاصل ہوا ہے۔ وہ ہتیار جو حال مین فرانسیسیون کے خلاف
وادی مین استعمال کئے گئے تھے کفرہ سے آئے تھے اس کے ساتھ ہی یہ
بہت ممکن ہے کہ کثیر التعداد گولہ بارود سنوسی آبادیون مین مخفی
رکھا گیا ہو۔

مجھے خود یہ خصوصیت حاصل ہے کہ مین ایک ایسے مسلمان سے لمبی چوڑی
گفتگو کر چکا ہون جو سنوسیون مین رہ چکا ہے اور غالباً اُن کے متعلق اُن تنخواہ دار
ایجنٹون سے زیادہ معلومات رکھتا ہے جو اجنبی دولتون نے مقرر کر رکھے ہین
گو مین اپنے آپ کو موجودہ حالت جنگ مین شیخ سنوسی کی واقعی قوت
کے ظاہر کرنے مین آزاد نہین سمجھتا ہون مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ زبردست فرقہ

طرابلس کو حملہ آور کی دست برد سے بچانے مین سلطنت عثمانیہ سے پوری ہمدردی رکھتا ہے مجھے شبہ ہے کہ ملکے توپخانہ کا کچھہ حصہ بنغازی نے مقابلہ مین موجود ہے اونٹون کے ذریعہ کفرہ کے نخلستانون سے بھیجا گیا ہے اور یہ امر تو مسلم ہے کہ یہ فرقہ برقتہ الحمرا مین الور بے کو کافی مدد دیچکا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہجاتا ہے کہ آیا شیخ سنوسی ایک بڑے پیمانہ پر اُنھین مدد دین گے یا نہین دو قباحتین مدد نہ دینے کے خیال کو تقویت دینے کے لئے کہی جاسکتی ہین ایک تو یہ کہ سمندر سے کفرہ کا فاصلہ لا متناہی کہنے کے قابل ہے بنغازی سے سنوسی کا ہیڈکوارٹر ہزار کیلومیٹر کے فصل پر واقع ہے اور پشالہا پاشا کے کمسے المضاعف دوسرے یہ کہ عربون پر فوجی قواعد کے مطابق حکومت نہین کیجاسکتی اس کے خلاف یہ امر واقعی ہے کہ اسوقت جو عرب باضابطہ طریقہ سے ترکون کی ماتحتی مین مصروف پیکار ہین وہ اُن جنگجو سپاہیان کی تعداد کثیر کے مقابلہ مین جو اندرون ملک سے حاصل کئے جاسکتے ہین قلیل التعداد کہے جاسکتے ہین میرے نزدیک جبکہ ایسے وسیع ذرایع کی قیمت سے گورنمنٹ عثمانیہ پوری طرح خبردار ہے تو اس بیان مین کچھہ مبالغہ نہین ہے کہ طرابلس مین اخیر اپیل پر ہتھیار اٹھانے کے قابل ایک لاکھہ عرب بآسانی جمع ہوجائین گے۔

فی الحال عربون کی بڑی بڑی اور بجوبی مسلح جماعتین میدان جنگ مین آرہی ہین اور متواتر حملون مین حصہ لیتی ہین جس کی وجہ سے اٹلی والے ساحلی شہرون مین بطور محصور کے بند ہین اور جب ایسی ہی اور دوسری جماعتین شریک جنگ ہونے کو ہوتی ہین تو پہلی آئی ہوئی جماعتین کچھہ عرصہ کے لئے

سے اپنے مواضعات کو وایسی اختیار کرتی ہین تاکہ کچھ عرصہ اپنے کھیتون اور گلون اور خاندانون کی نگرانی کر سکین۔

اس نظام کی کم وبیش کامل مطابقت بوئیرون کے اُس دستور العمل سے پائی جاتی ہے جو انھون نے ایک جنرل کی تدابیر بگاڑنے کے لیے مقرر کیا تھا اور جو آخر تک کامیاب ثابت ہوتا رہا اسی طرح بوئر جماعتین ایک دوسرے کو سبکدوش کرتی رہتی تھین تاکہ چند ہفتون کے لیے مصروف پیکار جماعتون کو اپنے کھیتون مین کام کرنیکا موقعہ ملتا ہے اس کامیاب اور غیر ضرر رسان طریقہ کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہین کہ علاوہ اُن لوگون کے جو سنوسی برقتہ الحمرا بھیج چکے ہین باقیماندہ سنوسی رزرو مین شمار کیے جا سکتے ہین جو کسی روز طرابلس کی حفاظت کے لیے صف آرا کیے جائین گے۔

کسی وقت مین شیخ سنوسی کی ہمدردی ترکون کے حق مین تقریبًا لامحدود قدر وقیمت کی ثابت ہوگی جیسا کہ میرے اطلاع دینے والے کے بیان کے مطابق جو شیخ سنوسی کے متعلق ذاتی معلومات رکھنے کے علاوہ صحرا مقام کفرہ اور افریقہ کے بہت سے سفر کر چکا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے خلاف شیخ سنوسی کا فرمان جنگ مصر و ٹیونس کے علاوہ جنوب کے دور دراز حصص سے جنگجو مسلمانون کو جمع کرنے مین کامیاب ثابت ہوگا کیونکہ اس جماعت کا مذہبی اثر بہت وسیع ہے اور اُن کے مشنری مشرقی مغربی اور شمالی افریقہ کے علاوہ نائجیریا اور یوگنڈا مین بھی پھیل چکے ہین۔

ایک اور مسئلہ یورپ کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے قابل ہے جس کی بنا پر خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی اخباری شہنشاہی پسند جماعت جنگ کے خلاف قبل اسکے کہ اس کی قوم نہ ختم ہونیوالی دقتون مین بالکل غرق ہو جائے جلد

آواز بلند کر کے جنگ کو روک دیگی۔ کیونکہ اگر اٹلی کو طرابلس کے بیا یا نو بتیر بہت سی جان و مال کے نقصان کے بعد اقتدار بھی حاصل ہو گیا تو وہ اس سنئے صوبہ پر تصرف رکھنے میں انگلینڈ اور فرانس کے لیے باعث وقت ثابت ہو گا اس لیے یہ خوف ہمیشہ دامنگیر رہنا چاہیے کہ جب دول یورپ ایک ہنگامۂ عظیم میں مبتلا ہوں گے۔ تو یہ دونوں قومی ہمسایہ سپیو[1] کے فوجی ورثا کو معہ لوریہ بدہنے کے بآسانی شمالی افریقہ سے باہر نکال دیں گے مصر برقعہ الجرا پر قابض ہو جائیگا اور فرانس اپنی سرحد کو غدامس سے آگے بڑھا کر مغربی طرابلس تک وسیع کر دیگا۔ کیونکہ اس صورت میں سو طلم اور بائنزرٹا بحیثیت بحری پوزیشن کے اٹلی کو بآسانی افریقہ بدر کر سکتے ہیں مزید براں فرانس کے وہ فوجی ذرایع جو اسے ٹیونس میں حاصل ہیں اور وہاں جان ہوں گے۔

[1] رومیوں کا جنرل جس نے افریقہ پر حملہ کیا تھا اور ہنی بال کو شکست دی تھی۔ پیدائش ۲۳۷ء قبل مسیح۔ وفات ۱۸۳ء قبل مسیح ۱۲

میدان جنگ کو روانگی

طرابلس کا اندرونی حصہ ابھی تک زیادہ تر ایسے راز سربستہ زمین کی صورت میں کتابی دنیا کی علمی نظروں سے پوشیدہ ہے جس سے عام طور پر جغرافیہ دان اور سفرناموں کے ناظرین واقفیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ اولاً تو اندرون ملک کا کوئی ایسا صحیح نقشہ دستیاب نہیں ہوتا جس پر پورا پورا وثوق کیا جاسکے ثانیاً بہت سیاح ایسے ہیں جنہوں نے ساحل سمندر کے شہروں سے آگے اپنی سیاحت کے دائرہ کو وسیع کرنے کی تکلیف گوارا کی ہو۔ حتی کہ رالف۔ بارتھ۔ ڈکسن اور ڈاویریر جیسے جہان گشت سیاحوں نے بھی صحرا اور سوڈان کے ان معمولی راستوں سے جو کاروان کے بڑے راستوں سے ملتے ہیں علیحدہ ہونے کی جرأت نہیں کی اسی لئے گزشتہ اکتوبر میں جبکہ مجھے مانچسٹر گارڈن کے ایڈیٹر کی مہربانی سے یہ حق حاصل ہوچکا تھا کہ میں اس کے نامہ نگار کی حیثیت سے ترکی فوج کے ساتھ رہو پینے طرابلس جانیکا مصمم ارادہ کیا تو مجھے اندرون ملک کے راستوں ذرایع نقل و حرکت اور وہاں کی ضروریات زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوئی۔

طرابلس لندن سے چھ روز کی مسافت پر بحر متوسط کے کنارہ ایک ایسے ملک کی حیثیت میں واقع ہے جس کے حالات مثل لیر یڈیر اور اندرونی حصہ جزیرہ

نمائے عرب جاکے خفیہ اور پر اسرار ہیں۔ لیکن میں اُس تجربہ کی بنا پر جو مجھے ذاتی طور پر دُور
افتادہ عرب فرقون کے متعلق حاصل ہے اور جس کی صفائی اور درریو بلڈن سے
جو اس غیر معلومہ ولایت کے صرف ساحلی خطوں کی بابت شائع ہو چکی ہیں تائید
ہوتی ہے یہ یقین رکھتا ہوا کہ اس بیابانی جنگ میں مجھے تکالیف اور دقتون
سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ طرابلس کو روانہ ہو گیا اور فی الحقیقت جیسا کہ میں نے خیال
کیا تھا ہمیں یعنی عثمانی لشکر کو ایک عجیب بدو سے لیکر یشا ابتک کو
مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

اُن صاحبون کے لئے جو طرابلس براہ مارسیلز اور ٹیونس جانا چاہین
یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ ایسے اصحاب جمعرات کو سفر شروع نکریں کیونکہ اس دن
لندن سے روانہ ہونیوالے مسافروں کی کثرت کے باعث پلیٹ فارم پر تل دھرنے
کو جگہ نہین ملتی علاوہ برین اُن کے ساتھ اسباب بھی اس کثرت سے ہوتا ہے
کہ بلا مبالغہ اُسکے ڈھیر چھوٹے چھوٹے ٹیلے معلوم ہوتے ہیں اُن معمولی دقتون
سے جو بصورت اژدہام ہر ایک مسافر کو جہاز اور ریل کے سفر میں پیش آتی ہین
پین سولر اینڈ اورین ٹل وہی اور ریو بین ٹیل کے جہازون پر مارسیلز میں سوار
ہونے کی تکلیفین بہت بڑھی ہوئی ہین جمعرات کے روز سفر شروع کرنے کے
پاداش مین علاوہ ان تمام دقتون اور تکلیفون کے جو ناگزیر تھیں ایک اور ہلکی سی
مصیبت مجھپر نازل ہوئی یعنی اُس بڑی بے ترتیبی کے باعث جو ہمارے کیلئے جہاز
والے جہاز کو مجبورًا پولون مین داخل کرنے کے سبب پھیل گئی تھی مجھے
اپنی مرضی کے خلاف بغیر رجسٹری شدہ اسباب کے ٹیونس تک
سفر کرنا پڑا جو مجھے چوتھے روز ٹیونس جاکر ملا۔ یہ بھی ہلکی سی مصیبت
اُس شخص کے لئے جو جاپان یا ہندوستان جارہا ہوتا

کسی بھاری مصیبت ثابت ہوتی جبکہ اُسکا ضروری اسباب ہفتون کے
بعد دستیاب ہوتا۔ ہمارے ہمسفرون مین مشرق جانیوالے کچھ ایسے صحاب
بھی تھے جن کے اسباب سفر مین صرف ایک ایک گرم سوٹ اور ایک ایک
چھوٹا سا کپڑے رکھنے کا بکس تھا۔ مجھے اُن کی بے سروسامانی پہ ہمدردانہ
افسوس محسوس ہوتا تھا۔ یوگنڈا جانے والے آٹھ ایسے نوجوان ریلنز تک ہمارے
ہمسفر رہے جو اپنے اپنے اسکولون کے نشانات پہنے ہوئے تھے ان مین
ایک اخلاقی قوت جو برطانیہ عظمی کے ہر ایک نائب مین ہونی چاہیے یعنی
مستقل مزاجی موجود تھی اور اُن خیالات سے متاثر معلوم ہوتے تھے۔ جو
کالجون کی مباحثہ کرنے والی سوسائٹیون اور لندن کلب سے تعلق رکھنے کی
صورت مین گوش گزار ہوتے رہتے ہین باوجودیکہ اس سے پہلے ان مین سے
کبھی کسی ایک نے بھی عملاً رود بار انگلستان کو عبور نہین کیا تھا اور وہ سب
کے سب ایک زیتون کے درخت کو دیکھکر یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کیا درخت ہے
مگر وہ تنقیدی خیال رکھتے تھے اور ہر ایک معاملہ مین فیصلہ کن رائے پیش
کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کالے آدمیون پہ مہربانی کرنا عبث ہے اور اسی
بنا پر انکی رائے تھی کہ نوآبادیون کے معاملات مین گورنرون کو بالکل خودمختار
ہونا چاہیے۔ علاوہ اسکے وہ ارسیات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور توہین
سمجھتے تھے کہ غیر سرکاری اسٹیمرون کی رقم کثیر ادا نکرنے کے باعث برٹش ٹیکس
دہندگان کے مقابلہ مین جرمنون نے شرقی افریقہ کے ساحلون پہ ایک
تجارتی راستہ قائم کرنے مین کامیابی حاصل کر لی ہے وہ مسٹر گالسرتھیول کی
جلاوطنی کے بھی مخالف تھے۔ ان نوجوانون کی بابت میری تمنا ہے کہ یہ
عمر کے ساتھ ساتھ عقل مین بھی ترقی کرین۔ کیونکہ ایسے خیالات سے ہماری

وسیع سلطنت کو بہت نقصان پہونچتا ہے اور ہمارے بعض نوجوان سپاہی اور سول سرونٹ اصحاب کا اپنی غیر انگریز رعایا سے حقارتانہ برتاؤ اگر خطرناک نہیں تو بیہودہ ضرور ہے۔

سنا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین اُس باغ ہسپر ایڈس کی حفاظت کے لیے جس کی شادابی اور سرسبزی بر محل وقوع ہونے کے باعث ساحل سمندر کو بھی ناز تھا خوفناک درندے تعینات تھے اسی طرح اب شمالی افریقہ کے اطراف برقہ اور اُسکے جانب غرب پھیلے ہوئے قطعات کی نگرانی پر زمانۂ حال کی فوجی قوت تعینات ہے۔ اطالین کروزر مصری پولیس اور فرانس کی الجیرین فوج کی حاسدانہ نگرانی کے باعث فریقین کی کسی ایک حلقہ تک رسائی دشوار ہو رہی ہے اور فرانسیسی افسرون نے اٹلی کی پیہم شکایتون سے متاثر ہو کر بغرض بندش سامان ممنوعہ جنگ اپنی نگہبانی کو اور زیادہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے بعض حالتون مین جنگی نامہ نگارون کو بھی تکلیف دہ دیر برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مجھے قبل روانگی ہی اس قسم کی شکایتین ایک نامہ نگار کی تحریر سے جس نے فرانسیسی افسرون کے مشورہ کے خلاف کھلا ہوا راستہ اختیار نہین کیا تھا معلوم ہو چکین تھین اس لیے مین ایسی دشواریون کے برداشت کرنے کے لیے بالکل تیار تھا مگر مین بخلاف اس کے فرانسیسی افسرون کی ہر ایک ممکن خوش اخلاقی کے برتاؤ کا معترف ہون۔ خوبی قسمت سے جنوبی سفر مین مجھے تین معقول ہمراہیون کی لطف صحبت سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملا جن مین ایک ٹیونس کے مسٹر ہرتل دوسرے مسٹر بورس امریکن جو ٹیونس کے جنوب مشرق کو بغرض شکار جانا چاہتے تھے تیسرے ایک مصنف مسٹر ایبٹ جو شل میرے طرابلس جا رہے تھے اور جن کی رفاقت مجھے ترکی کیمپ تک میسر رہی۔ البتہ ہمین ٹیونس کے بنکون سے غائب

شدہ ٹیونسی سکہ کی فراہمی مین کسی قدر ضرور تردد کرنا پڑا کیونکہ نوٹ اور ہنڈی طرابلس مین بیکار چیزین ہین اور طلائی سکہ فرانس کی مسلمان رعایا ٹیونس کی اُس فیاضانہ دلی ہمدردی کی نذر ہوچکا تھا جو اُنھون نے سلطنت عثمانیہ کو ترکی افسرون کی معرفت ستر ہزار پونڈ گرانقدر چندہ کی صورت مین بطور فرید عملی ثبوت دلی تعلق کے پیش کیا تھا۔

میرے زمانہ قیام ٹیونس مین پانچہزار ایسے خاندان برباد باشندگان مالٹا پناہ گزین تھے جو غریب اٹلی کی گولہ باری اور ساحل سمندر پر قبضہ کرنے کے ایام مین طرح طرح کے مصائب شدائد کا شکار ہو چکے تھے۔ اُن کی دوکانین لوٹی گئین مکانات برباد کرے گئے اور اُن مین سے کم سے کم آٹھ شخص اٹلی کے پھٹنے والے گولون کے نذر ہوچکے تھے۔ مجھے اکثر مالٹیون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو برٹش گورنمنٹ کے تغافل شعارانہ برتاؤ سے سخت ناراض تھے اُن کا بیان تھا کہ ایسے سخت وقت مین جبکہ یہودیون نے بھی اپنے ہم مذہبون کی مدد کی برٹش گورنمنٹ نے ہمین ہمارے ہی حال پر چھوڑ دیا اور اُن پناہ گزینون مین سے بعض نے جو زیادہ غصہ مین بھرے ہوئے تھے بیان کیا کہ اُنھین کس مپرسی کی حالت مین چھوڑ دینے کا اسقدر افسوس نہین ہے جسقدر اسکا کہ کیون کبھی اپر انگریزی جھنڈا سایہ افگن ہوا تھا میرے خیال مین اُن کی تمام ناراضی اور اعتراضات بالکل حق بجانب تھے اس پر خطرناک طرہ یہ ہے کہ دارالعوام مین برٹش فارن آفس کا لہجہ باشندگان مالٹا کے حق بجانب غصہ کو کم کرنیوالا نہین تھا۔

ٹیونس سے مدنین تک ہمارا سفر پر لطف رہا۔ جونہی ریلوے لائن شوشہ سے سفاکس تک جاری کی گئی ہے اس نے ہمین آرام کے علاوہ الدجیم کے اُس برباد شدہ ایمفی تھیٹر کے جو انوکھا یت طرز کا بہترین نمونہ ہے

دیکھنے کے لیے کافی وقت بھی دیا گو انگلستان مین ہمین ٹیونس کے متعلق کافی
معلومات میسر نہ ہو مگر دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ بعض لحاظ سے مصر کے مقابلہ مین
جہان بغرض سیر و تفریح یورپین اصحاب جاتے ہین ٹیونس کی دلچسپیان بہت
بڑھی ہوئی ہین - آب و ہوا خوشگوار آثار قدیمہ کی دلچسپی ہوٹل اور
انتظام اچھا ہونے کے علاوہ ٹیونس مین ریلوے لائن بھی بڑے رقبون
پر پھیلی ہوئی ہے۔

وبائی ہیضہ تھوڑی ہی سی پھیلنے پائی تھی کہ اپنی ابتدائی حالت مین دبا دی
گئی اور موجودہ حالت مین یہ خطرہ بالکل بے بنیاد ہے مگر اس کی وجہ سے ٹیونس
کے بہت سے آنیوالے اصحاب رُک گئے - سفاکس سے مدنین تک - جن
گڑگڑاتی ہوئی چھ پہیہ گاڑیون کی آمد و رفت جاری ہے وہ معمولاً مسافت جلد
طے نہین کر سکتین -

اس لیے ہمنے سفاکس سے بنی غردان تک چھ چھ پونڈ کرایہ کی موٹر کارون
پر بیٹھکر ایسی سرعت سے اُن فرانسیسی سڑکون پر جنھین طرابلس مین آنکھین
ڈھونڈھتی تھین گذرنا شروع کیا غبیض مین ناشتہ کرنے کے بعد جہان
ہیضہ پھوٹ پڑا تھا رات کے کھانے کے وقت مدنین پہونچ گئے یہان
ہمنے عربون کا اوسی قسم کا ناچ دیکھا جیسا کہ قبل ازین بسکرہ مین جہان بیحد
آدمیون سے بھرے ہوئے عربی قہوہ خانون مین - بدنام کنندہ نکونامی چند
انگریزی سیاح معہ اپنی اُن بیٹیون کے جنھین یورپ میں بغرض تحفظ منظر بد
نقاب پوش رکھا جاتا ہے طبقہ والدیتل کی بدنام عورتون کے دوش بدوش
بیٹھے ہوئے عربون کا ناچ دیکھنے مین جو مشرقیون کی منظر مین خواہ کتنا
ہی پر لطف کیون نہو مگر مغربی اُسے بیہودہ حرکات سے زیادہ معزز خطاب

نہین دیسکتے۔

مدین پہونچنے سے ذرا پیشتر سرحد عبور کئے ہوئے اور براہ سفاکس قسطنطنیہ جانیوالے مین ترک چو پہیہ گاڑی مین بیٹھے ہوئے ہمین ملے جو میدان جنگ سے تابہی گردان پچیس روز کے عرصہ مین براہ دیہیات دوری کے راستہ سے پہونچے تھے گو جنگ اٹلی کے باعث بظاہر ہر ایک چیز سے جو دولت مین شمار کیجا سکے محروم ہو چکے تھے مزید برآن دو شخصون کی ٹانگون مین زخم بھی موجود تھے مگر اس پر بھی باوجود حفظ مراتب کی پابندی کے اُن کی ہر ایک بات سے زندہ دلی مترشح ہوتی تھی اور وہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے کہ مین اُنکی قوم سے ہمدردی رکھتا ہوا طرابلس جا رہا تھا۔ سفاکس سے تا اختتام سفر تمام عرب اس سے مطلع معلوم ہوتے تھے کہ ہم کہان جا رہے ہین کیونکہ اُنکا ہمارے ساتھ غیر معمولی دوستانہ برتاؤ رہا اور حتی المقدور اُنہون نے ہر ایک ممکن موقع کو اپنی دوستی کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

ہم سے کچھ فاصلہ پر وہ خوبصورت جبل متمتہ کی پہاڑیان سینہ اُبھارے میدان مین کھڑی دکھائی دیتی تھین جن کی ابلندیون پر ساہنون کی کثرت مشرقی شاعرانہ نکتہ منظر سے چوٹیون کا کام کرتی ہے اور جن کی وجہ سے سیاحون کو رہبری کے لیے مقامی عربون کا حاصل کرنا دشوار ہو رہا ہے یہ وہی پہاڑیان تھین جہان پر مسٹر بورس بہت سے بارہ سنگون کے شکار کرنے کی اُمید رکھتے تھے مگر باوجود تکملہ جملہ انتظامات متعلق بہ شکار اُنکی رائفلین ابھی تک نہین آئی تھین اِس لیے اُنہون نے تا بتی عزدان بطور مزید عنایت لطف صحبت سے ہمین محروم نہین کیا۔

دو ترکی افسر بہ تبدیل لباس غیر مضرت رسان سیاحون کی وضع سے

مدین کی ایک گلی مین کھڑے ہوے سرحد عبور کرنے کے موقع کا انتظار کر رہے تھے میرے خیال مین تقریباً ساٹھ افسر اسی ترکیب سے نکلکر اپنے رفقا کے شریک حال ہو چکے ہین۔ ہمنے سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا ڈھیر اُن یورپین ٹوپیون کا دیکھا جنھین عثمانی سپاہیون نے اپنی سرزمین کا یقین ہوتے ہی اپنی جیبون سے چھپی ہوئی طربوش نکالکر پہنتے اور اپنی کارروائی کے بخیر وخوبی انجام پانے کی مسرت مین قہقہہ لگاتے ہوئے پھینکدیا تھا۔

مین خصوصیت سے اُس عجیب اور زیر تربیت جائیو فوج کے دیکھنے کا متمنی تھا جس کا ایک حصہ مدین کے قریب تعینات ہے اور جس کے سپاہیون کے زیب تن ہونے سے اُس معمولی آسمانی و سُرخ وردی کو جو فرانس کی عام پلٹنون مین مروج ہے اسوجہ سے عار ہے کہ اسکے سپاہی چور او چکے اور قاتل ہونے کے سبب قواعد وغیرہ کے بعد شام کو حفاظت سے مقفل کر دئے جاتے ہین۔

اس جائیو فوج سے وہ فارن لیجن (غیر ملکی) فوج متعینہ جنوبی الجیریا جس مین کسی زمانہ مین ایک بشپ معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوا تھا اور بالفعل نصف جرمن اور نصف باستثناء انگریزی قوم کے دیگر اقوام کے سپاہی ملازم ہین مختلف ہے۔

آج کل جنوبی ٹیونس مین یہ پر نتائج حکایت بہت مشہور ہو رہی ہے کہ ایک شریف علم حیوانات کے شایق انگریز سیاح نے غفسہ کے غارون مین رہنے والی چمگادڑون کے نمونے لانیوالون کو فی چمگادڑ پچاس سانٹیم انعام دینے کا اعلان کیا تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک عرب زندہ چمگادڑون کی چار بھری ہوئی بوریان لے آیا جنھین دیکھکر یہ نادان سیاح بہت گھبرایا

اور اُس وقت سے بچنے کی کوئی سبیل نہ معلوم ہونے پر اُسکو مجبوراً حسب وعدہ آٹھ پونڈ کی گرانقدر رقم ادا کرنے پڑی۔

بنی غروان کو جانیوالی سڑک سرکاری طور پر لیبیٹ کہلاتی ہے جسکی شکستہ حالت دیکھکر میرا موٹرکار و نکو زیادہ کرایہ پر حاصل کرنے کا افسوس جاتا رہا کیونکہ مالکان کے لیے اپنی مشین اور ٹائٹروں کو ایسے ناہموار سڑک پر لیجانا خالی از خطرہ نہ تھا۔

طغیانی کے آثار سے جو ہر ایک جانب نمایاں تھے ظاہر ہوتا تھا کہ زمانہ برسات مین یہ سڑک تقریباً نا قابل گذر ہوتی ہوگی۔ راستہ مین ہمین ایک ایسی خشک ندی بھی ملی جس مین کما حقہ طغیانی کے آثار پائے جاتے تھے اور جو سڑک کے ایک پُل کے نصف حصہ کو بہا لے گئی تھی جس کی وجہ سے پانی کو دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا۔

بنی غروان کے جسپر شیوخ حکومت کرتے ہین ایک فوجی حلقہ مین واقع ہونے کے باعث جہان ہم دوپہر کو پہونچ گئے تھے۔ گھوڑون اور اونٹون کے لیے کمان ڈیپنٹ سے احکام حاصل کرنے پڑے یہان خوش قسمتی سے انجمن ہلال احمر کے چھ ترکی ڈاکٹرون کی ایک ایسی جماعت سے ملاقات ہوئی جو معہ بہت سے شفاخانہ کے اردلیون ذخیرون اور تیماردار مردون کے بسرکردگی نہایت ملنسار اور ذی علم ڈاکٹر عبدالکریم سا طیر بے پروفیسر طب استنبول یونیورسٹی جلد میدان جنگ کو روانہ ہونیوالی تھی۔ زمرہ ملازمان مین پیرٹ فیشن کی اونچی ہیٹ اور بکری کی کھال کا کوٹ پہنے ہوئے ایک البانی عثمان نامی شخص بھی تھا جو مستعد اور شہسوار ہونے کے ساتھ یونانی اور ترکی زبانین جانتا اور مجسم تمسخر ہونے کی وجہ سے سب کی دلبستگی کا باعث

تھا۔ اسی ہلال احمر کی پارٹی کے ساتھ میرے لندن کے متعارف کپتان ٹیلہم بھی تھے جو قبل ازین ماتحتی جنرل فرنچ جنوبی افریقہ کی جنگ مین شریک ہو چکے تھے انکو دوبارہ اور پھر ایسے موقعہ پر دیکھنا بہت زیادہ پرمسرت تھا۔

اس پارٹی کو بہت دقتین برداشت کرنے کی وجہ سے سرحد تک پہونچنے مین ایک ماہ کا عرصہ صرف کرنا پڑا اور جبکہ سفر کی ابتدا پر آرام اور سیٹ ایکسپریس ریلوے سے کی گئی تھی تو اس کی انتہا ذلیل اور تکلیف دہ کارروائی طرفہ پر بطے مراحل کی صورت مین ختم ہونیوالی تھی یہ جماعت قسطنطنیہ سے براہ مارسیلز جب ٹیونس پہونچی تو تیمارداروں کی تعداد مین زیادتی کا شبہ ہونے پر سرکاری کاغذات کی گہری جانچ پڑتال کے بعد تقریبًا ایک درجن ترک روک دئے اور واپسی پر مجبور کئے گئے۔

ہماری انجمن صلیب احمر کو بھی براہ انسانی ہمدردی قابل ڈاکٹرون اور تیمارداروں کا انگریزی اسٹاف طرابلس ضرور بھیجنا چاہیے جبکہ ایسی مدد عثمانیون کے حق مین نعمت غیر مترقبہ اور ہماری کروڑون مسلمان رعایا ہند کی منظر مین مستحسن قرار پائیگی۔

غبیض مین ایک عرب رہنما محمد کا چھوٹا سا مکان سر راہ واقع تھا جسکی وجہ سے یکین کو اپنے پیشہ رہنمائی کی ضرورت یعنی مسافرون کی آمد و رفت کی خبرگیری مین خاص سہولیت حاصل تھی محمد اپنے چست لباس مین خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور حسب بیان نامبردہ اس کی پھندنے دار ٹیونس کی ٹوپی ساڑھے چار فرانک اور ریشمی لبادہ معہ ٹوپ جو باہم سلے ہوتے تھے ساٹھ فرانک کی قیمت کے تھے۔

رہنما مذکور عزیزیہ تک میری اور مسٹر ایبٹ کی خدمتگاری کا معاملہ طے

کر کے اپنی بیوی اور رشتہ کے بھائی سے رخصت ہوئے اور سامان سفر درست
کرنے کے لیے اپنے مکان میں چلا گیا جہاں سے وہ الوداع کہہ کر تھوڑی دیر
میں معہ اپنے روزانہ پہننے کے کپڑوں کی گٹھری کے واپس آکے ہمارے اسباب
کی بوری پر سفر کرنے کے لیے تیار ہو کر بیٹھ گیا - ہم معہ اُس نئے ملازم کے سرحد
کے قریب ہوتے جا رہے تھے جس کی بابت مجھے بہت اندیشہ تھا کہ بدون
صریح اجازت کے سرحد کیونکر عبور کر سکیگا - لیکن اُس نے مجھے یہ کہکر مطمئن
کر دیا کہ اگر محافظان سرحد اُسے واپسی پر مجبور کرینگے تو وہ بظاہر رنجیدہ حالت میں
اُن کے احکام کی تعمیل کریگا مگر رات کو خرگوش کی طرح پوشیدہ طور سے سرزمین
طرابلس کے کسی قریبی مقام پر آکر ہم سے ملجاویگا -

پانچ دن کے سخت سفر کے بعد مسافر بنی عردان سے عزیزیہ تک پہونچ
سکتا ہے یہ امر آسان نہیں ہے کہ کوئی شخص یکے بعد دیگرے منازل کی ٹھیک
ٹھیک کیفیت بیان کر سکے کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہے طرابلس کا کوئی قابل
اعتبار اور صحیح نقشہ موجود نہیں ہے حتیٰ کہ جو نقشے دستیاب ہوتے ہیں اُن میں
باہم مختلف مقامات کے ناموں میں بھی اختلاف ہے حال ہی میں جو دو نقشے
لندن اور فرانس میں مرتب ہوئے ہیں اُن میں بنی گردان تک کا پتہ نہیں
حالانکہ یہ شہر سترہ سال سے آباد ہے بہر حال اُس شخص کی رہنمائی کے لیے
جو براہ سمندر ٹیونس پہونچے یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ اسکے واسطے سب سے
سیدھا وہ راستہ ہے جسکا طول دو سو چالیس کیلومیٹر یا ڈیڑھ سو میل ہے
اور جو سوسہ بوقاش زوارہ اور زاویہ ہوتا ہوا بنی گردان جاتا ہے -

دوسری سمت کے متعلق مجھے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ جو شخص براہ
مصر شرقی سرحد کو عبور کر کے ولایت طرابلس میں داخل ہونا چاہے اُسے

بہت زیادہ وقت [illegible] بیابانی سفر کے واسطے
تیار [illegible] کی غیر دستیابی کیصورت
مین کم سے کم چھ [illegible]

یہ امر [illegible] ممکن ہے کہ منشا طبے کی فوج کا تعلق بیرونی دنیا سے
کسی وقت مین بھی منقطع کیا جا سکے کیونکہ ایک تو ٹیونس کی تمام مسلمان آبادی
دوسرے باشندا ایک لاکھ اطالیون کے براعظم یورپ کے ہر حصّہ کے
اُن کثیر باشندگان کا بہت بڑا حصہ جو ٹیونس مین اقامت پذیر ہین ترکون سے
اُن کی موجودہ کوششون مین دلی ہمدردی رکھتے ہین۔ اور ایسے ہی محسوسات
مصر کے طول و عرض مین پھیلے ہوئے پائے جاتے ہین اس صورت مین
اگر ٹیونس اور مصر کی گورنمنٹین صرف ایک قسم کی احتیاط عمل مین لاتے ہوئے
بھی اپنے تمام لیددیین سپاہی صرف اسی خدمت کی انجام وہی کے واسطے
مامور کر دین تو بھی ان وسیع اور ناقابل تسخیر سرحدونکا بہت چھوٹا سا حصہ
کسیقدر قابل اطمینان نگرانی کے تحت مین داخل فرض کئے جانے کے قابل ہوگا اور
بہت بڑے حصے کے واسطے انھین مصری سوڈانی اور عربون کی ضرورت
واقع ہوگی جن کی اپنے ہم مذہبون سے گرم جوشانہ ہمدردی مسلمہ ہے۔
بخلاف اسکے فرانس کو خود شیخی خور مقامی اطالیون نے اپنے
سفیہانہ چال چلن سے اس قابل نہین چھوڑا کہ وہ بخوف بدامنی اپنا ایک سپاہی
بھی زیادہ عرصہ کیواسطے سرحد پر بھیج سکے۔ کیونکہ مقامی اطالیون نے اپنے
ہموطنون کی بآسانی حاصل ہونیوالی ابتدائی فتوحات کی تقریب پر برانگیختہ کن
طریقون سے اظہار مسرت کیا جس کی وجہ سے قصبات و مواضعات کے عربون
مین سخت اور نفرت آمیز اشتعال پیدا ہو گیا۔

ٹیونس کے حکام پر بالکل بیخبری اور لاچاری کے عالم مین اُس قومی تنفر کے نتیجہ کا اظہار ہوا جبکہ وہ اپنی عربی لباس رکھنے والی فرانسیسی زواوفوج کو بتعداد کثیر مراکو اور ٹیونس کے ہیضہ سے متاثر ہونے کے سبب دیگر قسم کی تمام فوجون کو بطور عارضی دار الحکومت سے دُور دراز فاصلہ پر بھیج چکے تھے چنانچہ عربون اور اطالیون کے درمیان تشویش ناک ہنگامہ برپا ہونے پر صرف ڈھائی سو زواو فوج کے سپاہی میسر آسکے اور بغیر بندش ظلم و قتل تمام دن جاری رہا بانزرٹا سے بذریعہ تار مدد طلب کی گئی اور چار سو زواو فوج کے اور سپاہی بہم پہونچنے پر شہر مین معمولی امن قائم کیا جا سکا۔ لیکن اسپر بھی۔ یورپیون کو مقررہ وقت کے خلاف دیسی حلقون مین جانے کی اجازت ہفتون نہ دیجا سکی۔

طرابلس کے متعلق عام طور پر گفتگو کرنیکا اشتیاق تمام سرحدیون مین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ آج کل جنگی کارروائی بالکل بند تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ بات صاف نظر آتی تھی کہ اطالیون کو بڑی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اُنکے کمانڈر نے ہر ایک ممکن کوشش اس امر کی کی تھی۔ کہ عام طور سے یورپ اور خصوصیت سے اٹلی مین اس کی دقتون کی خبرین نہ پہونچنے پائین۔

طرابلس کا ہیضہ اور پانی کا قحط اطالین حکام کی بڑی پریشانی کا باعث ہو رہے تھے حتی کہ شمالی افریقہ مین اس صلیبی جنگ کرنیوالی کثیر التعداد فوج کو بناچاری سرزمین اٹلی سے پینے کا پانی منگانا پڑا۔

فریقین کی فوجون کے باہمی فرق کے متعلق کوئی اختلاف نہین ہے ایک ترک خواہ نظام سے تعلق رکھتا ہو یا ردیف سے حتی کہ ایک بیقاعدہ عرب بھی اٹلی کے کمزور اور جلد گھبرا جانے والے سپاہی سے ہر طرح برتر ہے۔

ایک مسن ترکی جنرل نے اعلان دیا تھا کہ اطالین اپنی جس فوج کو پسند کریں لے آویں اور ایک مقررہ میدان میں مساوی التعداد عثمانی بہادروں سے نبرد آزما ہوکر جنگ کا فیصلہ کرلیں اگرچہ یہ طریقۂ جنگ فی زمانہ بیقاعدہ ہے مگر اس کے اندر ایک ایسی خوبصورتی پنہان ہے جس کی قدر سچا بہادر ہی جان سکتا ہے۔

اٹلی کی طرابلس میں غیر حالت ہونے پر فرانسیسیوں کے علاوہ یہودیوں بحر روم والوں اور نامعلوم القوم کے بہت سے باشندوں نے جو ٹیونس اور الجیریا میں سکونت رکھتے ہیں کھلے طور پر اٹلی کی جانب داری شروع کردی ان لوگوں کی جانب داری بعض حالتوں میں خودغرضی اور لالچ سے پاک تبلائی جائے مگر مصلحت اور موقع کا خیال اُنکے طریقۂ عمل کو اسکے خلاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ اول الذکر یعنی فرانسیسی حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور موخرالذکر تمام اقوام تجارتی جماعت سے جبکہ ایک طرف فرینچ افسر ترکوں کی ہمدردی پر ملکی مصلحت کو ترجیح دینے پر اس لیے مجبور تھے کہ انھیں دیسی عربوں سے کسیقدر خوف آمیز بے اعتباری ہے تو دوسری طرف اطالین فوجی ضروریات کے باعث ٹیونس و الجیریا کی تجارت کو کثیر التعداد جانوروں اور کثیر المقدار گوشت و ترکاریوں کی گرانقدر قیمت پر برآمد کا زرین موقع ہاتھ آیا ہے اس لیے لامحالہ ٹیونس کی حکمران اور تجارت پیشہ جماعتیں خوف زدہ ہوئیں کہ اٹلی کو مبادا طرابلس میں ناکامیابی نہو جائے۔

آج کل ٹیونس و مصر میں یہ اہم سوال درپیش ہے کہ اگر عرب یورپ کی ایک دول عظام میں شمار ہونیوالی طاقت کے حملہ کو غیر مؤثر ثابت کردیں۔ تو اس حالت میں اُن کے لکھوکھا شمالی افریقہ کے ہم مذہبوں پر جو صرف

تلوار کے زور سے مطیع رکھے جاتے اور مختلف مقدار میں اپنے عیسائی حاکموں
سے نفرت کرتے ہیں کیا اثر پڑیگا۔

ایبٹ اور مجھ سے ایک عرب نے اولاً باربرداری کے دو اونٹوں کا
کرایہ بارہ بارہ فرانک طے کیا بعد ازان صرف ایک ہی اونٹ پر ہمارا
سب اسباب بار کر کے چوبیس فرانک کا طالب ہوا مگر یہ عربی وضع کا دھوکا
ہم پر کارگر نہو سکا۔

گھوڑوں کی سواری پر ہمنے صحرا کا کاروانی سفر شروع کیا ہمارے پیچھے
سواری کو تیز رفتار و پر آرام موٹر کاریں شہر نیکو زمانہ حال کے خوش اسلوب
مسافرخانے اور کھانے پینے کو لذیذ و لطیف غذائیں قسم قسم کے پانی اور
شرابیں غرضیکہ یقینی بآسانی حاصل ہو نیوالے اور آرام دہ سامان موجود تھے لیکن
ہمارے سامنے صرف بظاہر نہ ختم ہو نیوالا صحرا تھا سامان راحت کو چھوڑ کر
تکلیف دہ صحرائی سفر اختیار کرنے کا باعث اُس نئے علم کو حاصل کرنیکا شوق
تھا جسے بصورت سوال اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہاں ہم کیا دیکھیں گے
اُس کے ساتھ ہی دو اور سوالات وجہ پریشانی ہو سکتے تھے کہ کس طرح سے
زندگی بسر کریں گے اور کب واپس ہوں گے اُس وقت ان تمام سوالات کے
جوابات طاقت بشری سے باہر تھے اور اُن کی نسبت صحیح حالات آیندہ کا
علم رکھنے والا خدا ہی خوب جانتا تھا۔

ہمارا بڑا قافلہ بنی عمروان سے شام کے تین بجے روانہ ہو کر تقریباً آٹھ بجے
شوشہ پہونچا جہاں ہمنے نکھری ہوئی چاندنی میں اپنے سامان کا انتظار کیا یہ
فرانسیسی آخری مقام ایک محفوظ پڑاؤ و تار گھر رکھتا ہے جہاں ایک ٹھیکہ دار
اور ایک عرب محرر تار سے ملاقات ہوئی یہیں ہمیں یہ افسوسناک واقعہ پیش

آیا کہ یکایک چھ عرب افسر ایک جرمن ڈاکٹر کو جو انجمن ہلال احمر کے بردہ مین
سفر کر رہا تھا اور جس کی نسبت جرمنی فوج کے طبی اسٹاف سے تعلق رکھنے
کا شبہ تھا روکدینے کے احکام لیے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ یہ قلیل رقم اور ایک
چھوٹے سے چرمی بکس کے ساتھ بلا کسی خیمہ یا کسی اور ضروری چیز کے بہزار
دقت سرحد تک پہونچ چکا تھا تو ایسی صورت مین احکام کی تعمیل کا زیادہ
گوارا ہونا ایک قدرتی امر تھا اور اُس سے ڈاکٹر کا پریشان ہونا فطرۃً لازمی
دُنیا کو یونانی زبان کے مٹی پر کندہ کئے ہوئے کچھ پرانے الٰہی الفاظ یاد ہین
جنکا لفظی ترجمہ بطریق تصرف یہ ہے "اگر کوئی شخص [illegible] انتی دیر کرکے
آئے کہ صلح کے شرائط پر بحث ہونی شروع ہوگئی ہو تو اسے اپنی غلطی کے لیے
افسوس کرنا پڑیگا" سب قافلہ والے اپنے سفر کو جاری رکھنے کے خواہشمند تھے
لیکن اسباب کا بہت پیچھے چھوڑ دینا بھی تکلیف دہ تھا مجبوراً شوشہ ہی مین
شب باش ہونا پڑا جب کوئی شخص جنگ کے جادو سے مسحور ہونے کیلیے
میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی اہلیت کا بڑی سختی سے امتحان
کیا جاتا ہے چنانچہ کاروانی طریقہ کی پہلی ہی منزل پر شوشہ مین مجھے معہ اور
آٹھ آدمیون کے ایک کمرہ کی زمین پر سونا نصیب ہوا جسکی وجہ سے صبح پانچ
بجے بیدار ہونے پر مجھے کپکپا دینے والی سردی معلوم ہوئی گو خوش قسمتی سے
مینے سویز یہ مین ایک عرب سے سفری بستر خرید کر لیا تھا مگر بدقسمتی سے اسکے
اکثر پیچھے رہ جانے کی وجہ سے اس سفر مین مجھے بہت دفعہ زمین پر سونے
اور کبھی کبھی پڑ رہنے کا اتفاق ہوا کیونکہ زمین کے پتھریلی ہونے کیصورت
مین بخوبی نیند کا آنا دشوار ہے رات ہی کو روانگی کا وقت ساڑھے پانچ بجے
طلوع آفتاب قرار دیا گیا تھا۔ لیکن جہان عربون سے واسطہ ہوا وہان بہتر

سے بہتر تدابیر بھی کارآمد ثابت نہیں ہوتین چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے صبح سے پہلے
ہم روانہ ہوسکے۔

زمین کی نمی اور آسمان کا کہر مانع تیز رفتاری تھے ہی کہ شوشند کی منظر دن
سے غائب ہوتے ہی موسلا دہار مینہ برسنے لگا اور ہمارے دیکھنے ہی دیکھتے کھائی
کھڈے اسقدر بھر گئے کہ ہم گھوڑون کو بجوفی پانی پلاسکتین ہوہون کی حالت بری
تھی گھوڑون کے قدم ہر قدم پر پھسلتے اور غریب اونٹ چپکنے والی ریت مین
دہنسنے لگے۔

سرزمین طرابلس پر بوقماش لب ساحل الگن آباد ہے جس جگہ پہلے کسی
زمانہ مین رومیون کا شہر پسینڈن آباد تھا یہان پرانا ترکی قلعہ بھی ساحل کے
قریب پہاڑی پر واقع ہے اور ایک کم بلند چٹانون کا سلسلہ ساحل کے متوازی
دو میل تک پھیلا ہوا اور اُس جگہ کو گھیرے ہوئے ہے جہان ایک عمدہ بندرگاہ
تعمیر کیا جاسکتا ہے بحالت موجودہ چند کشتیان ترکی بلاک ہوس کے دائین
جانب پھیلی ہوئی تھین - مین خیال کرتا ہون کہ یہ پرانی لنگراندازی کی جگہ شمالی
افریقہ کے اور بندرگاہون کی بدقسمتی مین شامل ہوچکی ہے اور انھین کی طرح
اُس ریت کی کیچ نے جو اس خطرناک کنارہ مین بکثرت پائی جاتی ہے اسجگہ کو
بھی خراب کردیا ہے۔

یہ مجھے پہلا ہی موقعہ تھا کہ مینے بوقماش مین ترکون کے مقابلہ مین اٹلی
کی فوجی طاقت ان نیچی نیچی چٹانون سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک اطالین
کروزر کی شکل مین دیکھی جس کے دو دو کشون سے دہوان نکلتا ہوا مین دکھائی
دے رہا تھا ہمارے بوقماش پہونچنے سے پانچ دن پہلے پرانے ترکی قلعہ پر
اِس حالت مین کہ اُس کے محافظون مین صرف ایک ترک اور دو عرب

سپاہی تھے اطالیون کی اس تنگظرفی کے باعث گولہ باری کی گئی تھی جس کی نسبت اس صورت مین کہ یہ قلعہ فوجی نظر سے کچھ خصوصیت نہین رکھتا تنگظرفی کے سوا اور دوسرا خیال قائم نہین کیا جا سکتا۔ اس گولہ باری کا فائدہ صرف اسقدر ہوا کہ قلعہ کی عمارت مین دو یا تین سوراخ ہو گئے۔ مینے بچشم خود بارہ پونڈ وزنی پھٹنے والے گولے کے اجزا ادہر اُدہر بکھرے ہوئے دیکھے قلعہ کے محافظون کی یہ چھوٹی سی تعداد بظاہر جنگی جہاز کی موجودگی سے ہراسان تھی نہ دوبارہ گولہ باری کے خیال سے خوف زدہ۔

انجمن ہلال احمر کی پارٹی جس مین اکثر اشخاص طربوش سے پہنے ہوئے تھے بیس آدمیون پر مشتمل اور اٹلی کی بحری توپون کے لیے ایک للچانیوالا نشانہ تھے اس لیے ڈاکٹر عبدالکریم بے نے ازراہ دانشمندی بو قماش سے روانگی اور پھیر کا راستہ اختیار کرکے ہلال احمر کی پارٹی کے کاروان کو اطالیون کی نظر سے اور توپون کی زد سے محفوظ کر لیا ورنہ وہ گولے جو بعد مین پھینکے گئے اگر طبی ذخیرہ کے اونٹون کے قریب گرتے تو انکا راہ گریز اختیار کرنا بہت زیادہ باعث نقصان و دلشکن ہوتا قبل روانگی ڈاکٹر دن کو عربون سے معلوم ہوا تھا کہ زوارہ پر بھی جو ہماری دوسری منزل مقصود تھا اکثر اوقات گولہ باری کیجاتی ہے۔ چنانچہ اُس معقول وجہ کی بنا پر جس کے باعث بو قماش ترک کرنا لازم تھا وہ زوارہ سے سات میل جانب جنوب رگدالن مین رات بسر کرنے اور صبح کو جو راہ مناسب معلوم ہوا اُسے اختیار کرنے کا ارادہ کرکے ہمارے جلد جمع کرنے پر روانہ ہو گئے۔ کپتان ٹیلیہم مسٹر ریبٹ اور مین بلاک ہوس مین مقیم رہے جس کی بوجہ شکستگی و کھوکھلی آواز دینے والی چوبی دیوارون کے نیچے بیٹھکر ہم نے ناشتہ کیا جہاز والون نے ہمین اچھی طرح دیکھا مگر گولہ باری نہین کی اسکا سبب

جیساکہ ترکون کا خیال ہے یا تو میری انگریزی ٹوپی تھی جسکو ابھی تک طربوش سے نہین بدلا تھا یا اغلبا یہ کہ دشمن کے ایجنٹون نے بے سلسلہ کی تاربرقی یا کسی دوسرے ذریعہ سے انھین مطلع کر دیا تھا کہ یہ انجمن ہلال احمر کا کاروان ہے۔

اُن عربون کے پاس جنھون نے گولہ باری زوارہ کی اطلاع دی تھی سب قسم کے اسلحہ مین شمار ہو تھے ایک ایسے قرابین ساختہ برا شیاء بھی تھی جس پر پندرہ سو میٹر کے دیدوان لگے ہوئے تھے اور جس کے نال کے نیچے چارون طرف گھومنے والی سنگین قائم تھی۔ اس بندوق کے کندے مین ایک بظاہر نہ معلوم ہونیوالا خانہ تھا جس کے اندر تیل کی کپی اور بندوق صاف کرنیکا سامان پوشیدہ طور پر موجود تھا جب مینے اس پر اسرار خانہ و سامان کی نسبت اسکے فخر کنان مالک کو مطلع کیا تو وہ عرب اس خفیہ خزانے کے علم پر بہت ہی خوش ہوا

مجھے طرابلس مین ہمیشہ اس بات کا افسوس رہا کہ مینے بجائے سپاٹ عربی زین کے جس کے رکاب ڈوال اسقدر چھوٹے تھے کہ بحالت استعمال گھوڑ دوڑ کے سوار کی طرح تکلیف مین رہنا پڑتا تھا اور استعمال نکرنے پر گھوڑے کو دُلکی یا پاشنا دوڑانے کی صورت مین اس کی رکابین کھٹا کھٹ کی آواز کے ساتھ گھوڑے کے دونون پہلوؤن مین لگتی تھین جو مرکب کی تکلیف اور راکب کی ناگواری کا باعث تھین آرام دہ فرانسیسی فوجی زین کیون نہ خریدا جس کے قبول لینے بعد کارآمد ہونیکا ثبوت باربار دیتے رہتے اور میرے افسوس کو تازہ کرتے رہتے ہین اپنی تمام عمر مین۔

ا۔ یکے از امصار ولایت اطالیہ ۱۲

جسقدر یہ مصائب سفر کئے ہین اُن سب مین عام تکلیفات کے لحاظ سے شوشہ
سے رگدالن تک گیارہ گھنٹے کا سفر بہت سخت تھا۔

طرابلس مین ہمارے سفر کی اکثر منزلین بسا اوقات نہ ختم ہونیوالی
معلوم ہوتی تھین۔ ایسی صورت مین تاریکی ہو جانے کے بعد کھجورون
کے جھنڈ دیکھنے یا کتے کی آواز سننے سے منزل کے قریب الاختتام ہونیکا
یقین کرتے ہوئے بغرض مزید اطمینان قیام گاہ کی نسبت کسی بدو سے سوال
کرنے پر جواب پایا یہ سنکر کہ منزل مقصود کچھہ دور نہین ہے ہم بہت ہی مایوس ہو جاتے
تھے کیونکہ یہ فقرہ طرابلس جیسے ملک مین جہان وقت اور فاصلہ کی کچھہ
پرواہ نہین کیجاتی ہے منزل مقصود کے دور ہونیکا مرادف ہونے کے لحاظ
سے ناگوار خاطر ہونے کے قابل ہے لیکن عرب اُسکی پرواہ نکرکے اوپر آسمان
کی طرف آنکھین اُٹھاکر اور پھر نیچے زمین کی طرف دیکھکر مطمئن صورت سے
بیساختہ کہدیتا ہے کہ اللہ بزرگ ہے اور ریگستان وسیع۔

زوارہ سے جہان گولہ باری ہوتی رہتی تھی رگدالن مین بغرض حفاظت
آئے ہوئے اسقدر عورتین اور بچے بھرے پڑے تھے کہ قصبہ مین کوئی خالی مکان
روپیہ یا مروت کی خاطر حاصل نہین ہو سکتا تھا لیکن قصبہ کے افسرون
نے ہماری ہر طرح خاطر کی اور ہمین ایک عربی ڈیرا اور دو کمرے دیئے گئے۔
جنمین سے ایک کی عجیب قسم کی تختہ بندی ہو رہی تھی اور دوسرے مین
ایک فرنچ انجینیر مقیم تھا رات سرد تھی اور ہمارے اونٹ بہت پیچھے
اس لیے ہمین کوئی آرام کا موقع نہین تھا اور ہمنے رات بڑی تکلیف سے
گذاری صرف اونٹون کے بالون کا ایک کمبل زمین پر بچھانے کو ملا اور
اوڑھنے کے لیے بجز اوور کوٹون کے ہمارے پاس کچھہ نہ تھا بجز میرے تمام

آدمی رات بھر سردی محسوس کرتے رہے کیونکہ مین آٹھ سوتے ہوئے آدمیون
کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک ایسے کونے مین پہونچ گیا تھا جہان مجھے اپنے
اوپر چٹائی ڈال لینے کا موقعہ ملگیا۔

ہلال احمر کے ڈاکٹرون کے پاس ایک ٹین مسل[1] دودھ کا تھا جس مین
رات جو کی کرکری روٹی ڈبو کر کھائی تھی۔ صبح کو ایک عرب اور اُس کی بیوی
عمدہ غلاطہ روغن زیتون مین بھون رہی تھی چنانچہ ہمنے شکم سیر ہو کر اُن کا
ناشتہ کیا عبدالکریم بے کے غلاطہ مین دو چھوٹی چھوٹی عرب لڑکیان
اور ایک فاقہ کش کتا شریک تھے عبدالکریم بے کی سی فیاضی ترکون مین
عام ہے کیونکہ ترک عربون کے برخلاف جانورون تک پر رحم کھانیوالے
ہوتے ہین۔

اثنار سفر مین ہی ہمارے ملازم محمدؐ نے اپنے اصلی جوہر دکھلانے شروع کردیے
گو اُس نے یورپ کے مختلف حصے اور برسیلز کی نمایش بھی دیکھی تھی مگر یہ سیر
عجائبات اور سفر اس کی اصلاح مین کچھ کارآمد ثابت نہین ہوئے وہ ایک شیخی خور
بکی اور ناقابل آدمی تھا اور صاف لیکن عجیب فرانسیسی زبان بولتا اور بسا اوقات
فرانسیسی گیت بھی گاتا تھا مجھ سے اُس نے بیان کیا کہ ٹیونس مین ایک
فرانسیسی افسر سے ایک خوبصورت لیڈی کے متعلق لڑائی ہو جانے پر اُسنے
فرانسیسی افسر کو ڈوئیل کا چیلنج دیا تھا جس نے خوف اور بدنامی کے خیال
سے دو سو فرانک نذر کر کے اس معاملہ کی شہرت کو دبا دیا نہین معلوم محمدؐ
میری عقل کی نسبت کیا رائے قائم کی تھی اور کیا فی الحقیقت محمد کا یہ خیال تھا
کہ مین اُس کے اس بیان کو سچ باور کرونگا۔

---

[1] نام کا کارخانہ ۱۲

پچھلے دن عربی بنالی بدرقہ نے ہمین کس طرح ہیٹر کے ساتھ ہونی اس قدر تکلیف
اٹھائی تھی کہ ہمنے باوجود سخت حرارت آفتاب کے سواری سے مقابلہ مین زوارہ
تک سات میل پیدل چلنے کو ترجیح سمجھا اور پہلی اور بارش کی وجہ سے چپکنے والی
ریت کا وسیع میدان طے کرکے ہم ایک درختون کی قطار مین پہونچے بعد ازان اُن
ریت کے ٹیلون کو جن کے بدون سرزمین طرابلس کا نقشہ بھی تصور مین نہین لایا
جاسکتا یکے بعد دیگرے طے کرتے ہوئے گولہ باری سے پامال کئے ہوئے
قصبۂ زوارہ کے بازار مین داخل ہوئے جہان ایک عرب کے ادنی درجہ کے سکاچ
شراب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ روٹی۔ پیاز۔ لیمون۔ خرمے۔ اور کھجورون کی
خوب خرید و فروخت ہو رہی تھی مسلمان آبادی مین شراب کا اشتہار سمندر کی
طغیانی کے باعث کہا جاسکتا ہے۔ یہان مین ایک قہوہ خانہ مین کچھ کھا پی رہا
تھا کہ یکایک ایک سمت سے شور و غل کی آواز آئی مین فوراً موقعہ پر پہونچا تو ہلال احمر
کے پردہ مین سفر کرنے والے جرمن ڈاکٹر کو مجمع کے درمیان کھڑا پایا جو اب شب کے
پردہ مین سرحد عبور کرکے سمندر کے کنارے کنارے زوارہ تک پہونچ گیا تھا اور
گو اس کی شکل و لباس بہت خراب حالت مین تھے مگر وہ اپنی کامیابی پر بہت
خوش تھا ادہر تمام مجمع اس کے خلاف غصہ کا اظہار کر رہا تھا مگر میرے سمجھانے
پر کہ یہ جرمن ڈاکٹر ترکی فوج سے ملنے کو جا رہا ہے سب نے بڑی گرمجوشی سے
خیر مقدم کیا اور اُس کو بہت اچھی چاء پلائی ڈاکٹر نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک
عرب نے اٹلی کا باشندہ سمجھکر اسپر حملہ کیا تو اُس نے اُسے براوننگ ریوالور کا ہم شکل
سگریٹ کیس بطور طمنچہ دکھا کر بھگا دیا تھا۔

اس انسانی تار برقی کے ذریعہ سے جو مثل تمام دنیا کے طرابلس مین بھی
ذریعہ اطلاع تھی مجھے اپنے پہونچنے سے پیشتر معلوم ہو چکا تھا کہ ایک پُر اسرار

انگریز دو ہفتون سے زوارہ مین مقیم تھا لیکن بظاہر کوئی شخص اس امر سے واقف
نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ انگریز طرابلس مین کس حیثیت سے داخل ہوا تھا
یہ راز مجھپر اُسیوقت منکشف ہوا جب الفسران زوارہ کی قیامگاہ مین داخل
ہوکر مینے گھٹنون پر تسمے باندھے اور کسیقدر فوجی وضع سے ایک ہم ملک کو
دیکھا جس کے بشرہ سے باشندہ برطانیہ ہونے کے علامات بین طور پر ظاہر ہورہے
تھے اس شریف آدمی کو جو طرابلس مین عرصہ تک میرے ساتھ رہا اور جسکے میدان
جنگ تک پہونچنے کے حالات عجیب وغریب اور دلچسپ تھے اس کتاب مین
مسٹر بی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ بی کسی زمانہ مین ٹرانسوال کے ایسی رسالہ
مین ملازم تھا اور میرے نزدیک اعلان جنگ کے کچھ عرصہ بعد تک بحیثیت
جاسوس برٹش فوج مین کام کرتا رہا ازان بعد بحیثیت افسر پولیس اجارہ دار کمپنی
کا تنخواہ دار رہا تھا۔ بی انگلینڈ سے دس پونڈ لیکر روانہ ہوا تھا اور جب وہ براہ
مارسیلز ٹیونس پہونچا تو اُس کے پاس صرف چھبیس شلنگ باقی رہ گئے تھے کیونکہ
تمام رقم سفر اور اُن حادثات کی نذر ہوچکی تھی جو اثناء سفر مین اُسے پیش آئے تھے اسلیئے
مجبوراً اس تھوڑی رقم پر بھروسہ کرکے ٹیونس سے میدان جنگ کو روانہ ہوگیا بی بجز
انگریزی کے اور کوئی زبان نہین بول سکتا تھا اس سبب سے اسے طرابلس مین اکثر
اوقات دقتین پیش آتی رہتی تھین مگر کبھی کبھی اسے نفع بھی پہونچتا تھا سرحد کے
افسرون نے اسبات سے دق آکر کہ وہ بی کی خواہش حتی کہ نام تک نہین سمجھ سکتے
بی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دیا اور اگر عرب بی کے ساتھ فیاضی سے نہ پیش
آتے تو وہ فاقون سے مرجاتا۔

جب باشندگان سفاکس کو بی کا ترکی فوج مین پہونچنے کا
ارادہ مالٹیون سے معلوم ہوا تو انہون نے بطور چندہ پیسہ پیسہ

جمع کرکے اڑسٹھ فرانک[1] کی رقم سے بی کی مدد کی اور ایک عرب اخبار نویس
نے جو عزیزیہ جا رہا تھا اپنی حمایت و حفاظت مین لیا اس صورت سے
بی کے لیے راستہ صاف کیا گیا تھا مگر بی بخیریت زوارہ تک پہونچنے پر رد کیا
گیا اور جبکہ وہ موسی بے کے احکام کے خلاف آگے کو روانہ ہوگیا تو ایک
پہرول کی جماعت خوش اخلاقی کے ساتھ اُسے زوارہ ہی واپس لے آئی ۔
بی نے غصہ مین بکواس شروع کردی اور ڈرایا کہ میری قطع حرکت کا برٹش
گورنمنٹ انتقام لے گی گو اس کی بکواس بیہودہ اور بے اثر تھی مگر یہ دوسرا
اچھا موقعہ تھا کہ بی کی تقریر کا ایک لفظ بھی نہ سمجھا جا سکا۔ زوارہ مین بی کی
موجودگی ترکون کی بڑی دقت اور پریشانی کا باعث تھی اسپر بھی ترکون نے
بی کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ شاید برٹش اتاچی کے ساتھ بھی یہ حسن سلوک
نہ کیا جاتا کپتان حسن آفندی نے بی کو باصرار اپنا بستر دیا اور خود مین شب
ایک تکلیف دہ صوفے پر سوتا رہا جو اسقدر چھوٹا تھا کہ سونے وقت ایک
بید کی بنی ہوئی کرسی پیرون کے لیے اُس کے ساتھ شامل کرنی ہوتی تھی اور
یہ شریف افسر اپنے کھانے مین بھی بی کو برابر شریک کرتا رہا جس کی بابت بی کا
خیال تھا کہ وہ ایسی مہربانیوں کا اسوجہ سے کہ وہ ترکون کی طرف سے لڑنا
چاہتا تھا ہر طرح مستحق تھا جب اُس نے میرے سامنے اپنا خیال ظاہر کیا تو مجھے
بہت غصہ آیا اور مینے اُس سے کہا کہ وہ ناخواندہ مہمان ہونے کے علاوہ
بحیثیت سپاہی کے طرابلس مین بالکل بیکار ہے اور سوائے ترکون کے
اور کوئی دوسری فوج موجودہ حالت مین اسکا اپنے درمیان ایک لمحہ بھی
ٹھہرنا پسند نہین کرسکتی بی اکثر اوقات بیوقوفی سے تنگ ظرفی کی باتین کر بیٹھتا

---

[1] فرانسیسی سکہ مساوی ہوتا دس آنے کے ۔

تھا جسکا باعث اس کے بہت سے جاہلانہ خیالات تھے مگر اُس کی باتین ہمیشہ نیک نیتی پر مبنی ہوتی تھین کیونکہ وہ فیاض طبیعت اور مہربان دل رکھنے والا شخص تھا۔ ایک مرتبہ بی نے سُلطانی فوج کے عمدہ افسرون مین شمار ہونیکے لائق موسٹے بے سے کہا کہ اس کی باقاعدہ فوج کی قواعد باقاعدہ نہین کیجاتی اِس قسم کی تنقید کا اثر یقینی برا ہونا چاہیے تھا مگر یہ تیسرا موقعہ تھا کہ اس کی تقریر کا ماحاصل نہین سمجھا گیا ۔ مینے موسٹے بے سے بی کی سفارش کی تو اُنہون نے مجھ سے کہا تاوقتیکہ صدر مقام سے احکام موصول نہون بی کو آگے جانے کی اجازت نہین ملسکتی۔ البتہ میری نگرانی کے بھروسہ پر اجازت ملسکتی ہے جسکو مینے منظور کرلیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بجاے میرے بی نے میری نگرانی کی اور سچ تو یہ ہے کہ اُس سے زیادہ ہمدرد رفیق مجکو کبھی میسر نہین ہوا۔ مینے جرأت کرکے بی کو مشورہ دیا کہ اگر وہ باورچی کی خدمت کو قبول کرے تو میرے ڈیرے اور کھانے وغیرہ مین شریک ہو سکتا ہے اور اس صورت سے متفقہ کام مین ہم دونون کو آسانی ہوگی۔ اِس انتظام کو بی نے قبول کرلیا جسکی مستعدی اور عملی کام کرنے کی قابلیت نے کیمپ کے قیام کو ایسا پُر لطف بنا دیا کہ ہمارے کھانے پر آس پاس کے آدمیون کی نظر پڑنے لگی۔ بی کا ارادہ تھا کہ جلد والنٹیر بنکر ترکی فوج مین شامل ہو جائے۔ لیکن مینے اُسے پیشتر ہی سے مطلع کردیا تھا کہ وہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہو سکتا۔ کیونکہ بغیر عربی ترکی یا فرانسیسی زبان جانے کمیشن پانے کی توقع نہین ہوسکتی اور بدون قواعد جاننے کے معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بھرتی نہین کیا جا سکتا۔ رہا عربون کے ساتھ حملون مین شریک ہونا اس صورت مین اٹلی والون کے ہاتھ سے مارے جانے کے بجاے اپنے ہی ساتھیون کے ہاتھ سے قتل

ہونیکا زیادہ قوی احتمال تھا چنانچہ میری تمام پیشینگوئیاں صحیح ثابت ہوئیں۔
فتحی بے نے بی کو کسی طرح بھی فوجی خدمت مین لینا گوارا نہ کیا جس کی وجہ یہی
ہے کہ مسٹر مانٹیگ کی مختصر خدمات نے عثمانی افسرون کو ایسی تکلیف اور دقت
مین مبتلا کیا تہا کہ مجھے آئندہ ایسے انگریزی آوارہ گرد آدمیون کے واسطے داخلہ
کی قطعی حق بجانب بندش کا خوف ہے جو عثمانی حملہ آور فوج مین بھرتی ہو کر
قواعد کی خلاف ورزی کرنا پسند کرتے ہین۔ بی گو بیخوف جاہلانہ بہادری کا پتلا اور
شہسواری مین بھی کامل مہارت رکھتا تہا جرأت کا ایک نمونہ تو اس کی اس دلیری
سے پایا جاتا ہے کہ بلا کسی تجربہ اور زبان دانی کے اُس نے سفر مین محض اپنی اولوالعزمی
سے بڑی دقتون پر فتح پائی تھی اور پورے ایک سو پچاس میل پیدل سفر کر چکا تھا
دوسرے عزیزیہ کی مسلسل ایک ہفتہ کی گولہ باری کے زمانہ مین ایسی صورت مین
کہ دو موقعون پہ وہ بال بال بچا برابر عزیزیہ مین قیام پذیر رہا تہا۔ مگر موجودہ جنگ
مین وہ کچھہ بھی کارآمد نہین تھا۔ اگر اُسے عربی ترکی یا کم از کم فرانسیسی زبان سے واقفیت
ہوتی تو باوجود عدم تربیت فوجی کے وہ ترکون کے واسطے کارآمد جاسوس
ثابت ہوتا۔

ہم سب کے ساتھ ترکی افسران زیادہ نہایت خوش اخلاقی سے پیش
آتے رہے اور ازراہ مہمان نوازی ہمارے قیام کا انتظام اپنے ہی پاس اُن
بارگون مین کیا جو کھجورون کے سائے اور قصبہ کے مشرق مین واقع ہین ان
طولانی عمارتون کے بڑے حصہ مین سپاہی مقیم تھے اور اس کے وسطی وسیع
برآمدہ دار حصہ مین افسر جسے ایسی مسجد کی قربت کا افتخار حاصل ہے جو نہ صرف
نماز کے کام آتی تھی بلکہ اس مین عربون سے ترکی افسر تجاویز متعلقہ جنگ بھی
طے کیا کرتے تھے اور ہمارا اسباب بھی ایک جدید سنتری کے تقرر کیسا تھہ

اُس مقدس عمارت کے قریب ایک مکان مین رکھا گیا۔ اسلام مین مسجد کی
عظمت بمقابلہ کلیسا کی اُس عظمت کے جو عیسائیون مین قرون وسطی سے
موجودہ زمانہ تک پائی جاتی ہے کم ہے۔ مسلمانون کی عبادت خالق اور بندے
کے درمیان بلا واسطہ ایک ایسا فعل ہے جو امام اور مسجد کے قیود سے
آزاد ہے اگرچہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جماعت پر زور دیا ہے لیکن نہ خود
انھون نے اور نہ اُن کے مقلدین نے مجمع کی عبادت گذاری کو کبھی وہ وقعت
دی جو سینٹ پال اور اسکے بعد کے رہنمایان مذہب عیسوی نے متحدہ
پرستش کو دے رکھی ہے۔

زوارہ کا موجودہ افسر اعلی ایک ممتاز یمنی عرب فوجی کالج استنبول کا
تعلیم یافتہ اور اُس امام یحیی کا عزیز بمباشی محمد موسے بے ہے جس نے اگرچہ پہلے
دنون ترکی کے خلاف بغاوت مین شہرت حاصل کی تھی تو فی زمانہ اسلام کو
موجودہ خطرہ مین پاکر ترکی کی موافقت و رفاقت مین امتیاز خاص حاصل کیا
ہے۔ بمباشی موصوف نے جہان زوارہ کی ساحلی کمانڈ مین پوری قابلیت کا
اظہار کیا ہے وہین عربون پر اپنا عجیب اثر قائم کر رکھا ہے۔ ہر صبح پشت بارگ پر
بیقاعدہ فوج کے آدمی متعدد درخواستین شکایتین اور اطلاعین لئے ہوئے
جمع ہوتے ہین۔ جن کے درمیان پھٹنے والے گولے سے تلوار کے بیکار ہو جانے
کے باعث غیر مسلح طور پر انکا کمانڈنگ بایں ہیئت کھڑا ہوا ہر ایک کی بات
سنتا اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر تمام عربون کو خوش خوش واپس کر دیتا ہے
کہ پیر مین سلیپر اور سر پر سفید چھوٹی ٹوپی ہے تو ٹانگون مین پُرانا پتلون۔

میجر موسی بے جیسا رحمدل ہے ویسا ہی ضرورتاً سخت گیر جب اول مرتبہ
قصبہ پر گولہ باری ہوئی ہے تو باشندون کی سراسیمہ حالت سے پایا جاتا تھا کہ

نامور مجاهد طرابلس موسی لك کمانڈر رواره
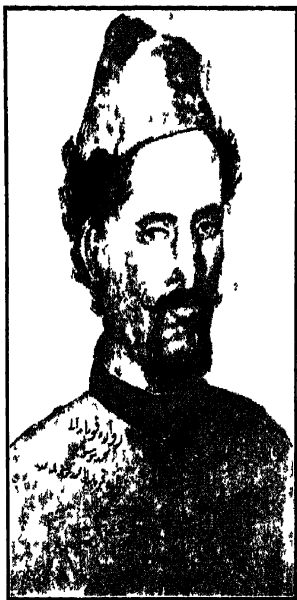
ALHILAL PRESS

کل قصبہ کی آبادی یک لخت بھاگ نکلتی ہوئی تدوارہ کہ اٹلی کی خشکی پر اترنیوالی فوج
کے رحم پر چھوڑ دے گی لیکن موقوف شناس اہجبر سے سب نے یہ دیکھتے ہوئے
کہ ابر رکیے تکو کی تعجیل کر عام اضطرار سے آگے بس پشت ڈال دیا
گیا ہے مصلحتاً مضطر رکن جماعت کے دو خاص سرغنون کو بذات خود اپنے
ریوالور سے ہلاک کر کے پُرامن سکون قایم کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستوجب
نفرت حملہ آورون سے سرزمین طرابلس پر پہلا قدم رکھتے ہی مقابلہ کرنے کی
نیت سے اُٹھیں عربون کی ایک بڑی جماعت جو اٹلی کی اچانک گولہ باری
سے مرعوب ہو چکی تھی - مدیرانہ ساحل سمندر پر اٹلی کی خشکی پر اترنے کی عرصے
دی ہوئی دھمکی کے انتظار مین تاک لگائے بیٹھی رہتی ہے اور اُن کی نظر مین
پرشور پھٹنے والے گولون کی آتشباری آتشبازی سے زیادہ وقعت نہیں
رکھتی ہے موسی بے نے جو تدبیر سیدی سعید مین خشکی پر اترنیوالی فوج کے
راستہ کی بابتہ اختیار کی تھی اُس کا ذکر کسی اور عمدہ موقع کے لیے محفوظ
رکھتے ہوئے اس جگہ یہ ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میجر موصوف
کے قابل تعریف کامون مین عربون کی یہ تربیت بھی داخل ہے کہ اُن کے
سپاہی مناسب موقعہ کو منظر انداز نکرتے ہوئے بے موقعہ آتشباری سے پرہیز
کرتے ہین گو عربون کے مزاج مین اس قسم کی احتیاط کا پیدا کر دینا بادی النظر
مین قابل تعریف نہو مگر جو نقاد عربون کی سخت تیز مزاجی اور من مانی کاروائی
پر مبنی طریقہ جنگ سے واقف ہین وہ میجر موصوف کو داد دیے بدون نہیں رہ سکتے۔
موسیٰ بے کی ماتحتی مین علاوہ نہایت قابل اور نہایت ہی ملنسار طبع کپتان
حسن آفندی کے ایک فرانسیسی جاننے والا خوش مزاج نوجوان فرانس
کیشن یافتہ افسر تھا اور دوسرا ایک پکا مسلمان معمر شخص تھا جس نے

اپنی قابل احترام خدمات کی بنا پر [illegible] سے [illegible]

کمیشن تک ترقی پائی تھی یہ معمر افسر بیک [illegible]

حالت غیض مین اسے پکڑ کے سر پر کے مارتا مگر جیسے یہ تادیب کی جاتی تھی وہ

بجائے ناراض ہونے کے کھل کھلا کر ہنسا کرتا۔

فی الحقیقت اٹلی والون کو مکانات و مساجد سے کسیقدر فاصلہ پر واقع

ہونے کے باعث سمندر سے صاف نظر آنیوالی بارگونپر گولہ باری کرنیکا حق

حاصل تھا لیکن شل اور مقامات کے زوارہ مین بھی کم از کم بارہ مرتبہ کی گولہ

باری مین مکرر ستکرر غیر محفوظ آبادی پر گولہ باری کو منع کرنے والے قانون کی

خلاف ورزی کی گئی ہے مینے زین سواری پر گلیون مین پھرتے ہوئے بچشم خود

دیکھا کہ بندوقون اور توپون کے ذریعہ سے عمل مین لائی ہوئی تباہی کی علامتین

جابجا نمایان تھین تمام قصبہ مین تنہا ایک منزل سے زیادہ درجے رکھنے کے

باعث بلند ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ گولہ باری کا نشانہ بننے والے ہسپاشی

کے مکان سابقہ کو کم از کم بیس پچیس [illegible]

دو گولون کے گرنے کی جگہ ایک [illegible] کا نتیجہ

اتفاق ہوا اور وہان پر اسطرح کے بنے ہوئے پھٹنے والے گولون کے

ایسے ٹکڑے پائے گئے جنپر الفاظ آٹھ پونڈ تحریر تھے۔ گولہ باری سے اگر ایک طرف

چھت مین بڑا سوراخ ہو جانے پر ایک مسجد اور تین چار دوکانین متاثر ہو چکی

تھین تو دوسری طرف بالکل پتھرون کا ایک ڈھیر معلوم ہونیوالے اسکول کے

ہم آغوش زمین ہو جانے پر خود عدالت کی عمارت زخم خوردہ حالت مین سرنگون

تھی۔ اس قسم کے مالی نقصانات کے علاوہ جنکا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔

چند جانین بھی تلف ہوئین مین ایک مرتبہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے اٹلی

[illegible] جنگ کے خلاف بغیر اطلاع
[illegible] گولہ باری شروع کردی جس کی وجہ
[illegible] کوشش کرتی ہوئی ہلاک
[illegible] سے [illegible] مدد سے رگڑا ان جاکر پناہ
لی مگر [illegible] کے بعد واپسی کے موقعہ پر دیکھا کہ باشندگان تواہ نے
جنگی جہازون کی گولہ باری سے بےپروا ہوکر قصبہ مین معمولی طور پر زندگی بسر کرنی
شروع کردی ہے [illegible] بعد کی گولہ باری [illegible] کھجور کے درختون مین
کھیلتا ہوا ایک [illegible] بچہ پھٹنے والے گولے مین سے نکلی ہوئی ایک گولی کا زخم
کھاکر فوراً مرگیا تھا۔

[illegible]
کے پھٹنے والے گولے [illegible] ہوکر [illegible] زوارہ مین [illegible]
اور چھ انچ قطر کے پھٹنے والے گولون کے ٹکڑون کے علاوہ اور ایسے اجزا بھی
دیکھے جو مختلف قسم کے پھٹنے والے گولون مین استعمال کیے جاتے ہین۔
سوائے ایک [illegible] کے کمرہ مین ایسے پھٹنے والی گولیون کی ایک کثیر تعداد
دیکھی جو چھ پونڈ کے پھٹنے والے گولے کی گولیون سے گنی گئی تھین کم از کم
پانچسو پھٹنے والے گولے اس چھوٹے عربی قصبہ اور اس کی بارگون پر کسی کسی
وقفہ کے بعد ہونیوالی مختلف گولہ باریون مین پھینکے گئے تھے دوسری دفعہ
کی ۸ نومبر سے ۱۲ دسمبر تک پانچ دن متواتر ہونیوالی سب سے بڑی گولہ
باری مین کلیۃً پھٹنے والے گولے ہی استعمال کیے گئے تھے جو بروز اول دس
بجے دن اور باقی ایام مین صبح ہی سے سہ پہر تک مسلسل طور پر جاری رکھی
جاتی تھی۔

فوجی عمارت کو بری طرح سے نقصان پہونچایا گیا تھا جس کمرہ میں میں مقیم تھا اُس میں
سے بغرض احتیاط ہر ایک چیز از قسم فرنیچر علیحدہ کر دی گئی تھی کیونکہ ایک مرتبہ ایک
گولہ کھڑکی میں سے نکلکر دیوار میں لگ چکا تھا جس کی وجہ سے تمام عمارت میں
پھٹنے والے گولے اور گولیون سے پیدا ہونے والے چھوٹے بڑے سوراخون کے
مجموعی طور پر پینتیس ہزار نشان موجود تھے ایک اور گولہ سپاہیون کی بارگ کے
کونہ میں لگتا اور ایک مجموعہ کے درمیان سے گذرتا ہوا اندر ہی پہونچکر افسرون
کے کمرہ کی بیرونی دیوار میں سوراخ پیدا کر کے ٹھنڈا ہوا تھا۔

ترکی فوج کا کوئی شخص بھی ان تقریباً روزانہ پیش آنیوالے واقعات سے
ذرا بھی متاثر نہ معلوم ہوتا تھا تاہم زوارہ چین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے
لائق نہ تھا کیونکہ کبھی دن اور کبھی رات میں سنتریون کے پاس سے خبر لانیوالا
سپاہی آکر کہتا کہ اٹلی کا جنگی جہاز قصبہ کی طرف آرہا ہے جسے سنکر ہر ایک شخص
اُن وسیع ریت کے ٹیلون کی جانب چلدیتا جو آبادی اور ساحل کے درمیان واقع
اور سمندر کی سمت سے حملہ ہونے کی حالت میں اچھی کمین گاہیں ثابت ہوا کرتی ہیں
جہان پہونچکر ترک وعرب نشیبی حصون میں اسوقت تک پڑے رہتے جب تک
جنگی جہاز گولہ بارود اُن کے سرون پر ضایع کرتا رہتا یا تھوڑی دیر توپ لگا کر
آہستہ آہستہ واپس نہ چلا جاتا۔

ترکون کے اطوار سے پایا جاتا تھا کہ وہ گولے و گولیون کو حقیر سمجھتے ہیں
حتی کہ بعض اوقات اطالیون کے پھٹنے والے گولے ریت کے ٹیلون پر بھی
آتے لیکن اکثر ترک سپاہی نشیبی حصون میں پڑے سوتے رہے اور بعض
سن رسیدہ سپاہی تو بدون نتیجہ کا خیال کئے کھلے میدان میں پڑے ہوئے
خراٹون سے توپون کی آواز کا جواب دیتے رہے۔ البتہ عرب دشمن کو نگاہ

رکھتے ہوئے مکانات اور کھجوروں کو تباہ کرنیوالے حملہ آوروں پر بہت بڑی
دشمنی کو ظاہر کرنیوالی لعنت بھیجتے رہتے تھے۔ ان لوگوں مین کسقدر شاندار
قومی مادہ ہے جن مین کا ہر ایک شخص خوبصورت مستعد اور ہر قسم کی تکالیف
برداشت کرنے پر قادر اپنی غریبانہ جھونپڑی اور بے آب و گیاہ بیابان
کی حفاظت کی خاطر چپٹے میدان مین کھڑے ہوکر بغیر تھرتھری کے یوروپ
کی خوفناک آتشباری کا مقابلہ کرتا ہے۔

جو بیہودہ روایتین اٹلی کے اخبارون مین شایع ہوئی ہین
از انجملہ ایک یہ ہے کہ عرب ترکون کے زیادہ سے لڑ رہے ہین۔ علاوہ اس
خیال کے کہ طرابلس مین عربون اور ترکون کی تعداد مین کیا فرق ہے۔
مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص لفظ اٹلی کو اپنی زبان سے ادا
کرکے عربون کے چہرون کی طرف دیکھے اسپر اس روایت کی بے بنیادی
پورے طور پر ثابت ہوجائے گی مجھہ سے بیان کیا گیا کہ اطالین ترکون سے
زیادہ عربون سے ڈرتے ہین اور جب سے کہ انھون نے زوارہ اور عکابہ جیسے
غیر محفوظ مقامات پر گولہ باری کی ہے تب سے عربون کی نفرت زیادن
پائیداری کے ساتھ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

جھوٹی خبرون کی بنا پر میرے آرام مین کئی مرتبہ باین طور خلل واقع ہوا
کہ علی الصباح دروازہ کھلا اور محمد خادم نے ایک ملازم ہوٹیل واقع کیلیے کی شایان
شان بے پروائی کے انداز سے کمرہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا کہ "دشمن آگیا ہے"
مینے اپنے خیالات اور کپڑے جمع کرنے شروع کئے اور محمد سے کہا کہ وہ کار آمد
اسباب کو مسجد مین پہونچا دے کیونکہ ہمارے سونیکا کمرہ خصوصیت سے بحری توپون
کے لیے آسان نشانہ تھا اور اس حالت مین صرف بستر ہ کا ضایع ہوجانا بھی

خالی از دقت نہوتا باہر نکلکر دیکھا تو [illegible] آرامت [illegible]
کیجانب روانہ ہو چکی ہوتی اور سمجھ گیا [illegible] ہوتی [illegible]
بغرض حفاظت تیار کی گئی [illegible] کے انتظار [illegible]
ایک مرتبہ مین رینگتا ہوا ایک ٹیلے کی چوٹی پر پہونچ گیا جہان سے [illegible]
پندرہ سو گز کے فاصلہ پر جنگی جہاز لنگر انداز [illegible] کا
آدمی بخوبی نظر آتا [illegible]
درخت غیر محفوظ [illegible] کوئی توپ جواب
دینے کے قابل نہین ہے تو یہ جہاز از راہ [illegible] مخلوق [illegible]
وسائل پر کس آسانی سے بطرح قادر ہے۔ ایک عرصہ [illegible]
اخبار مین ایک اطالین نامہ نگار کا یہ بیان پڑھکر مجھے کسقدر تعجب ہوا [illegible]
کی گولہ باری کے اثنا مین اٹلی کے جنگی جہاز کو وہان توپ [illegible]
اگر یہ سفید جھوٹ نہین ہے تو نامہ نگار مذکور عربی قمعنیات کی [illegible] رشیاری
سے دہوکا کہا گیا۔ زوارہ مین بہت پرانی [illegible] چھوٹے منہ کی صرف ایک توپ
تھی۔ کاش ہمارے پاس ریتیلے ٹیلون مین [illegible] ایک [illegible] توپخانہ
ہوتا جس کے ایک ہی حملہ کرنے والے گولے سے جنگ [illegible] کا عملی
سبق اطالیون کو حاصل ہوجاتا۔

دشمن کی پیشقدمی کے منتظر ریتیلے ٹیلون مین پڑے ہوے سپاہی
بطور دفع الوقتی دلچسپ پیرایہ مین اٹلی کی قوت کا خاکہ اڑایا کرتے تھے۔
کہین غیر مضرت رسان پھٹنے والی گولیون کے دہوکہ دینیکا تذکرہ ہوتا
تو اس سے بھی بڑھکر کہین اٹلی کی گولہ باریون کے بیکار ثابت ہونیکا مذکور

سلہ چھتری جہاز

گویا ہی النظرین بامورات جو گپ بازی کے طور پر بیان کیے جاتے تھے
بعید از قیاس معلوم ہوتے ہیں مگر تجربہ سے یہ ثابت ہو گئی ہے کہ بعض مشہور ہی تھے
کیونکہ جب پھٹنے والا گولا اپنی معینہ مسافت کے مقابلہ میں کم فاصلہ
پر گرتا ہے تو اس کے اندر سے نکلی ہوئی گولیاں معمولی پھٹنے والی گولیوں سے
زیادہ دور تک جا نہیں سکتیں اور ان کے گرد سے پھر ایک نفس ہی رکھنے والا
آدمی محفوظ رہ سکتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات جیسا کہ معلوم ہوا ہے یہ گولیاں
چیونٹیوں اور گوشت والوں کے اندر رکھے ہوئے اور کپڑے تک کو نہ خراب کر سکیں
ہوا یہ کہ ایک عظیم الشان گولہ باری کے نتیجہ میں دو بکروں کے علاوہ طرابلسیوں کو
ایک ایسے سانپ کا بھی شدید نقصان برداشت کرنا پڑا جو ٹیلے کی چوٹی
پر مردہ پایا گیا تھا اور جس کی ہلاکت کی نسبت بھی یقینی نہیں کہا جا سکتا
کہ آیا گولہ باری یا اُس کے خوف سے وقوع میں آئی تھی یا کسی اور وجہ سے
ان دلخوش کن غپ بازوں میں ایک عربی اور ترکی کے علاوہ تقریباً کل
سلوسکی زبانیں جاننے والا البانی مسلمان ارنوٹ نامی بھی تھا جو اگرچہ اپنے شہر
بوکارسٹ کی مدح سرائی میں سرگرم تھا تو اس کے ساتھ ہی اپنے روزانہ ایک
سنہری لیرا کمانے اور چپکا گیا میں بیٹنے والے بھائی کا ذکر رشک سے کرتے
ہوئے برٹش سپاہی کی خوراک و تنخواہ وغیرہ کے حالات دریافت کرنے کا
مشتاق تھا اور جب بیٹے اس کے ہمرتبہ انگریزی فوج کے نن کمیشن افسر
کی تنخواہ سے اُسے مطلع کیا تو وہ متعجبانہ طور پر حیران رہ گیا۔

ہلال احمر کی جماعت معہ کپتان ٹیلیہم عزیزیہ کی جانب بسرعت تمام
سفر کرتی رہی اور میں مختلف وجوہ سے تین شبانہ روز زوارہ ہی میں قیام پذیر

؎ سلطنت [illegible] کا ایک سکہ ۱۲

رہا جہان کا ساحلی نخلستان جو میرے دیکھے ہوئے طرابلس کے تمام مقامون
مین سب سے بہت زیادہ خوبصورت تھا میری دلچسپیون کا باعث ثابت ہوتا رہا
مسٹر ایبٹ اور مجھپر بہت ہی مہربانی کرنیوالے کپتان حسن آفندی نے اپنے
یونانی بولنے والے سلونیکی مسلمان ملازم کو جو عموماً ہر قسم کے کھانے اور خصوصاً
ترکی قہوہ بہت ہی اچھا تیار کرتا تھا ہماری خدمت پہ مامور کردیا ہماری واپسی
سے ایک روز قبل ایسی حالت مین کہ زوارہ کا یونانی الاصل فوجی ڈاکٹر پہلی
گولہ باری کے بعد پناہ گزینون کے ہمراہ رگدالن چلا گیا تھا بیچارہ حسن آفندی
دوری بخار مین مبتلا ہو گیا۔ مین بذریعہ ٹمپریچر حرارت کے معمولی درجے
پر ہونے کا اطمینان کرکے بازار گیا جہان اجناس کی قیمت پر زمانۂ جنگ کا
مطلق اثر نہین تھا چنانچہ مین نے شوربے کے لیے سوا فرانک کو ایک مرغی
جو کسیقدر دُبلی تھی اور بخشش سمیت مین بارہ آنے وآدھ پونڈ مٹر خرید کر
ایک ہوشیار عرب لڑکے کے ہاتھ با این تاکید کیمپ کو بھیجدئے کہ مرغی کو
جس کے آخری وقت کی بابت مین چاہتا تھا کہ جس قدر ممکن ہو خوشی مین
گذرے مٹر خوب کھلائی جائے۔ مین غروب آفتاب کے بعد کھانا کھا کے
الوداعی گلگشت کے طور پر نخلستان گیا جہان ہر چہار طرف کبھی کتے کے
بھونکنے یا کبوترون کی ننھی ننھی آواز سے ٹوٹنے والی خاموشی چھائی ہوئی تھی
دبیر فلک غیر معمولی سُرخی کے ساتھ چمک رہا تھا اور چاندنی اسقدر صاف
تھی کہ بارگون کے لیمپ گل کردئے جانے پر بھی سمندر سے عمارتین بخوبی
نظر آرہی تھین طرابلس مین کسی جگہ بھی فوجی خدمات موسی بے کے
کیمپ سے زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہین دئے جاتے تھے چنانچہ مجھے ایک

ٹیلے کی چوٹی پر جہاں سے جنگی جہاز سمندر میں ایک ڈراونی مخلوق کی طرح پڑا ہوا آہستہ آہستہ سفر کرتا نظر آرہا تھا پہونچتے ہی ایک سنتری نے ٹوکا بینے واپسی پر کمانڈنٹ کو بعد ادائے شکریہ ترکی سفارتخانہ سے حاصل کیا ہوا مہربانی آمیز تعارفی خط دکھاتے ہوئے الوداع کہی اور اُس کی بہادر فوج کی کامیابی کی دعا مانگی تو اُس نے میرے دونوں گالوں پر بوسہ دیا۔

ہم آٹھ بجے شام کو راہی عزیلات ہوئے رات بہت خوشگوار تھی جس کی دلچسپی کو مسٹر ایبٹ اور بی کے علاوہ دو اور نئے افسروں کی ہمراہیت نے بہت زیادہ بڑھا دیا تھا جو ہماری روانگی سے ایک روز ہی پیشتر سرحد عبور کر کے آئے تھے اور جن میں سے ایک توپے سُرخ کوٹ میں بہت ہی خوبصورت معلوم ہونیوالا اٹھیسویں رسالہ کا کپتان عارف بے تھا اور دوسرا توپخانہ کا ایک عرب افسر باشندہ بیسو پوٹومیا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ہمسفری کے علاوہ مجھے عارف بے کے اور کمالات دیکھنے کے مواقعات بھی پیش آتے رہے خصوصیت سے جنگی جاسوسی کی قابلیت ترکوں کے حق میں بیش از بیش کارآمد ثابت ہونیوالی تھی۔

گھوڑے نہ مل سکنے کی صورت میں اگر بار برداری کے اونٹوں پر سفر کرنا تکلیف دہ تھا تو عزیلات کے راستہ کے بعض موقعوں پر پیدل چلنا بھی دشوار تھا خصوصاً آخری دو میل دھنسنے والی ریت اور بڑے بڑے ریتیلے ٹیلوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بڑے دشوار گذار تھے اسلیے بعض ہمراہیوں نے اونٹ کی سواری کو ترجیح دی۔ مگر میں اور بی پورے چالیس کیلومیٹر کا رات بھر سفر کرتے ہوئے صبح چھ بجے عزیلات پہونچکر تین گھنٹہ

کے واسطے بوریوں پر لیٹ گئے۔ ہماری زندگی کے طریقے بے ربط اور ہمارے افعال باہم دگر غیر متناسب تھے اگر رات میں جاگنا مقدر تھا تو دن کو ہمیں عربوں سے گھری ہوئی حالت میں بمشکل سونا نصیب ہوتا تھا لندن میں صبح چار بجے ناچ سے واپس آنیوالے کم شوق و غل کی عام موجودگی میں پہروں کے اندر سو سکتے ہیں۔ لیکن طرابلس میں اونٹوں آدمیوں اور دھوپ کی موجودگی میں نیند کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔

دوپہر سے پہلے ہم عزیلات نہ چھوڑ سکے کیونکہ ہمارے اونٹ بہت ہی سست رفتار تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ ہم سے دو گھنٹہ کی مسافت پر پیچھے رہ گئے تھے اِن اُونٹوں کے کانوں پر میرے دیکھے ہوئے اور حصص مشرق کے نشانات کی طرح جو مختلف غیر عرب ذرایع سے ماخوذ کئے جاتے ہیں عجیب قسم کے داغ دیئے گئے تھے صرف سفوطرہ میں اس قسم کے نشانات کا ماخذ سب سے پرانے عربی حروف ہیں لیکن وہ بھی زمانہ سابق کے گھوڑوں پر نشانات دینے کے کام میں لائے جانے والے دو متروک الاستعمال یونانی حروف سے دلچسپ مشابہت رکھتے ہیں۔

ایک اور دلچسپ مقابلہ کھیلوں کے بارے میں ہے میں نے زوارہ میں بھی عرب بچوں کو انگلستان کے قصبات اور مواضعات کی طرح ایک ٹانگ اٹھا کر کھیلتے ہوئے دیکھا اور زمین پر جو خطوط کھیل کے متعلق کھینچے گئے تھے وہ بھی انگلستانی طریقہ کے تھے قبل ازیں کھیل کا یہی نمونہ سقوطرہ میں بھی دیکھا جا چکا تھا اور سنسکرت کے وہ الفاظ جنہیں بچے داؤ لانے کی حالت میں ادا کرتے ہیں بہت ہی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مختلف زبانوں میں ایک ہی مطلب کے واسطے استعمال کئے جاتے ہیں۔

غرضیکہ ان تمام باتون پر غور کرنے سے قدامت کے باہمی واسطون پر تیز روشنی پڑ سکتی ہے ۔

عزیلات سے زاویہ جانیوالا راستہ پہلی رات کے راستہ سے زیادہ پُرلطف تھا کیونکہ یہ راستہ ایسے غیر مسطح قطعات مین ہوکر گذرتا ہے جہان وقتاً فوقتاً کھجورون کے جھنڈ اور انجیر وغیرہ کے کنج ملتے رہتے ہین آٹھ بجے باغات اور کتے دیکھنے مین آئے اور بندوقون کی آواز سے سفر کے ختم ہوجانیکا گمان ہوا مگر ہمین یہ معلوم کرکے بہت مایوسی ہوئی کہ یہ قصبہ سرمان ہے اور زاویہ تک ابھی تین گھنٹہ کا سفر باقی ہے سینکڑون عورتین اور مرد ایک جنگ مین شہید ہونیوالے عرب کی نعش پر جو میدان جنگ سے ابھی لائی گئی تھی باواز بلند رو رہے تھے ۔ اثناء قیام سرمان مین مین دو افسرون کیساتھ سپاہیون کے ایک چھوٹے سے کمرہ مین بیٹھا ہوا ریوالورون کے متعلق گفتگو کر رہا تھا عارف نے میرے اسٹیئر پستول کی بابتہ دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اپنا بڑے منہ کا تمنچہ دکھا کر جیب مین رکھنا چاہتا تھا کہ اتفاقاً لبلبی دبجانیکی وجہ سے اسکی بڑی گولی نے میرے پیر سے ایک انچہ کے فاصلہ پر فرش سنگی مین شگاف پیدا کردیا اور جس کے ساتھ ہی دھماکے سے یکایک لیمپ کے گل ہوجانے پر تاریکی مین ایک عرب لڑکی بھیانک طریقہ سے چلانے لگی ۔ مینے فوراً دیا سلائی جلائی اور ہمین یہ دیکھکر بڑا اطمینان ہوا کہ شگاف فرش سے اچھٹے ہوئے ایک پتھر کے ٹکڑے سے لڑکی کی برہنہ ٹانگ کو ناقابل غور خفیف نقصان پہونچا تھا درحقیقت یہی وہما کا اور اندھیرا ہونیکی وجہ سے چلانے لگی تھی ورنہ مین اور وہ بال بال بچ گئے تھے ۔

ہمنے اپنا بقیہ تکلیف دہ سفر شروع کیا اولاً قصبہ سے نکلکر ہمنے
ایک نمناک دھنسنے والی زمین کو عبور اور بعد ازان کھجورون کی قطار کو
طے کیا سمندر کے کنارے ایک لگا اور چند اشاف بول رہے تھے
اور ایک چھوٹے سے پانی کے حصہ مین آدمیون سے نہ ورنیوالی
قازین پڑی ہوئی تھین ۔ دلدل پار کا نخلستان بڑا شاندار تھا جسکی
اونچے اونچے درخت چاندنی مین زمانہ قدیم کے کسی مندر کے ستون معلوم
ہوتے تھے مینے قبل ازین کبھی ایسے شاندار کھجور کے درخت نہین
دیکھے تھے ۔ اطراف کی ساری زمین زرخیز تھی ہر ایک جانب انجیر چکیبا
آڑو اور موسم سرما کے جو دکھائی دیتے تھے جن کے گرد بڑے قد آور نوہر کی باڑ
جس مین سے غریب اونٹ کبھی کبھی ایک آدہ مزیدار لقمہ لے لیا کرتے
تھے لگی ہوئی تھی ۔ طرابلس کی آبادیون مین کتون کی وہ کثرت ہے
کہ کہین اور دیکھنے مین نہین آئی ۔ جب ہم کسی گاؤن یا قصبہ کے نزدیک پہونچے
تو دور ہی سے کتون کی ایک جماعت بطور خیر مقدم بھونکنا شروع کر دیتی
اور ہمارے گلی کوچون مین پھرنے کی حالت مین یہ چھوٹے چھوٹے سفید
کتے غضبناک طریقہ سے بھونکتے ہوئے خام دیوارون مین منہ مارنے
لگتے تھے ۔ گو ان کتون کے لیے طرابلس مین کسی قسم کا شکار نہین ہے
مگر پاسبانی کے لیے بہت ہی کارآمد ہین ۔ برباد کئے ہوئے قصبہ کے
نزدیک پہونچنے کی خوشی ایک آرام دہ خوشی تھی ۔ ایک تھکے ہوتے سپاہی
نے بیدار ہو کر حتی الوسع ہماری راحت کا سامان کیا پہلے ایک برتن
اور اچھا پانی چاء کے واسطے لایا ۔ میرے خیال مین بحالت سفر پینے کی
چیزون مین چاء ہی سب سے اچھی چیز ہے باستثناء مدرسہ تمام سرکاری

عمارتیں خراب حالت میں تھیں کیونکہ ولایت طرابلس کے بار خزانہ ہونے کی وجہ
سے گورنمنٹ کا برتاؤ بھی اُسکے متعلق مناسب حال تھا۔
صبح ملاقات کے وقت مجھے کمانڈنٹ اور سول گورنر کے قریب
کرسی دی گئی جہاں ایک حبشی اپنا مخصوص چرمی مشک نما باجا اور بہت سے
آدمی مشرقی طریقہ پر چھوٹے چھوٹے ڈھول بجا رہے تھے جو اپنی طرز
میں مغربی موسیقی سے اصولی مغائرت رکھنے کی وجہ سے ہماری دلچسپی کا
باعث نہیں ہوسکتے تھے میں بخلاف اس کے کالج کے بیسیوں مشرقی طلبا
کو اکسفورڈ کے موسیقی جلسوں میں دیکھکر خیال کیا کرتا تھا کہ آیا فی الحقیقت
انہیں اجنبی راگ راگنی سے کسی قسم کی موانست ہوسکتی ہے۔ چوک میں
پانچسو پُرشور عربوں کے مجمع سے ایک ہنگامہ برپا معلوم ہوتا تھا جو نشاط لیے
کی فوج میں شامل ہونے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے بینڈ
باجے کے ساتھ چند آدمی دو جھنڈے لائے میں نے تعظیماً اول جھنڈوں کو
اور بعد ش باجا بجانیوالوں کو سلام کیا۔ بیاشی نے اور مقامات کی
بھرتیوں کی تعداد کے ساتھ مجھے نواح زاویہ سے ایک ہزار عربوں کی بھرتی
کے حال سے مطلع کیا جس کی نسبت مبالغہ کا شبہ ہوتا ہے گو وہ نیک نیتی
سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ترکوں میں اور بھی بہت سی قابل ستایش
خوبیاں ہوتی ہیں مگر وہ طبعاً اعداد و شمار کی اہلیت نہیں رکھتے حتیٰ کہ قلمرو
عثمانیہ کی مردم شماری کا انحصار ٹیکس کے ایسے کاغذات پر ہے جس میں
مکانات کی تعداد کے لحاظ سے فی مکان پانچ آدمی شمار کر لیے جاتے
ہیں اس قیاسی طریقہ عمل کی موجودگی کا علم مجھے ایک ایسے شریف آدمی
سے ہوا ہے جو پہلے ایشیائی کوچک میں سکونت رکھتا تھا۔

زاویہ سے تیز دھوپ کی گرمی میں فاصلہ رکھنے والی چھوٹی چھوٹی چٹانوں
کی ایک قطار کی جانب ہم روانہ ہوئے جہاں پہونچکر کھانے کے بعد
عجائب خانہ اکسفورڈ کی خوش قسمتی سے مجھے دو عجیب قسم کے کیڑے دستیاب
ہوئے جن میں سے ایک بہت ہی قابل نفرت موٹا جسم اور ہر وقت
ہلتی رہنے والی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں رکھنے والا بہت بڑا کیڑا ہے جو مارٹینس
متذکرہ ناول مصنفہ مسٹر ویلیس سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور دوسرا
ابلقی گوبریلا۔ اسی موقعہ پر عربوں کی ایک جماعت آ پہونچی جن کے بخیال اظہار
حکومت ماتحتوں کو وقتاً فوقتاً پر زور آواز میں حکم دینے والے افسر سے ہمیں معلوم
ہوا کہ انھیں کمانڈنٹ نے اٹلی کے کتوں سے ہماری حفاظت کرنے کے
واسطے بھیجا ہے اور پر لطف بیقاعدہ فوج میں سولے ایک کے سب کے سب
ماذر یا مارٹینی بندوقوں سے مسلح تھے اور اکثر چھوٹے چھوٹے پرندوں پر فیر
کرتے چلتے تھے ایک دفعہ ایک تیتلی وار گدھ پر تقریباً دو سو گز کے فاصلہ سے
فیر کیا گیا۔ لیکن کوئی چیز نہیں مری میں نے ان کے سردار سے کہا کہ افسوس
سلطان کا چھرہ بارود کس بیدردی سے ضایع کیا جاتا ہے جس کی کمی کو
دوبارہ پورا کرنا مشکل ہوگا۔ اور کیا یہ زیادہ سودمند نہیں ہے کہ یہ سامان
اطالیوں کے لیے محفوظ رکھا جائے سردار نے میری رائے سے اتفاق
کرتے ہوئے اس صرف بیکار کو بند کرنیکا حکم دیا جسکی وجہ سے
ہمارا سفر زیادہ محفوظ بن گیا۔

ہمارے بیر طرین جہاں رات گذارتی تھی پہونچنے پر اٹلی کے جہاز نے
سرچ لائٹ سے میدان میں روشنی ڈالی اور ہمارا چھوٹا سا قافلہ اس روشنی
کے ایک چھوٹے سے ہی حصہ میں آگیا۔ میری نظر برقی شعاعوں کی دھندلی

روشنی مین غریب عربون کے چہرون اور گردنون پر پڑی تو مجھے افسوس ہوا کہ
سرچ لائٹ میکسیم توپین باڑیان جنگی جہاز اور ہوائی جہاز یہ کیسی عجیب بھیانک
چیزین ہین لیکن اس کے مقابلہ مین یہ فرزندان صحرا اپنے پھٹے کپڑون مین
رائفلین لیے ہوئے سب سے ضروری صفت کے مالک ہین کہ مرنے سے نہین ڈرتے
اگر ان کے پاس بھی فوجی سامان ہو تو بلاشبہ یوروپ کی کوئی فوجی طاقت
انکا مقابلہ نہین کرسکتی میرا مقصد یہ نہین ہے کہ مہذب اصحاب موت سے
ڈرتے ہین۔ فی الحقیقت وہ تلخی مرگ سے اسقدر خوف زدہ نہین ہوتے جسقدر
انھین اپنی دلچسپ زندگی عزیز ہوتی ہے تعلیم نفاست احمال و اثقال
کے آسان ذرایع کم خرچ تفریحین ذاتی حفاظت اور قانون کی امن پسندی
یہ ساری باتین ایک مہذب رعایا کو آسودہ حال اور خوش گذران رکھتی
ہین اور یورپین روز بروز دور کیجا سکنے والی تکلیفون سے بچنے کے زیادہ خواہشمند
نظر آتے ہین مزدور جنپر ہماری فوجی قوت کا دار و مدار ہے زیادہ آرام دہ اور خوش
گذران زندگی کے واسطے چلا رہے ہین میرے خیال مین پرانے طریقہ کی جانبازانہ
جنگ اور فتحیابی کی امید نہونے کی حالت مین بھی تارون کے جالون کو
پھاندتے ہوئے خندقون پر ٹوٹ پڑنا اور حملہ آورون کی توپون کو چھین لینا۔
وغیرہ وغیرہ ایسی باتین ہین جو مہذب قومون کو جلد یا بدیر پیچھا دکھائے بدون
نہ رہین گین اور وہ زمانہ مہذب قومون کی خوش قسمتی کا سمجھنا چاہیئے جب تک
عرب جنگجوؤن کے مقابلہ مین اپنا اثر شیطان کے جیسے کارآمد ہتھیارون سے
قائم رکھہ سکین۔ طرابلس کے غریب بادیہ نشین جنگی حالت مین مبتلا ہین مگر انکی
زندگی اسقدر سخت اور مفلسانہ ہے کہ جسکی تلخی کو موت بہت کم کر دیتی ہے علاوہ
ازین وہ جنت کی خوشبو کیلئے راگ صرف گاتے ہی نہین ہین بلکہ انپر دلی اعتقاد رکھتے ہین اور

نندق بیرطرین کی آبادی اسقدر بڑہی ہوئی اور غلیظ تھی کہ باوجود
اٹلی کے تنخواہ دار بدون کی غارتگری کی حکایت سُن لینے کے مین اپنا
چھوٹا ساخیمہ بیرون آبادی ریتیلے مقام پر نصب کرکے یہ خیال کرتا ہوا سو گیا
کہ کل چار گھنٹہ کا مختصر سفر ہماری حال کی آوارہ گردی کو ختم کر دیگا۔ رات بھر کی
شبنم مین میرا تمام اسباب تر اور چھوٹا ساخیمہ الگروسے کلابی پھولون
کی طرح دہلکر صاف ہوگیا تھا۔ اٹلی کے مردہ سپاہیون کی جسم سے اوتارے
ہوئے فوجی اور کوٹ پہنے ہوے بہت سے عربون نے بذریعہ آگ
شب گذاری کی۔ مجھے اس خیال سے کچھہ ہمدردی نہین ہے کہ مردون کے
کپڑے نہ اُتارے جایا کرین۔ اگر اُن کی ضرورت زندون کو ہے تو مردون کے
ساتھ ضروری سامان کی تدفین حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

گو بروے الٹیمیٹم اٹلی مرسلہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء جو ۲۴ گھنٹہ کی مہلت پر مبنی تھا ۲۹ تاریخ کو مابین ترکی و اٹلی حالت جنگ شروع ہوگئی تھی مگر اسکے چار روز بعد طرابلس کے قلعون پر اٹلی کے سات میل تک بخوبی نقصان پہونچانیوالی توپین رکھنے والے مضبوط بحری بیڑے سے گولہ باری کی گئی شہر مین چند ترکی گولنداز زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ میل مار رکھنے والی کرپ کی توپون سے جواب دینے کے واسطے چھوڑ دیے گئے تھے مگر توپون کے باہمی فرق کی وجہ سے خشکی سے جو گولے پھینکے گئے ان مین سے ایک بھی گولہ بیڑے پر نہ پہونچ سکا - ایسی حالت مین جبکہ دشمن محفوظ از خطرہ ہونے کے علاوہ بہت ہی سہل اور غیر محفوظ نشانہ رکھتا ہو ترکی توپون کا جلد خاموشی اختیار کر لینا ناگزیر تھا -

قسطنطنیہ سے اندرون ملک مین ہٹ جانے کی بابتہ تار کے بدیر موصول ہونے کی وجہ سے نشاطیے کو اپنا حسن انتظام دکھانے کے واسطے بہت ہی کم وقت ملا تاہم چند گھنٹون مین اس نے جو کچھہ کیا وہ بڑی حد تک داخل مافوق العادت متصور ہو سکتا ہے گو سمندر کی باٹریون مین شمار ہونیوالی

معہ گولہ بارود کے کرپ کی اور چند میدانی توپین جن کے ہمراہ لیجانیکا فوری انتظام نہوسکا پیچھے چھوڑدی گئی تھین مگر موجودہ طرز جنگ کو دیکھکر نشاطیے کی پیش بینی اور تدبر کی داد دینی پڑتی ہے کہ اُسنے ازراہ دانشمندی اپنی تمام کامیاب کوششین رائفلین اور کارتوسون کے ہمراہ لیجانے پر صرف کین اور وہ رائفلین اور گولی باروت جو اُس کی خوش قسمتی سے رسد رسانی کے ورنہ نامی جہازنے اعلان جنگ سے چند ہی روز پیشتر اسکے پاس پہونچادی تھین۔ عربون مین تقسیم کردین اور بعد ازان اس کی چھوٹی سی فوج نے رات بسر کرنے کے واسطے غرغریش قیام کیا اور دوسرے دن زیادہ اندرون ملک یعنی عین زارہ اس سے پہلے کہ خشکی کی توپین خاموشی اختیار کرین ترکی فوجین باطمینان تمام محفوظ اور ماموں مقام پر پہونچ چکی تھین اب حملہ آور فوج کے خشکی پر اُترنے کے لیے راستہ صاف تھا اور ترکون کے چھوڑے ہوئے سامان حرب پر قبضہ کرنا سہل۔ مگر ان صاف اور سچے واقعات کو حسب عادت اٹلی کی شیخی باز طبیعت نے اصلی حالت پر بیان کرنا اپنی کسر شان سمجھکر رنگ آمیزی کے ساتھ بزور شمشیر فاتحانہ چھین لینا ظاہر کیا۔

ابتداءً مختلف رجمنٹین اور باٹریان جو خشکی پر اُتاری گئی تھین قلعہ سلطانیہ سے قلعہ حمیدیہ تک ایک ایسے خط مین پھیلی ہوئی خندقون مین قیام پذیر ہوئین جو تقریباً دس میل مقابل اراضی پر محیط تھا۔ ابتداءً جنرل کینوا کا شہر کی دیوارون کے زیادہ متصل خندقین کہدوانیکا ارادہ تھا لیکن بڑی ضرورت اس امر کی تھی کہ بو میلیانہ کے ذخیرہ آب پر قبضہ کرنے کے لیے لائن کو وسعت دیجائے چنانچہ درختہلے خرما تک اطالین لائن کو وسیع کردیا گیا۔

ہر ایک جنگ سے خواہ وہ کیسی ہی ادنی اور بیقاعدہ کیون نہو موجودہ طریقہ

جنگ کے متعلق تجارب سابقہ کی بنا پر قائم کردہ اصولوں مین ترمیم یا تنسیخ کرنے اور
ان کی متانت یا کمزوری پر روشنی ڈالنے والے نئے نئے تجربے حاصل کیے جا سکتے
ہین چنانچہ جنگ کا ایک خاص پہلو تعلقات خارجہ اور ملکی تحفظ کے عمدہ اصولون پر
قائم ہونے کی وجہ سے مطمئن ابنائے ملک کی توجہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جو
ہمارے اصول مدافعت کی متانت کو ثابت کرنے والا اور ضمنی طور پر ہمین ایک
نئی تجویز سے باز رکھنے والا ہے اصولاً تدابیر مدافعت کی متانت کا انحصار اس
جواب پر مبنی ہے کہ دشمن زیادہ سے زیادہ کسقدر فوج ہمارے مقابلہ مین لا سکتا
ہے کنسر ویٹو اور لبرل دونوں قسم کی گورنمنٹوں نے اپنے اپنے ماہران جنگ
کے مشورون پر اختیار کر کے متفقہ طور پر حملہ آور فوج کی تعداد ستر ہزار قرار دی ہو
کچھ عرصہ ہوا کہ وربن باب رسالہ کان ٹمپوریری ریویو مین ایک دلچسپ مضمون
شائع ہو چکا ہے اپنے آپ کو ماہر ملاح کے نام سے موسوم کرنیوالے قابل مضمون
نگار نے بوضاحت ہماری عائد کردہ دشمن کے لیے ناممکن الفتح و قفون کے ضمن
مین ان مشکلات کی تصریح کی ہے جو باوجود ہمارے کمزور سے کمزور مدافعانہ متعلقہ
کے دشمن کے قیاسی طریقہ پر اندازہ کردہ ستر ہزار حملہ آور فوجکو ہمارے ساحلون پر
اترنے مین پیش آئین گے اور جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دشمن کا خشکی پر ایک سا
قدم بھی رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس بسیط مضمون کے ہر ایک مسئلہ کی
صحت کی واقعات طرابلس سے بخوبی تصدیق ہو رہی ہے طرابلس پر یورپ کے اول
درجہ کی طاقتون مین شمار ہونیوالی ایک ایسی قوم حملہ آور ہے جو بلا خوف
مزاحمت سمندر پر قابض اور آمد و رفت مین ہر ایک قسم کی سہولیت بہم پہنچانیوالے
ایک ملین ٹن وزنی جہازون کی مالک ہے اور اس کا نصب العین بندرگاہ
طرابلس سائیراکیوز سے صرف اٹھائیس گھنٹے کی بحری مسافت پر واقع ہے

باوجود قربت اور غلبہ وست رس اور سہولیت آمد و رفت کے اس کی دو حصون مین منقسم پچیس ہزار حملہ آور فوج جبکہ ۲۷ ستمبر کے اعلان جنگ کی بنا پر ۲۹ تاریخ کو حالت جنگ شروع ہوگئی تھی ۲۳ اکتوبر کی خونریزیون یا بالفاظ دیگر اعلان جنگ سے ساڑھے تین ہفتہ تک ایسے ساحل سمندر پر پورے طور سے نہ اتر سکی جس کی محافظ فوج خود بخود زیادہ اندرون ملک مین ہٹ گئی تھی اور اسباب مدافعت کے لحاظ سے میدان تقریباً خالی تھا۔ انہین واقعات کو دیکھتے ہوئے مسٹر ہائینڈ بذریعہ اپنے ایک پُر زور مضمون کے فورٹ نائیٹلی ریویو مطبوعہ جنوری مین معقول سوال کرتے ہین کہ موجودہ جنگ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجائے ستر ہزار اندازہ کردہ حملہ آور فوج کے ایک لاکھ بیس ہزار باقاعدہ جرمنی فوج کا سواحل انگلستان پر چند گھنٹون مین اُتر آنے کے خوف آمیز خیال کی بنا پر جبریہ فوجی ملازمت کے سوال کا ملک مین پیش کیا جانا کہان تک وقعت رکھتا ہے !۔

سب سے پہلے ۱۰ اکتوبر کو بوہیلیانہ پر اٹلی کی فوج اپنی پوزیشن کے سامنے بطور سراغ رسانی گشت کنان ڈھائی سو ترکون سے آمادہ پیکار ہوئی۔ یہ جنگ بہت ادنی درجہ پہ واقع ہونے کے باعث اپنی نوعیت مین ایک ہنگامہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ لیکن خوشی سے بغلین بجاتے ہوئے اٹلی کے مضمون نگارون نے اِس واقعہ کو اپنے طول طویل مضامین مین جنگ آسٹرلٹز یا جینا کی مساویت کا اعزاز بخشا اور پُرجوش جنٹلمین نے اپنے طویل مضمون مین ترکون کے حملہ آورون مجروحون اور مقتولون کی تعداد کثیر کے علاوہ اطالیہ کے محفوظ از نقصان رہنے کے بارے مین دیگر مبالغہ آمیز مضامین سے مطابقت کرتے ہوئے اپنے ہمعصرون پر سبقت لیجانے کی کوشش مین یہ اور حاشیہ

چڑھا یا کہ وہ ترکون کو حملہ آور دیکھکر ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا اور جوانکی
سخت آتشباری کے خوف سے پھر نیچے اُتر آیا اس مضمون نگار کے بیان پر جو
بہت سے اعتراض عائد ہوتے ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ اُسے اپنے بیان کردہ ہین سے
حملہ آور ترکون کی تعداد کا علم کس طرح ہوا اور باوجود تسلیم کردہ ترکون کی سخت
آتشباری کے اطالیون کا ایک سپاہی بھی زخمی تک کیون نہوا جبکہ
دوسری طرف اُسی کے بیان کے مطابق اطالیون کی آتشباری نے
کم از کم ترکون کی نصف تعداد کو ہلاک یا زخمی کر دیا حالانکہ دوسرے دن میدان
جنگ مین صرف ایک ترک پا یا گیا گو اس ناہموار اختلاف بیانی کی صحت
کے متعلق واقعی طور پر کوئی تاویل پیش نہین کی جاسکتی۔ لیکن اگر مذاق نہ سمجھا
جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ بظاہر دوسرے دن صرف ایک ترک کے میدان
مین پائے جانے سے مضمون نگار کو یقین ہوا ہے کہ ڈیڑھ سو تندرست عرب
سپاہیون نے ڈیڑھ سو مجروح و مقتول آدمیون کو اپنے اوپر لادہ لادہ کر
راہ گریز اختیار کی ایسے نااہل اور ناتجربہ کارون کا بیان پڑھنا جو جنگی نامہ نگارون
کے بھیس مین ملبوس ہین ہمارے اخبارات کے ناظرین کی ہتک کا باعث
ہے۔ ایک دوسرے قابل افسوس رغبت ہمارے بعض زمانہ حال کے نامہ
نگارون مین بصورت خود پسندی پائی جاتی ہے جن کی اپنے ہاتھ کی کھینچی ہوئی
تصویرین یا تصویر اخبارات و رسالجات مین شایع کیجاتی ہین۔ مجھے ایک
نامہ نگار کی پورے قد کی ہوقوفانہ تصویر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔
جس مین یہ شخص میدان جنگ مین کھڑا ہوا بحالت آتشباری ایک
گاڑیان سے کرایہ پر جھگڑا کرتا ہوا نظر آتا ہے سب جانتے ہین کہ گاڑیان
اور نامہ نگار تو درکنار اور کوئی شخص بھی خواہ کیسا ہی بیوقوف اور دلیر

کیون نہو ایسے مقام پر جہان کی ہوا گولیون کی سائین سائین کی آواز سے بھری ہوئی
ہو تنکر کھڑے ہوتے کی جرأت نہین کرسکتا اور کون نہین جانتا کہ طرابلس مین
گاڑی والے کو آواز دینا اور کرایہ طے کرنا عربی زبان مین ہی ممکن ہے نہ کہ کسی اور
زبان مین - مگر اسپر بھی اس تصویر کا غیر عربی دان ہیرو فخریہ بیان کرتا ہے کہ وہ
ہمیشہ دو پیہ گاڑی مین میدان جنگ کو جایا کرتا تھا اور جب اُسے میدان جنگ
جانا مقصود ہوتا تو وہ گاڑیبان کو معمولی حالتون کے مطابق آواز دیتا کہ
چلو میدان جنگ کو - اکثر ناظرین کو یہ بیان تمسخر آمیز معلوم ہوا ہوگا اور
غالباً بعض اصحاب مضمون نگار کی واپسی پر بشرطیکہ وہ اپنی فرضی حماقتون
کے خود عائد کردہ نتائج سے محفوظ رہا تو دریافت کرین گے کہ آتشباری کے موقعہ
پر ان کو کیا محسوس ہوتا ہے جنگ کا اصلی تجربہ اور علم رکھنے والے بنٹ برلے
اور سنپنگ رائٹ جیسے وقائع نگار ہکے بیانات اس قسم کی طفلانہ خودستائیون
سے پاک اور پرہیزگارانہ وقعت سے پر ہوتے ہین لیکن ان صفات کی کمی عموماً
اُن بیانات مین پائی جاتی ہے جو مراسلہ نگار طرابلس کی حیثیت سے شایع کئے
جاتے ہین - مین کسی دوسری جگہ ترکی مجروحین اور مقتولین کی بے سروپا تعدادون
کے متعلق ذکر کرونگا جنکی رو سے پایا جاتا ہے کہ نامہ نگاران سینٹرل نیوز ایجنسی
روما اور اسی قبیل کے اور نامہ نگارون نے ترکون کے ایک ایک سپاہی
کو کئی کئی مرتبہ قتل کیا ہے -

بخوف تضییع اوقات ناظرین اُن بہت سی افسوسناک اور بیہودہ بیانات
مین سے بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک اور مثال پیش کرنے
پر اکتفا کرتا ہون جو اٹلی کے سرگرم طرفدارون نے وقتاً فوقتاً اخبارات مین
شایع کرائے ہین - نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون نے ایک کثیر التعداد

فوج بقول خود ۲۰ اکتوبر کے خود بخود چھوڑے ہوے نخلتانون کو جن پر ترک قابض تھے دوبارہ واپس لینے کے لیے پیشقدمی کی چنانچہ ایک اطالین نامہ نگار کی اس حملہ کے متعلق بیہودہ سرائی اسی کی الفاظ مین نقل کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے "یہ شاندار پیشقدمی سرعت اور جرأت سے کی گئی چیونٹیون کی طرح پھیلے ہوے سپاہیون سے زمین سیاہ نظر آتی تھی اور جنگ کے ترقی پذیر ہوتے پر یہ دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ہمارے سپاہی جنگ دیدہ سپاہیون کی طرح لڑرہے تھے یہ منظر جاپانیون کے مشہور حملون کے مشابہ تھا دو دو سپاہی مشترک طور پر کام کرتے تھے ایک شخص اپنی سنگین سے زمین کھودتا اور دوسرا فیر کرتا رہتا تھا اور جب کافی وسعت کا گڑھا کھد چکتا تو دونون آدمی اُس مین چھپکر فیر کرتے رہتے تھے بعد مغرب آتشباری کے بند ہو جانے پر از جانب شہر دور سے " زندہ باد اطالیہ کی آوازین آنے لگین " مندرجہ بالا نمونہ اطالوی اخبارات مین غذاے جنگ کا کام دینے والی زنانہ بکواس کا ہے اگر زمانہ حال کے نامہ نگار ایک چھوٹی سی لڑائی کی تصویرکشی مین ایسے رنگین الفاظ صرف کردینگے تو عظیم جنگون کی حالت کے اظہار کرنے کے لیے اور موزون الفاظ کہان سے لائینگے۔

ان متناقض اطالوی بیانات پر جاپانی کسقدر ہنستے ہونگے کیونکہ ملاٹن مین یورپ کی ایک اول درجہ کی طاقت کا آسانی استیصال کرنے والی اُن عجیب و غریب حملون کا مقابلہ جنھین پورٹ آرتھر کا استحکام بھی نہ روک سکا ایسی چھوٹی چھوٹی چھیڑ چھاڑ سے کیا جاتا ہے جو اٹلی کی ایک بڑی فوج چند نا تربیت یافتہ عربون کے مقابلہ مین کررہی ہے اور کیا جاپانی فوج کسی حالت مین بھی اس طرح پڑی رہی تھی کہ قبر کے مشابہ

گڈھے خود بخود کر اُن کے اندر گھس جاتی ہو۔

نومبر کی پہلے حصہ کی کثرت بارشش سے طرابلس کے چند گذشتہ سالون کی بارشون مین سے کوئی بارش بھی لگا نہین کھا سکتی۔ طرابلس خالی کرنے مین پریشانی لاحق اور جلدی درپیش ہونے کی وجہ سے ترکون کو بہت کم خیمے اپنے ہمراہ لانیکا موقعہ ملا تھا۔ اور گو اُنھون نے بعد ازان حتی المقدور اونٹ کے بالون کے کپڑے سے بنائے ہوئے عربی خیمے فراہم کر لیے تھے مگر پھر بھی یہ غریب بارش کے شدید حملون کے مقابلہ مین عمومًا بے پناہ پائے جاتے تھے اور کیمپ مین بسا اوقات آگ روشن نکر سکنے کے باعث بیچارے سپاہیون کو ایسی حالت مین گیلی زمین پر سونے کی کوشش کرنی پڑتی تھی جبکہ شبنم سے وردیان تر ہو جاتے پر اُن کے پاس ایک بوندین ٹپکتے ہوئے شرابور کمبل کے سوائے اور کچھ نہوتا تھا۔ ۱۳ر نومبر کو وادی حدنین سے پانی پھوٹ نکلا اور جانب سمندر بہتے ہوئے اطالیون کی خندقون کو بھرتا ہوا چلا ہی گیا تھا کہ ایک طرف ۱۵ر نومبر کو تند ہوا اور شدید بارشش نے طرابلس پر حملہ آور ہوکر اطالین فوج کو آفات ارضی وسماوی کا نشانہ بنا دیا۔ تو دوسری طرف اس طوفان خیز حالت مین ترکون اور عربون کی ایک جماعت نے رات کی تاریکی سے فائدہ اُٹھا کر ہوشیاری ایک اطالین اوٹ پوسٹ واقع بیرون بومیلیانہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور دشمن اس اچانک طور کے غیر احتمالی حملہ سے متاثر ہوکر بحالت سراسیمگی بے سروسامانی سر پر پاؤن رکھکر بھاگتے ہوئے اپنے پیچھے بہت سی میدانی توپین کثیر التعداد رائفلین اور گولہ باروت کے گران بار انبار چھوڑ گیا۔ غرضیکہ یہ اور اسی نمونہ کے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے کامیاب حملے اکتوبر و نومبر مین اٹیلین لائنون پر کیے گئے

عربون کے دشمن کی حفاظتی چوکیون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین تواہ اطالوی
بھاگ جاتے یا اپنے اوپر دروازہ بند کر لیتے مجہہ سے ایک عرب افسر نے کہا کہ اگر اس
دوسری حالت مین دشمن تک رسائی پانے مین وقت معلوم ہوتی تو عرب
زمین پر اوندہے لیٹ جاتے جن کے سرون پر سے ایک ترکی میدانی توپ کے
گذرنے والے گولے چوکی کی عمارت کے کسی حصہ کو منہدم کر دینے کے ساتھ لیسا اوقات
بلا واسطہ دشمن کو مجروح کر دیتے یا بتوسط منہدمہ دشمن کے دشمن جان ثابت ہوتے
تھے اس کارگر کارروائی کے بعد ہم اندر گھس جاتے اور جو کوئی زندہ ملتا اُسے
تلوار کے گھاٹ اُتارتے چنانچہ ایک مرتبہ اسی طرح کے مکان مین اٹلی کے نو
سپاہی نذر تیغ بیدریغ کئے گئے تھے۔ ان واقعات سے یہ سمجھہ لینا آسان ہے
کہ بزدل اطالوی اپنی کھورون کے سایہ مین واقع ہونیوالی چوکیون پر کمزوری کے
ساتھ قبضہ کئے ہوئے تھے اور جبکہ انکے خوفناک حملہ آور رات کی تاریکی مین پوشیدہ
ہوتے چوکی کے قریب پہونچکر ناگہان اللہ اکبر کے پُر رعب نعرون کے ساتھ
انپر سرعت وشجاعت سے ٹوٹ پڑتے تھے جس کا تحمل اٹیلین فوج سے زیادہ
جری فوج بھی نہین کر سکتی تھی تو اٹلی کے ناکارہ بند سپاہی عقل کی متابعت مین
خرگوشون کی طرح دُم دبا کر بھاگ نکلتے تھے جن مین سے اُس کارتوس ختم کردہ
سپاہی کی حالت واقعی طور پر سب سے زیادہ قابل رحم ہوتی تھی جو رات کی
تاریکی اور عربون کے حلقہ مین کھڑا ہوا ایک پھرتیلے عرب کے خوفناک چاقو سے
اپنی جان بچانیکا صرف یہی آخری ذریعہ دیکھتا تھا کہ بآواز کلمہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنے لگتا تھا۔

عربون کو شب خونی طریقہ کے یلغارون کی سختی مسلمہ ہے مجہہ سے عمدرسان
کی جھاڑیون کی آڑ مین پڑے ہوئے کی حالت مین مسٹر فریڈرک ملیرس نے کہا تھا

کہ اگر آج رات درویش ہمپر حملہ کرین تو صبح کو ہم سب کے سب ٹھنڈے نظر آئینگے
انکا یہ خیال بالکل صحیح تھا کیونکہ اگر خلیفہ کے سپاہی مصری اور انگریزی فوج پر
رات کی تاریکی مین حملہ کر دیتے تو ہمارے جنگی جہاز اور توپخانے ہماری کمزور حالت
کے کفیل حفاظت نہین ہو سکتے تھے اور اگر جوش مذہبی سے از خود رفتہ درویش
کہین دست بدست جنگ کا موقع حاصل کر لیتے تو ہماری رائفلین بھی اس لیے
بالکل بیکار ہو جاتین کہ تلوار کی لڑائی مین بہ نسبت ایک یورپین سپاہی کے
عرب ہمیشہ غالب ثابت ہوتے رہے ہین مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ خلیفہ کی
شکست کا راز حملہ کو بجائے رات کے دن پر ملتوی کرنے مین پنہان ہے ورنہ ہمین
دریائے نیل کی کنارون پر اڑدولسے زیادہ شکست فاش نصیب ہوتی اور جنگی
جہازون کے چند ملاحون کے سوائے اور کوئی شخص اس شکست کا حال بیان
کرنیکو زندہ بچکر انگلستان نہ پہونچتا۔

آج کل جو ترکی فوجین بنی غازی کا محاصرہ کئے ہوئے ہین اُن مین ایک ایسا
شخص امیر سلیمان نامی باشندہ ہنگری موجود ہے جو جنگ عمدرمان مین عربون کی
ایک جماعت کا کمانیر تھا۔ مجھے نہایت تمنا تھی کہ سلیمان سے ملکر جنگ عمدرمان
کے تفصیلی حالات اور خود اُس کے زندہ و سلامت بچ رہنے کی کیفیت
دریافت کرون -

منجملہ اُن کثیر التعداد اور ایک ہی طریقہ سے دشمن کی چوکیون اور خندقون
پر عائد ہونیوالے عربی حملون کے جن کی بدولت ۲۶ نومبر تک عمدہ موسم اور
بڑی بڑی کمکون کے آئے بغیر اہل اٹلی کو پیشقدمی کرنے کی جرات نہین ہوئی
مان شٹرودی زراگ نامہ نگار اخبار ٹیمیس متعینہ افواج ترکی سے ایک عرب نے ایک
قابل یادگار حملہ کی دلچسپ کیفیت اس طرح بیان کی کہ ہماری نگاہون سے

پوشیدہ بلوں میں چھپے ہوئے اطالین سپاہی ہمارے اوپر فیر کر رہے تھے کہ بوقت شب ترکی افسروں نے عربوں کے لیے بھی پل تیار کرا دیئے زاں بعد ایک دن صبح کو تمام عربوں نے اٹیلین فوج پر دھاوا کر دیا لیکن دشمن کی میکسم کی بڑی بڑی توپوں سے نکلتے وقت فائین فائین کرتے ہوئے گولوں نے بہت سے عربوں کو تھوڑی ہی دیر میں شہید کر ڈالا اسپر بھی عرب ہمت نہ ہارے اور بزور شمشیر اطالیوں کو اُن کے بلوں سے نکال باہر کیا۔ مال غنیمت میں بندوقوں اور کارتوسوں کے علاوہ چند بڑی بڑی توپیں بھی ہمارے ہاتھ لگیں جنھیں اپنے ہمراہ نہ لاسکنے کی وجہ سے وہیں چھوڑ دیا گیا۔

مجھے خود اس عرب سے زوارہ میں ملنے کا اتفاق ہوا جہاں کہ وہ قلعہ مصری پر حملہ کرنے کی حالت میں زخمی ہو کر واپس آ گیا تھا مال غنیمت کے چند نمونوں میں جو اُس کے پاس اسوقت موجود تھے ایک اطالوی بندوق قابل دید تھی اور اُسنے مان سر دے زراگ اور کپتان ٹیلیہم کو جو مال بغنما دکھایا تھا اُس میں ایک عجیب فرانسیسی چیز کی موجودگی بھی بیان کی جاتی ہے۔

۲۳ اکتوبر کا مشہور حملہ جو قتل عام نخلستان سے چند ہی روز پیشتر عربوں نے کیا تھا وہ دراصل ایک قسم کا معمولی دھوکا تھا جو غالباً انگریزی یا فرانسیسی فوجوں کی شکست تو در کنار تکلیف کا باعث بھی نہوتا صبح کے وقت ایک چھوٹی سی جماعت جو یقینی طور پر دو سو عربوں سے زیادہ پر مشتمل نہین تھی حسب معمول اٹلی کی خندقوں پر حملہ آور ہوئی اطالین مدافعت میں کوشش کر رہے تھے کہ یکایک پیچھے سے آنیوالی شور و غل کی آوازوں نے اُن کی توجہ میں حصہ لینا شروع کیا۔ اب دشمن کو معلوم ہوا کہ اُنپر دونوں جانب سے

حملہ کیا گیا ہے جن عربوں نے نخلستان کی طرف سے حملہ کیا تھا انکی تعداد بیہودہ طریقہ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے اگر کوئی شخص تجربہ کار وقایع نگاران جرمن و برطانیہ کی رپورٹوں کو پڑھے تو اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ حملہ آور زیادہ سے زیادہ پانچسو تھے بہر حال یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ دنیا میں بہتر سے بہتر فوج بھی پریشان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تاہم ایسے موقعوں پر بجائے بھاگنے کی کوشش کے سنبھال رکھنے کی سعی کیجاتی چاہیے۔ اگر اطالین بھی اپنے حواس بجا رکھتے تو اُن کی کثیر التعداد فوجیں بآسانی اپنے پشت کے حملہ کی مدافعت کر سکتی تھیں مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور حواس باختگی کے ساتھ منتشر ہوکر برساگ لیری کی دو کمپنیوں کو عربی حلقے میں چھوڑ گئے دونوں کمپنیوں نے ایسی دلیری سے جو موت کے یقینی ہونے کی بنا پر مایوسی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے خوب مقابلہ کیا حتی کہ انکا تقریباً ہر ایک سپاہی ہلاک ہو گیا اور بحالت انتشار تمام فوج خطرہ سے لرزتی ہوئی معلوم ہونے لگی اگر بالفرض اسوقت نشاط سے پانچہزار آدمیوں سے اٹلی کی برہم شدہ صفوں پر حملہ کر دیتا تو تسخیر طرابلس کی شیدائی فوج کا ایک آدمی بھی باقی نہ بچتا۔ اٹلی کی مشکلات دوپہر کے قریب شہر میں عربوں کی بغاوت سے اور بڑھ گئیں لیکن اسوقت تک وہ ایک جگہ جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور جب ایک ایک حملہ آور کے مقابلہ کے لیے کئی کئی سپاہی مہیا ہو گئے تو اُن چند سو حملہ آوروں میں سے جنھیں خود بھی حملوں سے نقصان شدید پہونچا تھا جو عرب بچے تھے وہ یا تو مار ڈالے گئے یا پسپا کر دیے گئے۔

۲۳ اکتوبر کی سراسیمگی سے جب اطالیوں کو کچھہ کچھہ سکون ہو تیلگا تو انھوں نے جھلا کر باشندگان نخلستان کو مکروہ سزائیں دینا شروع کیں

جو آخر کار ۲۸ تاریخ جنرل کناوہ کے حکم امتناعی کشت وخون کے مطابق بند کی گئین مسئلہ قتل عام نخلستان پر قانون جنگی کی نگاہ سے کسی دوسری جگہ نوٹس لیا جا چکا ہے اور اسبارہ مین یورپ کے تمام اخبارات نے بھی مفصل بحث کی ہے لہذا اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے سے اعراض کرتے ہوے صرف ایک ایسی شہادت کے پیش کرنے پر جس کی صداقت کا مجھے یقین ہے اکتفا کرتا ہون منجملہ تین نمایان طرابلس کے ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال ممبر پارلیمنٹ عثمانیہ نے اپنا چشمدید واقعہ مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ اسنے ایسے تین معصوم بچے اور چار ضعیفہ عورتون کو ایک جگہ بندھا ہوا دیکھا جو گردن مین گہرے زخم لگائے جانے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے تھے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اسنے کہا کہ اگر اطالین ایسے شدید مظالم نہ عائد کرتے تو وہ انھین بحیثیت ایک دشمن کے عزت کی نگاہ سے دیکھتا مگر موجودہ حالت مین ایک تربیت یافتہ فوج کے مدعی ہونے پر ایسے قبیح افعال کے صدور کے بعد اہل اٹلی کسی عزت کے مستحق نہین ہین۔

اٹلی کا جنرل بطور صفائی بیان کرتا ہے کہ کسی نامعلوم اور عجیب تبدیلی کے باعث نخلستانی عربون کے یکا یک اپنے خلیفہ اپنی قوم اور اپنے ملک سے قطع تعلق کر لینے کے یقین کی بنا پر اعلان شاہی کا اجراعمل مین لایا گیا تھا جس کی بابت مین بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ننانوے فیصدی آبادی کو سمجھنا اور پڑھنا تو ایک طرف اعلان مذکور کا دیکھنا تک بھی نصیب نہین ہوا تھا و نیز عربون کی تبدیلی حالت کے متعلق جنرل صاحب کی ذاتی خواہش خود پیدا کردہ یقین کی صورت مین جلوہ گر تھی نہ کہ کسی باشندہ طرابلس کا واقعی خیال اور اگر بالفرض تھوڑی دیر کو یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے

سمجھ واقعی طور پر کنا وہ کے دماغ مین کسیوقت بھی یہ خیال سکن گزین تہا تو بجز اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ جنگ طرابلس مول لینے مین اٹلی سے جو جواندازہ کرنے مین غلطیان اور حماقتین سرزد ہوتی ہین اُن مین ہی یہ بیوقوفی بھی اور شامل کر لینی چاہئے بہرحال جنرل کنا وہ اور اُس کے ماتحت افسر نخلستانی عربون کے رائفلین دیدینے کی بنیاد پر مطیع ہو جانیکا یقین کر لینا ظاہر کرتے ہین مگر انھین ۲۳ تاریخ کو بُری طرح خمیازہ اٹھانے کے بعد اپنے دماغون سے اس بر خود غلط خیال کو دور کرنا پڑا اور جس کی وجہ سے غیظ و غضب کی حالت مین وہ کیا جو انھین انسانیت کو پس پشت ڈال لینے کے بعد بھی اوراق تاریخ کے خوف سے ہرگز نہ کرنا تھا کیونکہ گو اطالوی فوجکی تاریخ مین فتوحات کا ذکر شاد و نادر کا حکم رکھتا ہے لیکن باوجود بزدلانہ دور زندگی کے اب تک اس کا چال چلن کم از کم اس قسم کے ناپاک قتل عام سے پاک تھا جنرل کنا وہ کے عذر گناہ بدتر از گناہ کو قبول کرنے کی صورت مین ضبطی اسلحہ کی غرض سے عربون کو مجبور کرنا اور مشتبہ عربون کو جلا وطن یا اُس شخص کو سزا دینا جس نے واقعی طور پر اطاعت قبول کر لینے کے بعد بغاوت اختیار کی ہو یہ تمام ایسی باتین ہین کہ انھین کوئی شخص نامناسب نہین کہہ سکتا لیکن جنرل کے اس فعل کے واسطے اور کیا عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ اُسنے تین یا چار روز تک اپنے تمام سپاہیون کو بے پناہ عربون کی سزا دہی کی عام اجازت دیتی روا رکھی۔ کنا وہ اپنے پیچھے طرابلس اور تمام دنیا کے مسلمانون مین ایک ایسا خون آشام نام چھوڑ جائیگا جسپر نسلاً بعد نسلاً لعنت بھیجی جاتی رہے گی۔

۲۶ اکتوبر کو عربون نے چھوٹی چھوٹی جماعتون پر منقسم ہو کر ایک ساتھ تمام اطالین لائن پر حملہ کیا اطالیون کی بدقسمتی سے ایک موقعہ پر جو رسالہ کی بارگون کے گوشہ مغرب مین واقع ہے متخاصمین کو دست بگریبان ہونیکا

موقعہ ملگیا جہان عرب کاٹ چھانٹ کے متعلق اپنی مسلمہ تیز دستی کا ثبوت
دیتے رہے اسی روز شام کو اطالوی پلٹنون کے بہت سے سپاہی دن بھر کی
محنت سے درماندہ ہوکر اپنی اپنی خندقون مین سو رہے تھے کہ ڈہائی سو
عرب بخاموشی رینگتے ہوئے اُن کی خندقون کے قریب پہونچ گئے اور یکایک
تکبیر کہتے ہوئے اپنے نیم خفتہ دشمنون پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کے تیز چاقو دشمنونکا
کام تمام کرنے اور اطالین سپاہی صرف مرنے کے لیے نیند سے بیدار
ہونے لگے چنانچہ دشمن کی صفین درہم برہم کردی گئین اور بہت سے سپاہی
اچھی طرح بیدار بھی ہونے پائے تھے کہ عربون کے تیز چاقوؤن کی سرعت
رفتاری نے ہمیشہ کے واسطے اُنھین وہین سلادیا۔ بعض عربون نے
نخلستان تک پہونچنے مین کامیاب ہوکر رجمنٹ نمبر چوراسی پر عقب کی
جانب سے فیر کیے اور ایک کمپنی کا پورا نصف حصہ پیوندزمین بنادیا غرضکہ
ہر ایک جانب کشتون کے پشتے اور زخمیون کے تودے لگ گئے۔ آخر کار
بعض پیدل سوارون اور سالم رجمنٹ بیاسی ورجمنٹ نمبر چار بشمول نمبر ۴۰
کی چار کمپنیان اور بمعیت چند میکسم توپون کے دو میدانی توپ خانون کی
متفقہ قوت نے جنگی بحری بیڑے کی توپین بھی مدد کر رہی تھین ایسے حملہ
آورون کی مدافعت مین کامیابی حاصل کی جو گو ابتداءً صرف ڈھائی سو
تھے مگر بعدش دونون طرف حملہ کرنے کی وجہ سے خود بھی نقصان کثیر
اٹھا چکے تھے اور جن کی بابتہ یہ امر مشتبہ ہے کہ ان مین سے صرف چند
عربون سے زیادہ کو عین زارہ واپس آنا نصیب ہوا ہو اگر واقعی طور پر یہ کہا
جاسکتا ہے کہ ان مین سے کچھہ آدمی نخلستان مین رہ گئے تھے اور وہ
ایک خطرناک راستہ سے گذرتے ہوئے اپنے مکانات کو واپس آئے۔

اس خونریز اور خوفناک رات کی گھبراہٹ اسوجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی کہ اطالین باتزیون نے ازراہِ حماقت ایسی حالت مین جبکہ تاریکی و یکجائی کے باعث دوست دشمن کی تمیز ناممکن ہو رہی تھی ایسے گولے برسائے جو نال سے نکلتے ہی پھٹ جاتے تھے مسٹر آلیش میڈ بارٹ لٹ بیان کرتے ہین کہ تیس عرب اپنے مکانات موقوعہ حاشیہ نخلستان سے اسوقت تک اٹلی کی شاہی قوت کا مقابلہ کرتے رہے اور قابو مین نہ آسکے جب تک کہ ۲۸ تاریخ کو اُن کے حصن حصین یعنی مکانات ہی ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے نہ اڑا دیئے گئے بشمول مشہور رسالہ برساگلیری علاوہ پیدل فوج کی چار بٹالین مدد بہت سی توپون کے تمام دن ان حملوں کی مدافعت کرتے رہے جو حبشیہ کی طرح مجموعی طور پر تین سو عرب چھوٹی چھوٹی جماعتون مین منقسم ہوکر رسالہ کی بارگون اور سمندر کے درمیانی حصہ پر کر رہے تھے جنگ اسقدر قریب سے ہوتی رہی کہ جلد پھٹنے والے گولے صرف دو سو گز کے فاصلہ سے چلائے گئے ۔ چنانچہ یہ بات زمانہ حال کی جنگ مین عجیب و غریب شمار ہونے کے قابل ہے ۔ یہ تمام طمطراق صرف تین سو عربون کے حملے روکنے کی غرض سے عمل مین لایا گیا لیکن نشاطیہ کے پانچہزار عربون کی جمعیت سے اطالین صفوں پر حملہ آور ہونے کی صورت مین کیا کارروائی عمل مین لائی جائے گی اور اُسکا کیا نتیجہ ہوگا ۔ یا نخلستانی بغاوت ۲۳ تاریخ کے کامیاب حملہ کے پہلو بہ پہلو عمل مین لائی جاتی تو آج اُسکا کیا نتیجہ نکلتا ۔

جنرل کنادہ اور اس کے اسٹاف پر ۲۶ تاریخ کے واقعات کا گہرا اثر ہوا چنانچہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بوجہ سڑی ہوئی نعشون کی بدبو کے پھیلی ہوئی فوجون کو تنگ جگہ مین کر دیا گیا ہے یہ عذر لنگ

اس نامعقول عذر کے مساوی ہے جو جزیرہ نمائے عرب یا شام مین خشکی پر فوجین اُتارنے کے باب مین یورپ کی رائے پر اثر ڈالنے کی نیت سے پیش کیا گیا ہے میرے خیال مین سلطانی فوجین اٹلی کی فوجون کے اُن مقامات پر خشکی مین اُترنے سے بہت خوش ہوتین کیونکہ ان آنیوالے ملاقاتیون مین سے شاذ و نادر ہی کسی ملاقاتی کو بکرونی کباب کھانے اور شراب پینے کے لیے جہاز پر واپس پہونچنا نصیب ہوتا بہر حال اٹلی کی لائن تنگ اور وہ مشرقی خندقین خالی کر دی گئین جو قلعہ مصری کے مقابلہ مین واقع تھین اور دمدمہ حمام وغیرہ بنانیکا تازہ کام شہر سے دو سو کیلو میٹر تک قائم کیا گیا خواہ فوجی نقطہ خیال سے اس کارروائی کی معقولیت کے بارہ مین کسی قسم کی رائے نہ پیش کیجا سکے۔ مگر یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ یہ کھلا ہوا اظہار اُس کمزوری کا تھا کہ صرف ڈھائی سو عربون سے اطالوی شکست یاب ہو گئے ہین اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اطالوی ذرا سے خطرہ یا غلط فہمی سے زیادہ اثر پذیر ہونے لگے بخلاف اس کے عثمانیہ فوج پر بہت اچھا اثر ہوا اور اُن کی ہمتین اور بھی زیادہ بڑھ گئین طرابلس خاص مین اٹلی کی مقبوضہ اراضی پہلے ہی سے تیس ہزار فوج کے واسطے ناکافی تھی اسپر وبا ہیضہ کے دامنگیر ہونے کے لحاظ سے اور زیادہ زمین کی یقینی ضرورت پیش آ گئی مگر عین اُسیوقت بجائے وسعت کے عسرت قبول کی گئی اور لطف یہ کہ اس فعل کو تمام دنیا کے انسانون کو بے عقل سمجھ لینے کی جرات کر کے اختیار کیا گیا ظاہر کیا۔

نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون پر ساحل سمندر قریب قلعہ حمیدیہ مین ایک اور آفت نازل ہوئی سسلی سے آئی ہوئین بعض تازہ دم فوجون نے جن مین بظاہر رجمنٹ نمبر ترانوے بھی شامل تھی بحری بیڑے

کی حفاظت میں شراطت کے قریب خشکی پر اترنے کی کوشش کی جو عرب اس
زمانہ پر قابض تھے انکا بیان ہے کہ گو محاصرہ کرنے والون سنے بہادری سے
کام لیا لیکن محصورین کی جانبازانہ کوششون کے باعث ساری فوج مین
سے صرف دو سو سپاہی خشکی پر اترنے مین کامیاب ہو سکے جنپر فوراً ہی حملہ کیا
گیا۔ ان دو سو اطالیون سے مایوسی کی حالت مین جس قسم کی بہادری کی توقع
کیجا سکتی ہے اُسی قسم کی ظہور مین آئی مگر عرب انھین چارون طرف سے
گھیر کر دست بدست جنگ کے ڈھنگ پر آئے اور انھون نے بڑی
سرعت سے مخالفون کو کاٹ کے رکھدیا صرف پانچ شخص جو کسی طرح
ہلاک ہونے سے بچ رہے تھے قید کر لیے اور ترکی لباس مین غاریان پہونچا
دئے گئے۔ غاریان مین بڑے دن کے موقعہ پر مین خود ان اطالین اسیران جنگ
سے ملا اور انھین اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے پایا۔

۷ نومبر تک جنرل فرگونی کی مزید افواج کے داخلہ سے اطالین افواج
شہر طرابلس کی تعداد بیس ہزار تک پہونچ گئی۔ لیکن کثرت بارش کیوجہ
سے کسی قسم کی پیشقدمی عمل مین نہ لائی جا سکی کیونکہ خندقین پانی سے
بھر گئی تھین اور سامان جنگ کی گاڑیون و نیز توپون کا تھوڑے فاصلہ
پر بھی لیجانا دشوار تھا۔ آخر کار ۲۶ نومبر کو ایک بہت بڑا توپ خانہ
کارآمد موقع پر قائم کرنے کے لیے روانہ کیا گیا اور ایک بہت بڑی
فوج نے اُس شرقی حصہ نخلستان پر دوبارہ قابض ہونے کی غرض
سے پیشقدمی کی جو ۲۶ اکتوبر کو اُس پیشقدمی سے ٹھیک ایک ماہ پیشتر
اطالوی قبضہ سے نکل گیا تھا ایک برگیڈ جانب عین زارہ روانہ ہوا تاکہ
نخلستانی عربون اور ترکون کا باہمی سلسلہ منقطع کر دے اور جانب شرق

ایک بہت بڑے برگیڈ نے جو تین پیدل رجمنٹون رسالہ کے دو اسکاڈرنون بارہ میدانی توپون اور دو کوہی توپ خانون پرشتمل تہا جنگی ناکون کے ایک بڑے سلسلہ پر جو رسالہ کی بارگون سے سمندر تک پہیلا ہوا تھا حملہ کیا عربونکی چھوٹی چھوٹی جماعتون نے اطالوی پیشقدمیون کی ایک ایک انچہ زمین پر بڑی جرأت سے مدافعت کی لیکن اطالیون نے ایک سو بیس جانین نذر چڑھا کر شام تک کثرت افواج کی بناء پر نہ کہ از راہ بہادری عربونسے نخلستان خالی کرا کے رسالہ کی بارگون زراعتی اسکول اور موضع شراشت کے علاوہ اس پہلی جگہ پر بھی قبضہ پا لیا جسکو کبھی کسی حال مین نہ چھوڑنا چاہیے تھا ماسوا اس کے اس فتح سے ایک اور ایسی عمارت متصلہ قلعہ مصری پر بھی قبضہ ہو گیا جہان سے اطالوی اور قلعہ مصریہ کے قابض ترک ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سے بیٹھے دیکھتے رہا کئے۔

۲۶ رنومبر کی جنگ کے بعد اطالیون کو اپنے اہل وطن کی کچہہ ایسی بوسیدہ نعشین ملین جن کے اعضا کی قطع برید کی گئی تھی اور بعض نعشونکو اس طرح دفن کیا گیا تہا کہ انکا کچہہ حصہ زمین کے باہر رہ گیا تھا جن کی بابتہ فوراً بلا مزید ثبوت کے یہ خیال قائم کر لیا گیا کہ ان لوگون کو زندہ درگور کیا گیا ہو گا۔ حالانکہ یہ کسی طرح ثابت نہین ہوتا یہ ضرور ہے کہ حفظ صحت خیال سے نعشون کو دفن کیا گیا ہو مگر جنگی وقتون کے باعث ایسی حالتون مین تعجیل اور پریشانی کیوجہ سے بسا اوقات کارروائی تدفین نامکمل رہتی ہے ترکون کو بھی اچھی طرح دفن کرنیکا موقعہ نہ میسر آیا ہو تمثیل کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بلومنٹ کاپ جی کی چوٹی پر بوئرون کی ایسی نیم دفن شدہ نعشین پائی گئی تھین جن کے سر ہی سر بیرون زمین نظر آتے

ستھے اور چونکہ وہ خود بوئروں کی دفن کردہ تھیں اس لیے کون کہہ سکتا ہے کہ قصداً اُن نعشوں کی تذلیل کا ارادہ کیا گیا ہوگا۔ علاوہ اس کے جیسا کہ ایک صاحب مطبوعہ رسالہ موسومہ بلیک وڈ کے ذریعہ سے بیان کرتے ہیں کہ نعشوں سے جبکہ اثر کامل ایک مہینہ کی تیز دھوپ اور سخت بارشیں اپنا اپنا پورا پورا عمل کر چکی ہوں کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے کہ اُن کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی عمل میں لائی گئی ہوگی ترکی باقاعدہ افواج نے فی الحقیقت ان قابل افسوس زیادتیوں میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا بظاہر نعشوں کے مثلہ کی کارروائی عربوں کا فعل تھی کوئی شخص اس قسم کے افعال کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا ہے تاہم مبالغہ اور مکر سے مملو نفرت و حقارت کا جو غلغلہ اس فعل پر اٹلی میں بلند کیا گیا وہ ذرا بھی قابل توجہ نہیں ہے کیونکہ جو قوم عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں واقعہ پذیر ہونے والے چار ہزار بیگناہ آدمیوں کے قتل عام کو جس میں معصوم بچے اور پردہ نشین عورتیں بھی شامل ہوں قرین انصاف تصور کرے وہ قوم غریب جاہل اور مذہبی مجنون عربوں کے ہاتھوں عمل میں آئے ہوئے چند مردہ جسموں کے مثلہ پر اعتراض کرنے کی ہرگز مستحق نہیں ہے۔

عربوں کے اخراج نخلستان سے ہمت ہار کر اطالیوں نے ۴ر دسمبر کو قبل طلوع آفتاب ترکی کیمپ واقع عین زارہ کیجانب پُرحوصلہ پیشقدمی کی اور اُسی روز شہر کے قرب و جوار میں جہاں جہاں عرب قابض تھے جنگی جہازوں نے باوجود کثرت بارش غضبناک گولے برسائے اٹلی کے تین کالموں نے اس جنگ میں حصہ لیا ایک کالم سیدی مصری میں بصورت ریزرو مقیم رہا اور دوسرا تمام دن اُن عربوں سے سخت مصروف

بیکار رہا جو یکے بعد دیگرے تند حملے کرتے تھے اور جنھوں نے ترکی کیمپ
کی مشرقی سمت سے دن ہی دن مین اطالیون کو اُن کی لائنون تک پسپا
کر دیا ٹلی کا وہ میمنہ والا تیسرا کالم پندرہ ہزار سپاہیون پر مشتمل تھا اور جس نے
بظاہر اس ارادہ سے پیشقدمی کی تھی عین زارہ کی فوج کے کمزور میسرہ کو پسپا کر دے
وہ رپورٹین جو عین زارہ پر حملہ کرنے اور برساگ لیری فوج کے با تندی
وزبردستی دشمنون سے میدانی توپین چھین لینے کے متعلق اطالین سالنمہ
کی نگرانی مین شایع ہو چکین ہین سب کی سب قابل مضحکہ اور غلط ہین اور
ایسا ہی بیہودہ یہ تخمینہ ہے کہ عین زارہ مین آٹھ ہزار آدمیون کو پسپا کر دیا گیا
اگر اسوقت نشاطیے کے پاس تعداد بیان کردہ سے نصف سپاہی بھی
موجود ہوتے تو وہ بڑی خوشی سے پندرہ ہزار اطالیون کا انتظار کرتا ہوا پایا
جاتا بلکہ گمان غالب یہ ہے کہ نشاطیے الانتظار اشد من الموت
کی سختیون سے جلد رہائی پانے کی کوشش مین کامیاب حملہ آور ثابت ہوتا
جو کچھہ واقع ہوا وہ دراصل صرف اسقدر ہے کہ ترکی کمانڈنٹ نے یہ دیکھکر
کہ بائین جانب سے گذرنیوالی دشمن کی ایک بڑی فوج جلد عقب مین پہونچ
جائیگی اور اپنی قلیل التعداد فوج پر نظر کرکے عین زارہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا
جب نشاطیے کے احکام عربون کو سنائے گئے تو انھون نے چلاچلا کر
مخالفت کی کیونکہ یہ بیاباں جنگجو دشمن پر غالب آچکے تھے اسوجہ سے واپسی
کے خیال کو سرے سے ہی ناپسند کرتے تھے بہر نوع اولاً چار بجے شام کے
ترکی کیمپ کے ترپ بطور رہل قدمی موجودہ کیمپ کو روانہ ہوئے اور پھر تو سلسلہ
بندھ گیا چونکہ ترکون کو اپنے حملہ آورون کی نسبت معلوم تھا کہ وہ کس مادہ سے
بنے ہوئے ہین اس لیے ان کی جماعتین ایک خاص قاعدہ کے ساتھ بدون

گھبراہٹ اور جلدی کے باطمینان تمام یکے بعد دیگرے روانہ ہوتی رہیں حتی کہ اسٹاف اور ایک حصہ فوج نے صبح تک اس سلسلہ کو جاری رکھا مگر اطالیون کی پندرہ ہزار فوج نے کسی ایک جماعت کا بھی تعاقب نہین کیا اور نہ انکا راستہ روکنے کی کوشش کی معلوم نہین کہ اس موقعہ پر اُن کی کیولری کیا کر رہی تھی جس کا فرض تھا کہ وہ راستہ روکتی اور تعاقب کرتی کیا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے کہ یورپ کی کوئی فوج باستثنا اطالیون کے فی الحقیقت اپنے دشمن کی ایک چھوٹی سی تعداد کو کھلے ہوے میدان مین کھلے بندون نکلجانیکی بعد اس امر کی کوشش کیے ہوئے اجازت دیتی کہ اون کے واپسی کے سلسلہ کو اپنے رسالہ کے پیہم حملون سے منقطع کرے۔

جب حریف کے بخیر و عافیت عزیزیہ پہونچ جانیکا یقین ہوگیا تو اطالیہ کے پندرہ ہزار جنگجو خالی کیمپ پر ٹوٹ پڑے اور وہ توپین چند بستر اور بعض فرنیچر کی چیزین جنھین ترک خود ترک کرگئے تھے بزعم خود چھین لین معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کی چھوڑی ہوئی توپون کے حاصل کرنے مین اہل اٹلی ہمیشہ بڑی جرأت اور ہوسناکی سے کام لیتے ہین چنانچہ اطالین ان توپون کو بھی اپنے دشمن سے کئی ہفتہ تک برابر چھینتے اوران کی تصویرین اتارتے رہے ورنہ اصل واقعہ یہ ہے کہ صرف آٹھ میدانی توپین جو اُن کے ہاتھ لگین قبل انخلائے مین ازراہ دانشمندی بیکار کردی گئین تھین اور جنھین ترک اسوجہ سے چھوڑ گئے تھے کہ انکے پاس اُن کا گولہ بارود ختم ہو چکا تھا اور اس صورت مین وہ ترکون کے لیے بیکار تھین ثانیا یہ بالکل ناممکن تھا کہ ریت بدریہ توپین کھینچی جاسکتین کیونکہ طرابلس مین پندرہ پونڈ وزنی گولا پھینکنے والی توپ کو اوسیس گھوڑے کھینچتے ہین اور بیسیون آدمی اُسکے چڑھانے کے لیے درکار ہوتے ہین۔

بظاہر نشاط بے کو عین زارہ اُن آثار کی وجہ سے چھوڑنا پڑا جنسے پایا جاتا تھا کہ اس کا بیسرہ دشمن کے حلقہ مین آجائیگا لیکن ایک بڑی اور زبردست وجہ یہ بھی تھی کہ ترکون کو جلد یا بدیر عین زارہ ترک کر کے اور زیادہ اندرون صحرا مین ہٹ جانا لازم تھا کیونکہ بحری توپون کی مسلسل اور ہر وقت کی گولہ باری سے عثمانی فوجون کو چوبیس گھنٹے مین کوئی وقت ارام کا نہین ملتا تھا گو مسلمہ طور پر عرب دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے قربت کو پسند کرتے ہین مگر وہ شیطانی گولونکی بارش کے عادی نہین ہین درحقیقت وہ گولون کی نقصان رسانی سے اسقدر متاثر نہین ہوتے جس قدر اس کے لوازمات سے چونکنے اور بیچین ہوتے ہین اور سچ بھی یونہین ہے کہ کتے کی طرح گولے کی بھونک اسکے کاٹنے سے زیادہ پریشان کن ہے میتے انھین جوش سے بارہ انچ قطر کے شق ہونیوالے گولے کا خوفناک طریقہ سے گرنے اور ریت مین ایک وسیع گڑھا کر دینے کا حال بیان کرتے سُنا ہے جس نے کسی شخص کو بھی نقصان نہ پہونچایا تھا اور جس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ غریب بدوؤن کے زخمی کرنیکا یہ طریقہ کثیر المصارف تھا۔

موجودہ ترکی کیمپ واقع عزیزیہ بحری توپون کی دست رس سے باہر ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھہ لینا چاہیے کہ ترکون کا عملی قبضہ بہت بڑے حصہ سے اُٹھ گیا ہے کیونکہ انکی چوکیان کیمپ کے جانب ساحل سمندر بہت دور تک پھیلی ہوئی ہین جس کا کسیقدر اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اُن کی وساطت سے ۲۰ جنوری کو غرغریش پر کامیاب حملہ کیا گیا تہا جہان اطالیون کو بھاری جانون کے نقصان کے ساتھ اس مٹی کے زیر تعمیر حفاظتی ذرایع سے پسپا کر دیا گیا جو ان بیرون موضع بنائے جا رہے تھے قبل ازین ایک اور کامیاب حملہ بنی عشیہ پر کیا گیا تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ ترک پُرشوق طریقہ پر اُن

فوجون سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہین جو اطالوی جنرل ان کے مقابلہ مین بھیج سکے
۱۷ دسمبر کو ہیڈ کوارٹر مین یہ ضروری خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنے داہنی
جانب پیشقدمی شروع کردی ہے لشا طے بے معہ استاف کے فوراً سنت بنی آدم
کو روانہ ہوگئے یہ خبر صحیح تھی چنانچہ بعد طلوع آفتاب ایک اطالوی کالم اپنی خندقون
سے نکلکر اولاً جانب مغرب غرغریشس جانیوالی سڑک پر ٹھیرا بعد ازان یہ دشمن کا پتہ
لگانیوالا برگیڈ جو سالم پچاسوین پیدل رجمنٹ نمبر ۹ ہوپت کا بچہ ۔۔۔ رسالہ کے چار
اسکواڈرن اور ایک خچر باتری پر مشتمل تہا پہونک پہونک کر قدم رکھتا ہوا منصور
پہونچا جہان ترکون کے ایک چھوٹے سے ناکہ پر صرف چار آدمی قابض تھے
اطالیون نے منصور پر قبضہ کرکے تارگہر تباہ کر دیا اور تار کاٹ ڈالا جس کی وجہ
سے تار کا تعلق زوارہ سے ٹوٹ گیا تھا لیکن بعد مین مرمت کرکے اس نقصان
کی تلافی کردی گئی دنیا مین صرف اٹلی ہی کی ایک ایسی فوج ہے جسکو دو مہینے
کی خاموشی کے بعد اس معمولی کام کے سرانجام دینے کی توفیق نصیب ہو سکی ۔
اس مہم عظیم کی سرانجام دہی کے بعد یہ برگیڈ آہستہ آہستہ منصور کی جانب
جنوب بڑھا جہان یکایک اُس نے اپنے آپ کو ایک ترکی چوکی کے سامنے پایا
جس پر بیس باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تعینات تھے جن مین سے ایک
ترک بغرض اطلاع دہی روانہ جانب سنت بنی مریم ہوا اور باقیماندہ انیس[19]
نے اپنی جگہ پر قائم ہوکر دشمن پر آگ برسانا شروع کی جس کی تاب مقاومت
نہ لاکر یہ ساری بہادر فوج پیچھے کیجانب ہٹ گئی جسوقت اس عجیب وغریب بہادری
کی اطلاع پہونچی ہے اسوقت مین خود ترکی فوجون مین موجود تھا یہان افسر
سے لیکر ایک معمولی سپاہی تک تمام فوجیون کو اپنے حریف کی جبلی بزدلی کا
حال سنکر بہت بڑی خوشی ہوئی اور ہم سب کی یہ تمنا تھی کہ دشمن جانب

سنت بنی مریم پیشقدمی کرے مگر بہ خوش قسمتی ہمین نصیب نہین ہو سکی دشمن نے
مجہر باتری سے صرف پندرہ گولہ صحرا پر پہینکے جو کیمپ سے بقدر ایک صفر از کر
دور رہ جانے کی وجہ سے سب کے سب بیکار ہو گئے ہمین اسی رات
یہ معلوم ہوا کہ صنصنوؔ سے اطالین ہٹ گئے اور اپنی خندقون کی پناہ
مین چلے گئے ہین ۔ نامہ نگار مارننگ پوسٹ متعینہ مالٹا اس دشمن کی
پتہ لگانیوالی فوج کی نسبت یطور رخاکہ بیان کرتا ہے کہ اس پیشقدمی سے
طرابلس مین مغربی جانب سے داخل ہونیوالے سامان ممنوعہ جنگ
کا آئندہ کے لیے سد باب کرنا مقصود تھا لیکن اس نے اس کی تاویل نہین
کی کہ روانگی اور واپسی صنصنور اور پندرہ گولون کا ضایع کرنا کس طرح فائز المرام
بنا سکتا ہے۔

ترکی کیمپ کے عزیزیہ منتقل ہونے کے بعد ۱۶ ردسمبر تک ایک طرف
تو سنت بنی مریم مین رفتہ رفتہ عربون کی ایک بڑی تعداد غالباً شہر طرابلس
پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہوتی رہی اور دوسری طرف احمقانہ طور سے
اپنے آپ کو محفوظ اور دشمن کو مرعوب خیال کرکے اطالوی افسر اور نامہ نگار
بحیرب زبانی کہتے رہے کہ صمارے کوہ غاریان پہونچنے تک کوئی جنگ واقع
نہوگی عین زارہ کو سینکڑون تختون کی ایک دوہری باڑ قایم کرکے اور
درمیانی حصہ کو ریت اور پتھرون سے بھر کر ایک چھوٹا سا قلعہ بنا لیا گیا
تھا جس کی حفاظت پر کم از کم چودہ ہزار اطالین فوج تعینات تھی یہ صحیح ہے
کہ طوفان خیز موسم کی وجہ سے ہوائی جہازون کو ایک ہفتہ تک اڑنیکا موقعہ
نہین ملا لیکن اس صورت مین اطالوی رسالہ کو دشمن کا پتہ لگانا ضروری تھا
انہین کوتاہیون کے باعث اطالین معلوم نہ کر سکے کہ ترکون کی فوجین ایک

لمحہ کو بھی بیکار نہیں رہیں اور دشمن کے قریب ہی عین زارہ سے جانب جنوب صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر بڑھکر آ چکین تھیں ماسوائے اس کے وقت امتحان اطالیون کا یہ خیال کہ ترکون کی کمزور چوکیان جو عزیزیہ اور عین زارہ کے درمیان واقع ہین انکا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں بہت بُری طرح غلط ثابت ہوا۔

اپنی ۱۹ دسمبر کی پیشقدمی کی بابت اطالیون کا بیان ہے کہ ۱۰ تاریخ کو پانچ داد خواہ عرب ترہونہ کی جانب سے عین زارہ پہونچے اور انھون نے بیان کیا کہ ہمپر اندرون ملک کے جمع ہونیوالے بدوون نے ظلم کیا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا یہ عرب فی الحقیقت اپنے ملک پر حملہ کرنیوالون سے طالب امداد تھے یا ترکون کی جانبداری مین اطالیون کو کوئی نقصان پہونچانا چاہتے تھے بہر حال انھین ۱۹ تاریخ کی پیشقدمی کی راہ نمائی کا اعزاز بخشا گیا اور قبل طلوع آفتاب بسرکردگی جنرل فارا ایک بہت بڑی ایسی فوج جو پیدل کے تین بٹالین رسالہ کا ایک اسکاڈرن خچر باٹری کی تین توپون اور بہت سی میکسم توپوں پر مشتمل تھی عین زارہ کی خندقون سے نکل کر جانب جنوب روانہ ہوئی جس کے ساتھ پیدل رجمنٹ برساگ لیری نمبر گیارہ کا بھی کچھہ حصہ تھا مینے بچشم خود اس فوج کی کراچی کو ترکی کیمپ واقع عزیزیہ مین دیکھا ہے اس پیشقدمی کا مقصود چھوٹے سے نخلستان موسومہ پیرطیروس کے ڈاکوون سے پاک کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانیکا تھا لیکن خلاف مقصد واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی شروع ہی سے اس کالم کے ہمراہ تھی ترہونہ کے راستہ کو جو ریتیلے لق ودق صحراءین سے گذرتا ہے حافظہ مین رکھنا مشکل ہے اور غیر ملکی کے لیے مشکلتر اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ داد خواہ عربون مین سے تین شخصون کی نعشیں جنھون نے اطالیونکی

راہ نمائی اختیار کی تھی گویون سے چھدری ہوئی پائی گئین اور قیاس چاہتا
ہے کہ اپنے راہ نماؤں کی فریب دہی کا یقین کرکے اطالیون نے انھین گولیون سے
اڑا دیا ہوگا۔ حاصل کلام وہ ریتیلا لق ودق صحرا تھا اور بدون راہ نما کے گم کردہ
راہ بدنصیب اطالین بار بار راستہ بھولا جاتا تھا اور اس مشکل سے نجات پانیکی
کوشش مین جگہ بجگہ پہونچکر پھر لوٹنا پڑتا تھا اس لا حاصل آمدورفت سے
تمام فوج مایوس اور محنت شاقہ سے چکنا چور ہوگئی ترکون کو قندق بنی عشیر مین
دشمن کی پیشقدمی کا حال معلوم ہو چکا تھا اور جبکہ ایک کمک کے ذریعہ سے
جو جانب مغرب مقیم تھی قندق بنی عشیر کے عربون کی تعداد مین اضافہ ہوگیا
تو انھون نے درماندہ اطالین فوج سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی عرب ایک
ریت کے ٹیلے سے دوسرے ٹیلے پر ایک ایک کرکے پہونچتے جاتے اور جب دشمن
زور پر آتا جاتا فائر کرتے جاتے تھے جیسے جیسے سورج کی روشنی گھٹنے لگی عربونکی
قوت اور حملون کی تعداد ترقی کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی اطالیون کی تعداد
اور ہمت گھٹنے۔ سب سے زیادہ مشکل یہ درپیش تھی کہ اطالین اپنے نہ دکھائی
دینے والے پھرتیلے دشمنون کو کوئی سزا نہ دے سکتے تھے۔ اسی حالت مین غالباً
اطالوی کالم کو ترکی فوج متعینہ بنی عشیر کے پہلو پر پہنچا دینے کے قصد سے کرنل
فارا چند کیلومیٹر آگے بڑھکر بائین جانب لوٹ پڑا مگر اس کے ساتھ ہی عربونکی
جنکی امداد پر چند ترکی باقاعدہ فوج کے جوان بھی موجود تھے رائفلون کے منفردانہ
گر متواتر فائر زیادہ کارگر ثابت ہونے لگے۔ اور دشمن اپنی رفتار پیشقدمی مین
سست۔ آخر کار وہ ایک جگہ ٹھہر گئے اور اُسکے بعد ہٹنا شروع کیا لیکن دشمن
نے اسوقت بھی فاصلہ سمت اور وقت کے پہچاننے مین غلطی کھائی یہان
دسمبر مین ساڑھ چار بجے سورج غروب ہو جاتا ہے اور جس کے ایک گھنٹہ بعد

تمام صحرا تاریک بدقسمتی سے اس رات چاند بھی نہین تھا صرف بجلی کی چمک یا رائفلون کے فائرون سے کبھی کبھی روشنی ہو جاتی تھی غرضیکہ ان مخالف حالات و واقعات کی بدولت اطالین رہا سپاہی نشان راہ کھو بیٹھے اس موقعہ پر ندچوکنے والے ترکی کمانڈر نے اپنے عرب مددگارون سے اُن کے منفردانہ حملون کی نوعیت بدلکر زیادہ بیش قیمت کام لیا جنھین جماعتون مین تقسیم کرکے دشمن کے پہلوؤن اور پشت پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا سو فٹ اٹلی والونپر چارون طرف سے حملے ہو رہے تھے لیکن دشمن کی بندوقون کے فائرون اور توپ کی گرج کو اللہ اکبر کی آوازون سے دبا دینے والے حملہ آور بہت کم دکھائی دیتے تھے بدقسمتی سے اس نازک حالت مین حواس باختہ اطالیون نے اپنا جی چھوڑنا شروع کردیا لیکن انکا کمانڈر ریٹا ہر ایک ایسا شخص معلوم ہوتا تہا کہ جس کے حواس خراب نہین ہوے تھے اس نے اور اس کے افسرون نے جس طرح بھی ممکن ہوسکا اپنے سپاہیون کو ایک بلند مقام پر پہونچنے تک سنبھالے رکھا جہان کرنل فارا کے ارادہ کے مطابق رات گذارنے کے لیے خندقین کھودین اور ہر قسم کی توپین اتار لی گئین۔

اس قیام گاہ مین بھی اطالیون کی حالت مایوسانہ تھی ساتھ منتخب جنگدیدہ جنگجو فدائیون کی ایک عمدہ جماعت نے ہوشیاری اطالیون کے بائین جانب گذرکر پہاڑی کے شمالی راستہ پر قبضہ کرلیا اور دوسری فوج بڑھکر پہاڑی کے جنوب کا محاصرہ۔ اس صورت مین محصور اطالیون کے نکلنے کے لیے صرف ایک تھوڑی سی کھلی ہوئی جگہ پہاڑی کے مغرب مین بصورت راستہ باقی تھی جسپر نصف شب تک بوجہ کمی تعداد عرب قبضہ نہ کرسکے تھے اس راستہ کا علم دشمن کو اس نادر موقعہ سے معلوم ہوا کہ بدرساگ لیری فوج کا ایک

نوجوان نن کمیشنڈ افسر بغرض خرید و فروخت شہر طرابلس گیا تھا اور
کسی نامعلوم وجہ سے اپنی بٹالین کی روانگی کے وقت تک عین زارہ نہ پہونچ
سکا آخر ہمت باندھکر اپنی بدقسمتی پر روتا ہوا تنہا صحرا کو چل نکلا خوش قسمتی اور
فائرون کی آوازون کی راہ نمائی کرتی رہین حالانکہ بالکل اندھیرا ہو چکا تھا لیکن خوش
نصیبی نے اسی راستہ سے جو خالی رہ گیا تھا منزل مقصود پر پہونچا دیا
اس کی آمد نعمت غیر مترقبہ سمجھی جاکر بڑی خوشی منائی گئی۔ کیونکہ اب تک جنرل
فارا اور اسکے افسرون کا خیال تھا کہ عربون کی تعداد کثیر نے انھین مضبوطی کے
ساتھ چارون طرف سے گھیر رکھا ہے۔ یہ بہادر اور سمجھدار افسر کمک لانیکے
لیے عین زارہ پھر واپس ہوا مگر وہ ابھی چھ سَو قدم بھی نگیا تھا کہ ایک عرب کی
گولی سے اسکا گھوڑا زخمی ہوکر گر پڑا وہ کسی ترکیب سے پھر اپنی فوج مین واپس
آیا اور ایک دوسرا گھوڑا لیکر پھر اسی راستہ سے واپس ہو گیا جسپر ابھی تک
کوئی نگرانی قائم نہین ہو سکی تھی اثنا رراہ مین اتفاقاً تاریکی کی وجہ سے اُس کا گھوڑا
ٹھوکر کھاکر گر پڑا اور پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی اب مجبوری اس افسر کو تھوڑی دیر
پیدل چلنا پڑا تھا کہ برساگ لیری کا ایک پٹرول ملگیا اور اُن سے اِس
نن کمیشنڈ افسر نے تیسرا گھوڑا حاصل کرکے عین زارہ کے جنرل کو اپنی
فوج کی خوفناک حالت سے مطلع کیا۔ یہ نوجوان نن کمیشنڈ افسر بجلدوے
خیر خواہی و بہادری ہمارے وکٹوریہ کراس تمغہ کے مساوی الاعزاز تمغہ مخرجہ
افواج اطالیہ پانیکا مستحق ہے۔

پہاڑی پر اطالین فوج یہ تمیز نہ کرسکنے کے باعث کہ ہمارا دشمن کہان ہے
اپنا بھاری توپخانہ کارآمد طریقہ پر استعمال نہین کرسکتی تھی ایک طرف عرب
برابر چارون طرف سے گولیان برسا رہے تھے تو دوسری طرف دشمن

کے مجروحون و مقتولون کی تعداد لحظہ بلحظہ بیش سے بیشتر ہوتی جارہی تھی۔ بہر
دشمن کا پتہ لگانیوالی بڑی فوج جو قبل از علی الصباح عین زارہ سے عربون
کو سزا دینے کے لیے روانہ ہوئی تھی خود عربون شکار ہو گئی علاوہ ازین
اطالیون کو مایوسی نے بھی گھیر رکھا تھا جس کی وجہ سے اُن کے زندہ سپاہیون
کی حالت لحمہ بلحمہ بد سے بدتر ہونے لگی۔ کرنل فارلنے قیام کے لیے
بہت اچھی جگہ منتخب کی تھی جو خندقین کھودکر خوب محفوظ کر لی گئی تھی اور
میکسم توپون کے چلانے کے لیے میدان بھی موزون تھا۔ مگر اسکی توپین
قطعی چپ چھوڑ چکی تھین اس لیے کرنل باوجود شب گذاری کے ارادہ کو واضح
طور پر بیان کر دینے کے حالات کے لحاظ سے مجبور ہو گیا کیونکہ اس کے سپاہی
بطور نافرمانی کمزوری ظاہر کرتے ہوئے عین زارہ کا رخ ظاہر کرنے لگے اور نوبت
یہان تک پہونچ گئی کہ مصلحتاً احکام بعدین صادر ہوتے تھے اور عمل پہلے
آخرکار بیقاعدگی کیساتھ شمال کی طرف اطالین بھاگ نکلے اور اس بقیتہ السیف
فوج کو علی الصباح وہ کمک ملی جو عین زارہ سے بھیجی گئی تھی اور اس کے
چھ گھنٹہ بعد یہ لوگ اگر کہا جا سکے تو بخیریت اپنے کیمپ مین پہونچے۔

یہ نہایت مشکل ہے کہ اس خوفناک لڑائی کے اطالوی نقصانات
کا صحیح اندازہ کیا جا سکے زمانہ حال کے کسی جنگ مین بھی نقصانات کی صحت
کے باب مین ایسی بے پرواہی سے کام نہین لیا گیا ہے جیسا کہ طرابلس
مین لیا جا رہا ہے ترکی افسرون کو مجبوراً بعض اوقات مین دیسی عربون کے
بیانات پر اعتبار کرنا پڑتا ہے اور عرب عادتاً ہر ایک بیان مین اسقدر
مبالغہ کرتے ہین کہ سُننے والا حیران رہجائے۔

۱۶ دسمبر کو عزیزیہ مین ایک عرب نے آکر صاف طور پر بیان کیا کہ وہ اور

ایک اور سپاہی حمص سے ایک سرکاری مراسلہ لیکر بھیجے گئے ہیں جسمین دشمن سے حمص واپس لینے کا حال درج ہے سپاہی کا گھوڑا گر کر لنگڑا ہوگیا اور اُس نے مجھے سرکاری مراسلہ نہین دیا بلکہ کچھ عرصہ بعد وہ خود ہی آجائیگا۔ دوسرے دن وہ سپاہی بھی آگیا لیکن اُس کے پاس کسی قسم کا مراسلہ نہین تھا۔ یہ تمام حکایت جیسا کہ منشی جی نے غصہ سے کہا ایک عربی خبر تھی۔ اس لیے اطالوی نقصانات یا ترکی فتوحات جب عربی ذرایع سے معلوم ہون تو خیال کرلینا چاہیے کہ اُن مین ضرور شاعری سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن یہ لڑائی اور ہزیمت اُس مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہوئی تھی جہاں پر مین مقیم تھا۔ دوسرے دن ترکی افسرون سے عند اللہ دریافت معلوم ہوا کہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق کئی ہزار اطالوی پیدل اور گولنداز ہلاک ہوئے ہین۔ یہ مسلمہ ہے کہ دسمبر مین ان افسرون کے پاس کسیقدر صحت سے نقصانات کے معلوم کرنے کے ذرایع موجود تھے۔ مشاہدہ کی بنا پر مین جو کچھ کہہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ دوسو اطالوی رائفلین معہ گولہ بارود کے ذخیرہ کے عرب جمع کرکے لائے تھے اور بوٹون بیٹیون وغیرہ کے ڈھیر بازار مین بیچنے کے لیے لگادیے گئے تھے یہ چیزین یا تو مُردون کے جسم سے اوتاری گئین تھین یا میدان جنگ مین پڑی ہوئی پائی گئین تھین مال غنیمت مین ایک ڈیڑھ سو پونڈ کا قیمتی ذخیرہ دواؤن اور نشترون کا بھی تھا جس کو ایک جاہل عرب نے چند فرانک مین بیچ ڈالا ترکون اور عربون کا مجموعی نقصان جسے اطالوی بہت بھاری اور اپنے نقصان سے زیادہ بتلاتے ہیں حقیقتاً گیارہ شہید اور چالیس مجروحون پر مشتمل ہے۔ شہیدون کو دفن کردیا اور

اور زخمیون کو عزیزیہ کے بڑے ہسپتال مین بھیجدیا گیا۔ نقصان کا بڑا حصہ فیرا نیون کے حصہ مین آیا جو اکثر اوقات اطالیون پر صرف پچاس میٹر کے فاصلہ سے بندوقین چلاتے تھے۔

زخمیون مین عزیزیہ تک ہمراہ آنیوالا میرا سابق ملازم محمد باشندہ مدنین بھی تھا جو ایک نوکر کی حیثیت سے گستاخ اور بیکار تھا لیکن بحیثیت ایک شجاع اور شہسوار ہونے کے قواعددان کارآمد سپاہی تھا کیونکہ وہ ٹیونس مین فرانس کی فوج کا ممبر رہ چکا تھا عرب جماعتون کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے زمانہ گذشتہ کا کفارہ ہوگیا تھا اور میری نظرون مین کسی قدر باوقعت جب مین بغرض عیادت ہسپتال گیا تو مجھ سے اُسنے معمولی خوش بیانی کے ساتھ اپنے اطالیون کے نزدیک سو میٹر تک پہونچنے اور ایک شخص کو جو تنہا کھڑا تھا گولی مار کر گرا دینے کا حال بیان کیا جو غالبًا کوئی افسر تھا اس کے بعد محمد خود ایک گولی کے بدون ہڈی توڑے ہوئے ران مین لگنے سے زخمی ہوگیا۔ وہ حسب معمولی خوش تھا کیونکہ اسکو بظاہر اطالوی نازک گولی سے کسی قسم کی تکلیف نہین معلوم ہوتی تھی اور اس کی کسیقدر گستاخانہ خوش فعلیان اُس عمر کے افسر کے معزز حوصلہ سے مختلف تھین جو پاس ہی کے بستر پر دونون پہلوؤن مین ایک گولی کے زخم کر دینے کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا محمد باوجود زخمی ہونے کے بطور مال غنیمت ایک تھیلی معمور سا ٹھ کارتوس اور ایک اطالوی رائفل اپنے ہمراہ لایا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد شفا پاکر ٹیونس واپس جائے گا

اگر عین زارہ مین پانچ عربون کا پہونچنا ترکون کا ایک کارآمد فریب تھا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کسی فوجی پھندے مین اطالیون سے

زیادہ سادہ لوح دشمن کبھی پھنسا ہو بہر نوع اس مصیبت نے اٹلی والوں کو
ایک اور سخت سبق پڑھایا اور انھیں معلوم ہو گیا کہ صحرا مین انکی فوجونکی
پیشقدمی کیا معنی رکھتی ہے کرنل فارا کی تمام فوجی بربادی عربون کے کارتوس
خالی ہو جانے کی وجہ سے عمل مین نہ آسکی عرب اپنے کارتوس اپنی اپنی مرضی
کے مطابق بُری طرح ضائع کرتے ہین اور آتشبازی کے متعلق جو
احکام صادر کئے جاتے ہین بوجہ اجنبیت اُنپر کاربند نہین ہوتے رات کے
وقت اس جنگ مین عملی طور پر ہر ایک کارتوس خالی ہو جانے کے
باعث سکون پیدا ہو گیا تھا مگر اس کا ذکر دلیر اطالوی اپنی موافقت
مین کرتے ہین اور اپنی ڈراونی ہزیمت کی تلخی کو کم ظاہر کرنے کے لیے
حسب معمول اصلی واقعات اور نقصانات کو چھپاتے ہوئے
تجاہل عارفانہ ترکون و عربون کے شرکا جنگ کی تعداد کے متعلق مین صرف
یہ کہہ سکتا ہون کہ باقاعدہ ترکی فوج کا جو تخمینہ پانچسو سے ہزار تک ایک
تجربہ کار نامہ نگار مسٹر بنٹ پرلے نے کیا ہے وہ سراسر غلط ہے اطالوی
افسرون پر اس شکست فاش کے گہرے اثر پڑنیکا اندازہ کسقدر اس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ اگرچہ کرنل فارا نے اپنے آتشبار اسلحہ کا استعمال
بہتر طریقہ پر کیا اور اپنی باقیماندہ فوج کو خطرہ عظیم سے بچالانے مین کامیاب
ہوا مگر اُسے جب جنرل کے عہدہ پر ترقی دی گئی تو اس کے ساتھ ہی عین زارہ
کی فوجی خدمات سے سبکدوش کر دیا گیا۔

اپنی خوش قسمتی سے بعض اطالین رات کی تاریکی مین عربون کے
چاقوؤن اور گولیون سے بچکر اور ایک دفعہ اپنی خندقون اور بحری توپون
کی حفاظت مین پہونچ گئے مگر دنیا کی کسی قوم نے اطالیون سے زیادہ

بے پرواہی انجیل مقدس کی اِس آیت سے نہین برتی کہ جو شخص لڑائی کرنا چاہے اُسے پہلے لڑائی کا اندازہ کر لینا چاہیئے۔
سرحد ٹیونس سے ترکی کیمپ کے دو راستے مخصوص ہین جنوبی سڑک جو سرحد کو جانب دیہیات عبور کرتی ہوئی براد نالوت اور غاریان عزیزیہ پہونچتی ہے بمقابلہ بنی غروان والے دوسرے راستہ کے بقدر تین منزل کے زیادہ فاصلہ رکھتی ہے مگر اطالوی دست درازی سے بہ نسبت بنی غروان والے راستہ کے زیادہ محفوظ اور کوہستانی درختون اور پانی کے جا بجا ملنے کی وجہ سے زیادہ خوش منظر و آرام دہ ہے بوجہ اس کے کہ بحالت جنگ راستہ کا دلچسپ ہونا نہونا حفاظت کے مقابلہ مین قابل قبول نہین راستہ کی خوشنمائی سے قطع نظر کرکے بھی بخیال حفاظت دیہیات والے راستہ کو ہی اختیار کرنا چاہیے تھا جیسا کہ مینے بھی اطالیون سے نقصان پہونچ جانیکا احتمال ظاہر کیا ہے لیکن عثمانیون کو بہت ہی تھوڑے تجربہ سے معلوم ہوگیا کہ ساحلی راستہ پر گذرنے مین اپنے ناقابل دشمن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے کام مین لایا جانیوالا راستہ سمندر سے صرف چند گز کے فاصلہ پر میلون تک ساحل کے متوازی چلا گیا ہے جس پر دھوئین سے فضاء عالم کو تیرہ و تاریک کرنے والے اٹلی کے جنگی جہازون کی موجودگی مین نت نئے مال و اسباب سے لدے پھندے نذر کاروان اور ادھر سے اودھر منتقل ہونیوالی بہادر عثمانی فوجین باطمینان تمام آہستہ آہستہ قطع منازل و طے مراحل کرتی رہتی ہین اس سے زیادہ ناقابلیت کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ یہ سب کچھ اطالوی جنگی جہازون کی توپون کی زد مین ہوتا رہتا اور اسپارہ

مین اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کی ایک اول درجہ کی بحری طاقت
ایسی کمزور ہے کہ قلیل التعداد دشمن کے ایسے کاروانی راستہ کو جسکا کھلا رہنا
دشمن کی بڑی تقویت کا باعث ہے باوجود وسعت رس بند نہین کر سکتی
اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اطالوی تواد اندازون نے اس راستہ
پر سینکڑون شن ہو نہ ولے گولے نہ برساے ہون گے نہین بوغماش سے
عزیبات تک ساحل سمندر کے قرب و جوار کی آراضی پھٹنے والے گولے اور
گولیون سے ایسی خراب ہوگئی ہے کہ بلا مبالغہ اس مین حل جوتا ہوا معلوم
ہوتا ہے لیکن سمندر کے کنارہ پر کوئی شخص بھی اس بیہودہ اور غیر قادر اندازانہ
گولہ باری کو ذرا بھی خیال مین نہین لاتا کیونکہ شاذ و نادر کوئی گولا کسی چیز سے ٹکراتا
تھا حتی کہ کسی ایک آدمی کو بھی خفیف سے خفیف زخم بھی نہین پہونچا
شتربان پھٹنے والے گولے کے غلط نشانہ پر گر کے بیکار جانے پر قہقہہ
لگاتے تھے اور ترکی امنسر خوش ہوتے تھے کہ یہ غیر ثمر دار مصرف اطالوی
ٹیکس دہندون کے نیگ لگایا جا رہا ہے۔ غرضیکہ یہ عظیم الشان گولہ
باری قطعی طور پر غیر مؤثر ثابت ہوئی اور گو سرحدی چوکیون سے ایک
پھیر کا راستہ اختیار کرنے پر جنگی جہازون کی نظر اور زد سے دور رہکر
بحفاظت و اطمینان طے کرنا ممکن تھا۔ لیکن گولہ باری کے خوف سے کبھی
کسی شخص نے اس راستہ کو ترک کرنے کی دقت گوارا نہ کی۔

اخبار طان کے نامہ نگار نے جو عزیزیہ مین ہمارے ساتھ مقیم تھا غربی
ساحل سے اس گولہ باری کا حال لکھتے ہوئے اطالیون کا خوب
خاکہ اوڑایا ہے۔

۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے اطالوی اُن عربون کے خوف سے جو بمقام

عزیلات کلز تک سمندر کے پانی مین دُور اتے ہوے چلے گئے تھے تاکہ دشمن
پر قریب سے فائر کر سکین فاصلہ سے ہی ایسی چھیڑ چھاڑ کرتے رہے جو جسقدر
پر مصارف تھی اسیقدر غیر مضرت رسان لیکن اُن مین ۵ اردسمبر کو خلاف
توقع یکایک ہمت پیدا ہوئی اور اُن کے جنگی جہازنے سرحد ٹیونس سے
پچیس میل آگے بڑھ کے اس قصبہ سیدی سعید پر قیام کیا جو اپنے بزرگ
صفات مدفون کی نسبت سے تمام طرابلس مین بنگاہ تعظیم دیکھا جاتا ہے
اور جس کا گنبد ایک اچھے نخلستان مین ریتیلے ٹیلے پر تعمیر کئے جانے کی
وجہ سے جبل اخضر کے برف کی طرح سفید نظر آتا ہے مقبرہ کے نیچے تھوڑی سی
کاشت ہوتی ہے اور تازہ پانیکا چشمہ بھی جاری ہے۔ اطالین ملاحون کی ایک
جماعت دخانی کشتی کے ذریعہ سے خشکی مین اُتاری گئی اتفاقاً ایک عورت نے
جو مقبرہ کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔ دشمنون کو خشکی پر اُترتے دیکھ لیا اور چند
آدمیون کو جلا کر جو کھیتون مین کام کر رہے تھے خبردار کر دیا۔ کھیتون کے مزدور
عربون اور اُن کے چند دوستون نے جو خوش قسمتی سے کہین پاس
ہی موجود تھے رائفلین اٹھالین اور ایک چھوٹی سی جماعت کی صورت مین
فوراً دشمنون کی جانب روانہ ہوئے۔ لیکن بہادر اطالین زیادہ انتظار
کی زحمت نہ گوارا کر کے جلد جلد دخانی کشتی پر سوار ہو گئے۔ اور یہ مرکب تری بھی
اپنے بہادر راکبون کی تقلید مین جسقدر جلد ممکن ہو سکا اپنے جنگی جہاد
کی طرف روانہ ہو گیا جس کی ساحرانہ دور زندگی مین ۱۵ دسمبر کا یہ عجیب
واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس نے بھینکے ہوئے بہت سے اور کل
پھٹنے والے گولے کھیتون کے ایک شعیدہ باز کی غیر مضرت رسان گولی
کی طرح مقبرہ سیدی سعید کے ریتیلے ٹیلون مین غائب ہو گئے۔

دوسرے دن ۵ بجے صبح اور دو اطالوی جنگی جہاز اسی مقام پر آموجود ہوئے۔ عرب پہلے ہی سے تیار تھے اور انھوں نے موسی بے کمانڈر زوارہ کے احکام کے مطابق ریتیلے ٹیلون مین چھپکر اطالیون کو خشکی پر اترنے اور بدون فائر کئے آگے بڑھنے کی اجازت دی۔ اُس حالت مین مینے دیکھا کہ اطالیون کے منتظر بیت کے ٹیلون مین چھپے ہوئے عربون کی آنکھین خوشی سے چمک رہی تھین اور وہ ہمہ تن اپنے دشمن پر قابو پانے کے خیال مین منہمک تھی جسے اس حالت کے خیال کے ساتھ اپنے پیارے کے ڈک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو بعض اوقات بغیر میری اجازت کے میرے ساتھ شکار مین چلا جاتا ہے اور ایسی صورت مین کہ مین اترتی ہوئی قازون کی تاک مین گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہون اور جھیل مین کوئی قاز پرون کو پھٹ پھٹاتی اور تیرتی ہوئی ہمارے قریب آجاتی ہے تو ڈک کا پھریری کے ساتھ رُوان کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑے جوش کی حالت مین جھانپنے لگتا ہے۔ ایسی حالت مین مجھے بجز اسکے کہ اُسے چشم نمائی کے ذریعہ سے خاموش رکھون اور کوئی چارہ کار نہین معلوم ہوتا۔ اسوقت عربون کی حالت دیکھ دیکھکر بار بار مجھے یہ مثال یاد آتی تھی۔ کہ وہ بھی موسی بے کی تربیت کی بدولت اور احکام کی تعمیل مین ریتیلے ٹیلون مین چھپے ہوئے پڑے تھے ورنہ ان کی انگلیان قبل از وقت دشمن پر فائر کرنے کے لیے کھجلا رہی تھین مگر مجبوراً انھون نے ایسے صبر سے کام لیا جس کا پھل میٹھا ثابت ہوا کیونکہ اولاً دشمن کی پہلی جماعت ایک افسر کی ماتحتی مین خشکی پر اتری بعد ازان دو اور جماعتون کو خالی کشتی نے اُتارا خشکی پر اُترنیوالے آدمیون کی تعداد کو ڈیڑھ سو کر دیا جنھون نے آہستہ آہستہ پیشقدمی شروع کی افسر

آگے آگے بار بار کھڑے ہوکر میدان اور دور کی پہاڑیون کو دوربین سے دیکھہ دیکھہ کر چل رہا تھا عین اُسیوقت جب اطالین جماعت نے کچھہ آگے بڑھکر رینیلے ٹیلو پیر چڑھنا شروع کیا عربون نے فائر کرنے شروع کیے افسر ایک زخم کی وجہ سے زمین پہ گر پڑا اور دوسری گولی کھاکر فوراً مرگیا اس کا اثر ماتحتون پہ بہت بڑا پڑا اور یکایک ڈیڑھ سو آدمیون کی بے سری فوج بحالت خوف باخستگی دُم دباکر جانب ساحل بھاگ نکلی عین کے تعاقب مین صرف چونتیس ۳۴ عرب باوجود ممانعت دور تک گئے۔ ملاح اپنے افسر اور چھہ مردہ اور زخمیون کو اٹھا کر لے گئے۔ لیکن میدان مین پچاس کرائل اور پیلچے تین سو کارتوس اور ملاحون کے ٹوپیون کی ایک معقول تعداد چھوڑ گئے عثمانیون مین سے صرف ایک عرب گولی سے زخمی ہوا جس کی وجہ سے اُس کے گال کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اطالیون کی یہ پہلی اور غالبًا یہ ہی سب سے آخری کوشش تھی جو تزکون کے ساحلی راستہ کو خشکی پہ اُتر کر مسدود کرنے کے لیے عمل مین لائی گئی تھی اور جیسکا اخلاقی اثر عربون کے حق مین بہت بُرا اور بہت اچھا ظاہر ہوا

حمص۔ طبروق۔ درنہ۔ اور بنی غازی وغیرہ پر جو جنگی کارروائیان متخاصمین کی جانب سے عمل مین لائی جارہی ہین اُن کے متعلق صحیح اطلاعین بہم پہونچانا دشوار ہے۔ انور بے تقریبًا ابتدار جنگ سے عثمانی افواج موجودہ بنی غازی کا کمانڈر ہے اور وہ عربون کی ایک بہت بڑی تعداد کے جمع کرنے مین کامیاب ہو چکا ہے باوجودیکہ اطالیون کے دو زبردست ڈویژن ساحل برقتہ الحمرا کے دو شہرون پر قابض ہین لیکن بحالت ظاہر اُن کی فوجین محصور کی حیثیت سے زیادہ

رقبہ نہین رکھتین اور نہ وہ اپنے محافظتی مقامات کو بحری توپون کی زد سے آگے بڑہا سکتے ہین اطالوی لائنون پہ غضبناک حملون مین عربون کو جو نقصانات پہونچے اُن مین سے ایک سب سے زیادہ سخت لڑائی مین الوزبے کے نقصان کی تعداد تلو تک پہونچ چکی ہے اِس کے مقابلہ مین روما کے افراط تفریط کی چاشنی سے شیرین کی ہوئی خبرون سے پڑہنے والے کو بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ برقتہ الحمرا کے قبضہ وسعت کو شہر کی دیوارون سے آگے نہ بڑہا سکنے والے اطالیون کا نقصان اس سے کہین زیادہ ہو چکا ہے اور روز بروز اور زیادہ ہوتا جا رہا ہے جسکا اندازہ اس واقعہ سے جس کی صحت کا مین ذمہ وار ہون بخوبی ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ لڑائی مین ایک میدانی توپ کے چھین لینے والے عثمانیون نے سوا اطالیون کو بھی بآسانی زندہ گرفتار کر لیا یقینی طور پہ ان گرفتاریون سے پایا جاتا ہے کہ برقتہ الحمرا مین ترک فایق کا درجہ رکھتے ہین علاوہ اِس کے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برقتہ الحمرا مین عثمانی افسرون کی ہمتین اپنی فوجون کی مستقل مزاجی اور کامیابی سے بہت کچھ بڑھ گئی ہین۔

حمص کی ۱۵ دسمبر والی جنگ کی ابتدائی افواہین بیحوڑ اور حد سے زیادہ بڑہی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ لیکن مجھے جنگی صدر مقام پر پہونچکر معلوم ہوا کہ اس تاریخ کو بطور کمک

دو ہزار اطالوی حمص کے مغرب مین
اُترے اور معہ محصور فوج کے پیشقدمی
شروع کی مگر فوراً ہی ترکون اور عربون

کی ایک قلیل التعداد فوج سے حملہ کرکے نقصان کے ساتھ انھین خندقون تک پسپا کر دیا۔

زوارہ کی گولہ باری کے متعلق مین کسی دوسری جگہ بحث کرون گا۔

باب چہارم

تُرکی کیمپ

جبل زاو حقیقت مین ایک یونانی شہر کے مانند کوہستانی شہر پناہ مین ایک ایسی بلندی پر واقع ہوا ہے۔ جسکے ارد گرد میدان موجود ہین۔ ہمارے طولانی اور دُشوار گذار سفر کی منزل مقصود یعنے عزیزیہ کے ترکی کیمپ کا جو دہن کوہ مین آباد ہے کوئی پتہ بہی دکھائی نہ دیتا تہا۔ کہ ہمین صاف طور سے یہ مقام نظر آتا شروع ہو گیا۔ الغرض ہم چند منٹون مین ایک ایسی جگہ مین پہنچ گئے جہان ہر ایک شخص کچہ نہ کچہہ کام کر رہا تہا۔ ایک وسیع اور ہموار قطعہ زمین پر عرب بیٹھے ہوئے بات چیت مین مشغول اور افسرون و سپاہ کے ہاتہہ مال و اسباب لگاتار فروخت کر رہے تہے۔ سلطانی جنگجویون کے لئے خوراک کی کوئی کمی ظاہر نہین ہوتی تہی کیونکہ ہر ایک سمت مین پیاز۔ آلو۔ کہجور۔ لیمون۔ انڈے گوشت۔ نمک۔ نارنگیان۔ شکر۔ چاول اور روٹی وغیرہ بوریون اور ٹوکریون مین بہرے ہوئے موجود تہے۔ مرغیون وغیرہ کی بہی ایک معقول تعداد موجود تہی۔ لیکن یہ کسی قدر دبلی تہین۔ البتہ قہوہ ۔ نایاب ہو رہا تہا ایندھن۔ تمباکو اور شکر مقدار مین کم اور قیمت مین یہ چیزین گران فروخت ہو رہی تہین یعنے

خوراک کے عام نرخ میں قحط کی کوئی علامت نہیں دیکھی۔ چنانچہ مثالاً عرض کرتا ہوں (تین پاؤنڈ آدھ) کباب دو پنس فی پونڈ۔ اور ایک درجن انڈے آٹھ پنس کے نرخ اور گوشت فی پونڈ چار پنس کے نرخ سے فروخت ہو رہے تھے وہ ہموار اور چھوٹی چھوٹی روٹیاں جو طرابلس میں عام طور پر رواج پذیر ہیں بہ نسبت دیگر مواضعات وقصبات کے یہاں زیادہ گران قیمت پر فروخت ہو رہی تھیں یعنے بجائے وسل سانٹیم کے بیس سانٹیم کو بیچی جا رہی تھیں۔ خوراک کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ طرابلس کے اندرون ملک میں سالہا سال جنگ جاری رکھی جاسکتی ہے اور اگر اطالوی فوج اندرونی سرزمین میں کوئی عظیم الشان پیش قدمی کرے تو اس حالت میں اوسے صرف سمندر سے لائی ہوئی خوراک پر گذارا کرنا ہوگا جس کی فراہمی میں ریت اور ریتیلے ٹیلے ناممکن الاعتبار دقتیں پیش کریں گے

سوق یعنے بازار کے جنوبی سرے[1] پر کونک واقع تھا جو ایک مرکزی صحن کی شکل میں نہایت غلیظ عربوں اور اونٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اوپر کے درجہ میں ایک وسیع بالاخانہ بنا ہوا تھا جسکی دیواروں میں بندوقیں چلانے کی خاطر سوراخ کر دیے گئے تھے اور جن میں سے سلسلہ غاریان اور بیابان کے خوبصورت مناظر خوب نظر آتے تھے بالاخانہ کے عقب میں ایک معقول تعداد میں ایسے کمرے موجود تھے جن میں فرنیچر کچھ زیادہ نہ تھا۔

گو عزیزیہ میں ترکی افسروں کو بہت کم جسمانی راحت میسر تھی تاہم میں نے شکایت کا ایک لفظ بھی کسی کی زبانی نہیں سنا ہر ایک شخص خوش وخرم نظر آتا تھا کیسا عجیب وغریب اختلاف معروف کارزار انگلستانی فوج اور اس فوج کے حالات میں بین طور سے نمایاں ہو رہا تھا جو عزیزیہ میں خیمہ زن تھی؟ یہاں ایک چھوٹے سے

[1] محفوظ پڑاؤ

شیخ المجاہدین غازی انور پاشا سپہ سالار افواج طرابلس

ALHILAL PRESS

کمرے کے اندر جو ہنڈی وضع کے کونک مین واقع تھا کمانڈر انچیف در فتحی بے وزیر جاوید بے سویا کرتے تھے۔ کثیر التعداد رو بکارات کی نوشت و خواند روزانہ احکام کا نفاذ کورٹ مارشلو نکا انعقاد عربی وفائد کا استقبال یہ سب کام اسی چھوٹے سے کمرے مین انجام پاتے تھے۔ اور اسپر طرہ یہ تھا کہ اسٹاف کو مجبورًا کہانا بھی یہین تناول کرنا ہوتا تھا مین نے بحالت اژدہام اس پہلے کمرے سے زیادہ تکلیف اور کسی جگہ نہین دیکھی۔

کرنل نشاط بے ہمیشہ میرے اور دیگر غیر ملکیون کے ساتھ جو کیمپ مین موجود تھے خوش اخلاقانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ انہین ابتدا ہی سے ایسی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا جنپر صرف چند کمانڈر ہی غور کرنا پسند کرینگے زمانہ گولہ باری کی پریشانیون مین سے نشاط بے اپنی سپاہ کو اصلی قابلیت سے باہر نکال لاے تھے اور ان کے اصول جنگ فی الحقیقت ہر ایک نقص سے پاک تھے مثلاً اطالویون کو للچاکر بیر طبروس کے باہر نکال لینا اور پھر اونہین پوری شکست دینا کسقدر بہتر تدبیر تھی بہ نسبت اسکے کہ کرنل موصوف نے اپنی فوج غیر معین زمانہ کے لئے اطالوی جنگی جہازون کی ہراس انگیز گولہ باری کے زیر اثر چھوڑ دی ہوتی نشاط بے اور اوسکے لائق مددگار فتحی بے نے اس امر مین کامیابی حاصل کرلی تھی کہ اپنی فوج کے مختلف اجزا کو خوب متحد کر لیا اور بے قاعدہ عربون کی کسیقدر فوجی تعلیم و تربیت بہی عمل مین لائی گئی تھی جو کوئی معمولی کام نہین تہا عام طور پر ہر ایک ترکی افسر فرانسیسی زبان سمجہہ سکتا تھا لیکن فتحی بے جو حال ہی مین سفارت خانہ پیرس سے وارد ہوا تھا فصیح فرانسیسی بولتا تھا گر جب کبھی وہ اپنے چھوٹے سے کتے ساتھ کہیلتا تھا تو اس صورت مین ہمیشہ سلبو زبان مین اوسے پیار کرتا تھا۔

ہمین اپنی خوش قسمتی سے کئی نامہ نگار ملے۔ یعنی علاوہ ٹلہیم اور گاز ٹوٹ کے جن کا ذکر مین کسی دوسرے موقعہ پر کرچکا ہوں مسٹر سینگ رائٹ اور اوسلر کے لطف ہمنشینی نے میرے قیام ترکی کیمپ کے لطف کو بہت کچھ بڑہا دیا تہا۔ چنانچہ ان اصحاب سے میری مفارقت خالی از افسوس نہ تہی۔ اوسلر جو حال مین ہی مراکو کی دلچسپ مہم سے واپس آیا تہا ہر وقت خوش طبع نظر آتا تہا۔ اور اوس سے ملاقات ہمیشہ پر مسرت ہوا کرتی تہی۔ سینگ رائٹ عربون مین بہت ہردلعزیز ہوگیا تہا۔ چنانچہ اوس کے مخروطی خیمہ مین روزانہ عرب متانخین کی معمولی چھوٹی جماعتین جنمین شیخ بیرونی جیسا ممتاز ممبر پارلیمنٹ بہی شامل تہا۔ موجود رہا کرتی تہین تاکہ اس انگریزی النسل شخص پر اپنی عقیدت و احترام کا اظہار کیا جا سکے۔ سینگ رائٹ کا قدرتی لطف صحبت عربونکی نگاہ مین بوجہ اوسکی ڈاڑہی کے اور بہی بڑہ گیا تہا کیونکہ طرابلس مین ڈاڑہی امتیاز اور بزرگی کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔ نامہ نگار موصوف کا سلیم نامی خدمتگار جو عدن کا ایک مخلوط النسل عرب تہا۔ دن کو ترجمان کی خدمت انجام دینا اور رات کے وقت اچھے اچھے کھانے پکایا کرتا تہا۔

دوسرے کمرونین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر کپتان ٹلہیم اور میرے علاوہ اسٹاف کے دیگر اراکین بہی مقیم تہے بدقسمتی سے ہماری آمد پر فتحی بے غیر حاضر تہا لیکن مسٹر ہانمیگ نے جو گذشتہ ایام مین پانچوین بٹالین شاہی فیوزلرس سے تعلق رکہتے تہے۔ اور اسیوقت غاریان جانے والے تہے وعدہ کیا کہ میرا تعارفی خط صاحب موصوف اس شوکت مداف کو پہنچا دینگے جسکی شاندار دلیری اور قابلیت نے تمام عثمانوی تدابیر مدافعت مین

جان ڈالدی ہتی۔
گو مجھے اسوقت سے پہلے کبھی مسٹر ہاننگ سے ملاقات کرنیکا موقعہ نہین ملا
تھا تاہم صاحب موصوف سے اسوقت گفتگو کرنا میری بڑی دلچسپی کا باعث
ثابت ہوا۔ شدید قسم کی پیچش نے مسٹر ہارننگ کو بے قاعدہ عربون کے ساتہہ
اپنا قیام ترک کردینے پر مجبور کیا تہا۔ میدان کارزار مین ان صاحب کا قیام گو
مختصر تہا۔ لیکن اختصار کی کمی کا معاوضہ اون ہولناک و جوش آور واقعات
نے کردیا تہا۔ جو اس مختصر زمانہ مین پیش آئے ہتے۔ غالباً ناتجربہ کاری یا اس
امر کو چھپانا ناپسند کرنیکے باعث کہ اونہیں شاہی فوج مین کمیشن حاصل تہا
مسٹر ہاننگ کو طرابلس پہونچنے مین بہت سی مشکلیں پیش آئی تہیں کیونکہ صاحب
موصوف شاہی فیوزلرس مین امتحانی طور سے سکنڈ لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز
ہتے۔ سفاکس مین اونہیں تو دن تک روکا گیا تہا لیکن آخرکار طرابلس کے ساحل پر
ایک بادبانی جہاز مین جانبازانہ و بہادرانہ سفر کرکے جا پہونچے تھے۔ انکی آمد پر
ترک افسرون نے بہت اچھا برتاؤ کیا۔ گو یہ صحیح ہے کہ مسٹر موصوف سپاہیانہ
حیثیت سے کوئی عملی قابلیت نہ رکہتے تہے کیونکہ وہ کمانڈ کا کوئی حرف بول سکتے
تہے اور نہ سمجھ سکتے ہتے تاہم کپتان آمین آفندی نے جو بعض بے قاعدہ عربون
کے نگران تہے۔ بڑی مہربانی سے اونہین اپنے ساتہہ رکہنا منظور کیا۔ چنانچہ
یہ نوجوان انگریز خوش قسمتی سے نخلستان کے اوس معرکہ کے بہت سے حالات
مشاہدہ کرنے کی خصوصیت رکہتا تہا۔ جو ابتدار جنگ کی اثنا مین واقع ہوا تہا
اور جسمین دو دو اور چار چار آدمیو نکی چھوٹی چھوٹی جرگیون نے اطالیونکی خوب
قطع و برید کی تہی۔ مینے مسٹر ہارننگ کو اثنار ملاقات مین افسری وردی مین
ملبوس اور کمر سے تلوار لگائے ہوئے پایا جو نہ معلوم انہون نے کسطرح زدہ اسہ

مین حاصل کرلی تھی مجھے یہ معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ میرے ایک ہم ملک فوجی افسر نے اون اطالوی چوکیون پر مختلف حملے کرنے مین جو نخلستان کے کنارے پر مکانات کے عقب مین موجود تہین بڑی بہادری سے کام لیا مین اثناء گفتگو مین لفٹنٹ موصوف کے اس مذاقیہ جواب سے جو انہون نے سنجیدگی سے دیا تہا متعجب ہوا۔ کہ اونکی وردی کا پہٹ جانا کوئی عجیب بات نہ تھی کیونکہ گیارہ معرکون مین وہ استعمال کیجا چکی تہی

میدان جنگ کی تکالیف نے جنمین سخت بردوت شب بھی شامل تھی مسٹر بانٹنگ کے قوا پر جنکا نشوونما نوعمری کے باعث مکمل نہ تہا سخت اثر کیا چنانچہ اونہین چند ہفتے سوق الدجمبہ کے شفاخانہ مین قیام کرنا پڑا تھا اور اسکے بعد ترکی طبی اسٹاف نے جس نے انکی ہر ایک ممکن خبرگیری مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکہا تھا مسٹر موصوف کو عزیزیہ بہیجدیا تھا جہان ایک آرام دہ کمرہ قیام اور دو سپاہی خدمت گزاری کے لئے مقرر و تعینات کئے گئے تھے جسوقت مین عزیزیہ پہونچا عین اوسی وقت مسٹر بانٹنگ کو غاریان کے مفید صحت مقام کی جانب روانہ کیا جارہا تھا تاکہ اس جگہ پہونچکر پوری تندرستی حاصل کرلی جائے مین امید کرتا ہون کہ مسٹر بانٹنگ پوری طرح اپنے ترکی رفقاء کے شکر گزار ہون گے جنہون نے علاوہ اسکے کہ ایک مرتبہ اپنے زخمی افسرون کو مسٹر بانٹنگ کے آرام کی خاطر کسقدر تکلیف دینا گوارا کیا تھا اور بھی بہت سی ایسی مہربانیون کی اون پر بوچھاڑ کی تھی جو دنیا مین اونہین کسی دوسری قوم سے میسر ہہین آسکتی تہین وہ گاڑی جسمین تین گھوڑے جتے ہوے تھے اور جو مسٹر بانٹنگ کو غاریان لیجانے کے لئے تیار کہڑے تہے اور اس اسباب سے تعلق رکہتی تھی جو اطالویون سے عثمانی فوج کو بطور مال غنیمت حاصل ہوا تھا اس گاڑی پر یہ الفاظ

تحریر تھے وہ گیارہ جنٹ بر ساگلیری البانیہ کی گاڑی،، فی الحقیقت البانیہ
کی گاڑی اور شمالی افریقہ کا بیابان باہم دگر عجیب موزونیت رکھتے تھے۔
مسٹر مانٹیگ کو قدرتی طور پر اپنی آئندہ حالت کے متعلق تشویش تھی لیکن مجھے
یہ معلوم ہوکر تعجب ہوا کہ اونہیں بظاہر یہ بھی معلوم نہ تھا کہ شاہی یگویشن
افسر اور مسٹر موصوف جیسے ملیشیا کے افسرون کو جنمین کہ سلطنت کے بیرونی حصص
کے افسر بھی شامل ہین نہ صرف ایک غیر ملکی جنگ ہین شریک ہونے کی ممالغت
ہے جو ایک کھلی بات ہے بلکہ ایسے ملک ہین موجود رہنے کی بھی ممانعت ہے
جہان جنگ جاری ہوئی ہو یا عنقریب شروع ہونے والی ہو چنانچہ
جنگ اٹلی و ٹرکی کی ابتدا ہی ہین ممالغت کر دی گئی تھی کہ کوئی افسر ہندوستان
یا مالٹا جاتا ہوا۔ اٹلی میں قیام نہ کرے مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ مسٹر
مانٹیگ کا حق کمیشن ضبط کر لیا گیا تھا لیکن اسوقت صاحب موصوف بہت کمزور
ہورہے تھے لہذا مین نے یہی مناسب خیال کیا کہ انہین یہ خبر نہ سناؤن
البتہ مین نے ایسی مثالین بیان کین جن ہین ممتاز فوجیون نے اپنے ملک کے
فوجی اور انتظامی قوانین کی اجنبی ممالک کی خدمات اختیار کرنے کے باعث
خلاف ورزیان عمل ہین لائین تھین اور سزا پانے کے بعد پھر اپنی اصلی خدمات پر
بحال کردئے گئے تھے حکام استنبول نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ بصورت انگریزی
فوج سے مسٹر مانٹیگ کا کمیشن خارج کر دئے جانے کے بعد انہین ترکی فوج
مین کمیشن دیا جائیگا اس نوجوان انگریز نے طرابلس کے عثمانی اسٹاف
کی اصلی خدمت یہ انجام دی تھی کہ نخلستان کے کھجور کے درختون ہین اپنی
آنکھ سے اکتوبر والے قتل عام کی کارروائی دیکھی تھی چنانچہ ان کی قابل اعتبار اور
صحیح شہادت کی تائید مسٹر مکلا د نامہ نگار لوکل لنز یگر جیسے نڈر

نامہ نگارون نے کی ہے۔ بڑے دن سے تقریباً ایک ہفتہ پیشتر مسٹر ہائینگ کوہ غاریان سے انگلستان واپس چلے گئے اور جیساکہ اونہون نے مجھسے بیان کیا تہا۔ واپسی کی غرض یہ تھی کہ انگلستان کی عام رائے کو اطالوی مظالم کے برخلاف بھڑکائی جادے۔ چنانچہ اونہین بظاہر کامیابی کا یقین تھا۔ لیکن مینے اونہین جوابا جتا دیا تہا۔ کہ اس قسم کی کوشش کی قدر کامیابی کے ساتہہ مسٹر اسٹیڈ مسٹر مکلا۔ ودیگر اصحاب کے ہاتہہ عمل مین آچکی تھی۔ ونیز یہ کہ آجکل تواریخ اپنے آپ کو اس قدر جلد تیار کرتی ہے کہ برطانوی باشندون کے حافظے سے اکتوبر کے افسوسناک واقعات کبھی کے حک ہوچکے ہونگے مجھے اس امر کا علم نہین ہے کہ مسٹر ہائینگ سلطانی فوج مین کمیشن قبول کرینگے یا طرابلس واپس دوبارہ آئینگے۔ بہرحال مسٹر موصوف کے ہاتہہ مین کافی مہلت اور وقت موجود ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ وہ کسی دن اپنی دلی خواہش یعنے ایک بڑے جنگجو کی حیثیت سے نام آوری حاصل کرینگے۔

بڑے کونک کے مقابلہ مین ایک عمارت موجود تہی جسکا کچھہ حصہ بڑے شفاخانے کے کام مین لایا جاتا تہا۔ اس عمارت کے قریب ہی انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر جنکی آمد عثمانی افواج کے لیئے خداداد امداد تھی۔ سبز خیمون مین فروکش تہے۔ مجھے لبا اوقات سول اور فوجی ڈاکٹرون سے ملاقات کا موقع ملا چنانچہ مین اُن سے ہمیشہ دلچسپ رفیق کی حیثیت سے ملتا رہا۔ دنیا مین آپ جہان کہیں ہی تشریف لے جائین۔ آپ کو طبیب یا ڈاکٹر سے زیادہ دلچسپ گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہ ملے گا۔ کیونکہ ان اصحاب کو اپنی خطرناک تجارت مین ہمیشہ کان دہر کر سننے والے اشخاص سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھکو بہت دلچسپ معلومات جو یاد رکھنے کے قابل

ہین ترکی طبی اسٹاف سے حاصل ہوئی ہین۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہون کہ زخمی عربون کی کیفیت جو بعض حالات مین عمل جراحی کے لیے کلورا فارم سونگھنے سے بالکل انکار کرتے تھے۔ مجھے انہیں ڈاکٹرون سے معلوم ہوئی عرب مرد اپنے بازوؤن اور ٹانگون کی قطع و بُرید بلا کسی بیہوشی کی دوا کے اطمینان سے برداشت کیا کرتے ہتے لیکن یہ واقعہ یورپ مین لوگون کو مشکل سے باور آئیگا جو جسمانی اور دلی تکالیف مین زیادہ مستقل مزاج ثابت نہیں ہوتے ہین۔ ایک غریب عرب عورت پر جسکے پہلو مین اطالوی گولی نے زخم پیدا کردیا تھا بغیر کسی بیہوش کن دوا کے دیر تک عمل جراحی ہوتا رہا۔ اور گولی نکالنے کی خاطر زخم کو خوب گہرا کردیا گیا تھا۔ تاہم اس بیچاری عورت نے ساری تکلیف بغیر کراہے برداشت کی

اس موقعہ پر یہ بات ناظرین کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھنی چاہیئے کہ پھٹنے والے گولے اور گولیون سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بہت گہرا اور شدید قسم کا ہوتا ہے زمانہ حال کی جدال و قتال مین ان گولے اور گولیون کا استعمال لاعلاج پذیر نہیں ہے لیکن اس سے دو باتین ظاہر ہوتی ہین اوّلاً اطالوی پلٹنون کی بے اثر نشانہ بازی حتیٰ کہ وہ خندقون مین سے اپنے جسمونکو ضرورت کے مطابق اٹھائے بغیر فیر کیا کرتے تھے دوسرے اطالیون کی بحری اور میدانی توپون کی بڑی تعداد جنکو یہ لوگ اپنے ساتھ کام میں لایا کرتے ہین۔

عین زارہ میں آب رسانی کا ذریعہ جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے چشمے ہتے۔ لیکن جب سے ہیڈ کوارٹر عزیزیہ کو تبدیل ہوگیا تھا اوسوقت سے ہمیں صرف دو کنوؤں پر گذارا کرنا پڑتا تھا۔ جنمیں سے ہر ایک دن بھر پانی

دینے کے بعد رات کو خشک ہو جایا کرتا تھا چنانچہ ان سے باری باری پانی
حاصل کیا جاتا تھا ان کنوؤں کا پانی اسقدر خراب تھا کہ کیمپ میں کسی بیماری کا
زور نہ ہونا داخل تعجب تھا۔ ہماری آمد سے پہلے یہاں چند واردات ہیضہ
کی ہو چکی تھیں لیکن فی الحال بالکل امن تھا۔ ۱۰۔ ڈسمبر کو ایک ترک افسر یعنی
عفقت بے کا جنازہ میرے خیمے کے سامنے سے گزرا جسکے ساتھ افسر
اور سپاہ موجود تھے اور جو بغرض تدفین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے
قبرستان کی جانب لیجایا جارہا تھا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ بخار سے کیمپ
میں یہ پہلی موت واقع ہوئی تھی۔ گو اس کے بعد کیمپ میں اس مرض سے
کوئی دوسرا سانحہ پیش نہیں آیا تاہم اس کا فوری اثر ہراس انگیز تھا زمانہ
حال کی افواج میں بخار کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ جنوبی افریقہ میں اس مرض کی
بھینٹ بھی اوسی قدر آدمی چڑھے۔ کہ جتنے بوئروں کی گولیوں کے نظر
ہوئے تھے۔ اس مرض کے جراثیم خاص کر خوراک اور پانی کے ذریعہ سے
جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی سی خبرداری اور پرہیز سے
اسکی سرائیت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے میں نے اور میرے رفقا نے
یہ قاعدہ مقرر کر لیا تھا کہ ایک بوتل پرمن گینیٹ آف پوٹاش کے تیز
عرق سے بھردی جاتی تھی اور اس دوا سے جب بوتل کو خوب صاف
کر لیا جاتا تھا تو اسمیں ایسا پانی بھر دیا جاتا تھا جسیں پندرہ منٹ جوش دینے
کے بعد ٹھنڈا کر کے سوڈیم ایسڈ آف سلفیٹ شامل کر دیا جاتا تھا یہ دوائی
پانی کی تمام برائیوں کو دور کر دیتی ہے یہ تقریباً ناممکن تھا کہ جنوبی افریقہ کے
کیمپوں میں پانی کو جوش دینے کا مناسب انتظام کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمیں
ایسی حالت میں بھی جبکہ اسکام کے انجام دہی کا موقعہ ملتا تو ہمارے

پاس وہ عجیب وغریب ساز وسامان موجود نہ تھے جو جاپانی فوج کے ساتھ گویا
اور منچوریا مین رہا کرتے تھے۔ علاوہ ازین پانی گرم کرنے کے قواعد کی تعمیر دلپذیری
ونیز بعض سپاہ کا تشنگی سے جلد پریشان ہو جانا ہی ایسی وجوہات تھین ۔
جنکی باعث مرض تپ کے روک وتھام مین دقتین واقع ہوتی تھین مین نے
ایسے سپاہی بھی دیکھے ہین۔ جو گرمی مین سفر کرنے کے بعد صف بندی کی ترتیب
کا خیال نہ کرکے پانی پینے کے لئے دوڑے چلے جاتے تھے اور کسی ندی نالے
مین ایسا غلیظ پانی پینے سے ذرا بھی نہ ہچکچاتے تھے۔ جسمین کوئی مرا ہوا
اونٹ پڑا ہوا ہو۔ جنوبی افریقہ مین بلاک ہوس کی خطوط مین فرصت کے
وقت بھی ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوا کرتی تھی جو سپاہ پہ پانی جوش
دینے کے تاکید ونگرانی عمل مین لاتا بہرحال اگر یہ ساری احتیاطین عمل مین
لائی بھی جائین تاہم نسل انسانی کی دشمن خانہ زاد مکھی موجود رہیگی جو ایک
ایسا خطرہ ہے کہ رات کو اوڑتا اور روز روشن مین بربادی پھیلایا کرتا
ہے۔ بعض مقامات مین مکھیون کی ترکی کیمپ مین اسقدر کثرت تھی کہ
ایسے خیمے بھی دکھائی دیئے جو مکھیون سے سیاہ ہو رہے تھے۔
ہمارے غلیظ کیمپ مین حفظ صحت کے انتظامات کی اسقدر کمی تھی کہ کیمپ
کے بعض حصے بقول ایک تیز مزاج کرنل کے اجین اصطبل ہو رہے
تھے۔ حفظ صحت کے انتظامات جہانتک اون کا تعلق معمولی نگہداشت
سے ہے بالکل موجود نہ تھے۔ عرب گروہ جنمین عورتین اور بچے بھی شامل
ہوتے ہین میلے کچیلے جھونپڑے لگائے ہوتے وبہ تعداد کثیر ایکہی جگہ
جمع رہتے تھے۔ مکھیون کی بڑی کثرت تھی اور پینے کے لئے خراب پانی
دستیاب ہوتا تھا۔ ایسی حالت مین کون شخص کہہ سکتا ہے کہ ہیضہ پیچش

یا میعادی بخار کے جراثیم کے لئے ہمارے کیمپ سے بہتر پرورش گاہ ملسکتی
تھی لیکن کوئی مہربان قادر مطلق بہادر محافظان اسلام اور محبان وطن اشخاص
پر نظر عنایت رکھتا تھا۔ چنانچہ کسی مرض کے باعث بہت کم اموات واقع
ہوئین۔ ۱۱۔ دسمبر کو وہی عجیب جرمن شخص جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بال
بکھیرے ہوئے خوش خوش دکھائی دیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ
کوئی سند یافتہ طبیب نہ تھا بلکہ طبی طالب علم طرابلس پہنچنے مین اسکی غرض
یہ تھی کہ چار ہزار فرانک ماہوار پر ڈاکٹری خدمت انجام دے لیکن یہ امید
مبدل بہ مایوسی ہوگئی۔ کیونکہ ترکون نے دو ہفتہ بعد کہدیا کہ تمہارا گھر واپس
جانا ہی بہتر ہوگا۔ چنانچہ اس ڈاکٹر نے اپنے وطن کو بناراضی واپسی اختیار
کی۔ اسی اثناء مین عربون کا فوجی شفا خانہ احمد بن سلامہ نے جو ایک ذہین
ٹیونسی عرب تھا قائم کیا اور دس عربون کو جو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے
تھے صف باندھکر کھڑا کیا گیا اور ان کا سلسلہ تعلیم اسطرح شروع کیا کہ ایک
شخص میدان جنگ مین زخمی ہوکر گر پڑا اُسے اوٹھاکر ایک چارپائی پر رکھا
گیا اور عربون کو سمجھایا گیا کہ اوسکو کسطرح اوٹھاکر میدان جنگ سے اپنے
کیمپ مین پہنچایا جائے۔ یہ ساری زیر تعلیم جماعت بلکہ مصنوعی نعش بھی
اس طریقہ تعلیم پر کھلے بندون ہنس رہی تھی۔ اسکے برخلاف سوڈان کے
کالے آدمیون کی حالت کچھ اور ہی پائی جاتی ہے جو قواعد کو قابل مضحکہ سمجھنے
کے بجائے بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے یہ خدمت انجام دیتے ہین۔ وان
مین کالی فوجین نشانہ بازی اور اسکواڈ کے کام مین اسقدر عمل کرتی ہین کہ
بریڈ ختم ہو جانے پر وہ ایک جگہ جمع ہوکر کئی کئی آدمی باہم ایکدوسرے
سے قواعد لینے لگتے ہین۔

۱۰-۹-۱۱- ڈسمبر یعنی دو دن مین کپتان عفت بے کے سوا اور چھ عرب پہاڑ
کی چوٹی پر جو میرے خیمہ سے پچاس گز بلندی کا فاصلہ رکھتی تھی دفن کیے گئے
ان اموات مین زیادہ تعداد ان زخمیون کی تھی جو تازہ ترین معرکہ مین گھائل
ہوئے تھے۔ ان آہنوش ترک اور عربونکی مرتے دم تک قوت برداشت کا
قائم رہنا۔ حیرت انگیز ہے میدان کارزار سے عزیزیہ تک ایک عرب پورے
اٹھائیس میل پیدل قطع کرکے آیا تھا اسکے جسم مین گولیون کے سات زخم
تھے۔ علاج کے بعد جب اوسکو عزیزیان کے اسپتال شفاخانہ مین بھیجا چاہا تو
اوسنے واپس میدان جنگ پر زور دینا شروع کیا۔

اس بیابانی کیمپ مین تکفین و تدفین کا سیدھا سادھا طریقہ اون پراثر ساز و
سامان کے ساتھ عمل مین نہین لایا جاتا۔ جو ایسے موقعون پر یورپی فوجون
مین موجود رہتے ہین۔ چنانچہ ترک و عرب صف باندھکر جنازے کے ساتھ
نہین چلتے قبر پر بندوقین بھی چلائی جاتی ہین اور نہ الوداعی بگل بجایا جاتا ہے
تاہم عفت بے کے جنازے مین ایک قسم کی عظمت پائی جاتی تھی ایک
عرب نے امام کی خدمت انجام دیتے ہوئے قرآن (مجید) کی وہ سادہ
اور باموقع آیات پڑھین جو جنازے کے لیے مخصوص ہین۔ افسر مذکور نے
اپنے خاندان اور وطن سے دور ہوکر اپنے بادشاہ اور اسلام کی خاطر ان
دشمنون سے جنگ کرتے ہوئے جنہون نے اسکے ملک پر غیر منصفانہ
حملہ کیا تھا۔ دیگر جنگ کو لبیک کہا تھا۔ یقیناً ایسے ہی آدمیون کے لیے جنت
کی برکات اور مسرتین مخصوص ہین۔ عظیم الشان پیغمبر عرب کا حیرتناک
مذہب اسلام جو کروڑون بندگان خدا کی موت و زیست مین رہنمائی کیا کرتا اور
اونہیں حیات جاوید کی امید سے خوش و خرم رکھتا ہے مشنریونکی

امداد لغیر سال بسال افریقہ مین برابر اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ صدیان گزر گئین
کہ یہ مذہب شمالی صوبجات مین ابتدا سے اشاعت حاصل کر کے ہمیشہ مشرقی
اور مغربی حصص برّاعظم سے تازہ نومسلم حاصل کر رہا ہے اگر مسئلہ ارتقا
کا یہ اصول صحیح ہے کہ صرف افضل ترین شئے باقی رہا کرتی ہے تو مذاہب
انسانی کی خوبی کا امتحان بھی اسی اصول سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت
مین شمالی افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصّون مین عیسائیت کے دعوے
افسوسناک طریقے سے ناقص ثابت ہون گے۔ کارتھیج اور اسکندریہ کے
چرچ اور عیسائی زندگی کے وہ شاندار مناظر جو ٹرٹلین۔ سائپرین۔
اگسٹائن۔ سینی سس۔ اور سائیرل تصانیف سے ظاہر ہوتے ہیں ونیڈونڈل
حملہ آورین اور اُن کے فاتح اور بلساریس افواج یہ سب حرف غلط کی طرح
صفحہ دنیا سے مٹ گئے ہین۔ جبل زادیہ کی چوٹی پر ایک بزرگ کا مقبرہ تعمیر ہے
جہان عثمانی افواج کھڑی ہو کر دشمن سے خواہ وہ آسمان یا زمین پر نمودار
ہو مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھین۔ ہوائی جہاز جنھون نے
حملہ آورون کی خدمت بے مثل طریقے سے انجام دی ہے۔ عزیزیہ تک
پہنچنے کی کبھی جرأت نہ کر سکے تھے۔ لیکن ۱۲۔ ڈسمبر کو ایک ہوائی جہاز ہمارے
کیمپ پر وارد ہوا۔ جو دور سے ایک بہت بڑا پرند معلوم ہوتا تھا ہوا باز
باسانی دکھائی دیتا تھا اور سفید دھات جو مشین کی ساخت مین استعمال
کی گئی تھی۔ سورج کی روشنی مین خوب دمک رہی تھی۔ جہاز ہمارے مرکز
کیمپ سے بہت دور اور زمین سے دو ہزار گز بلندی پر پرواز کرتا رہا اور اگر
یہ ہمارے کسی قدر زیادہ قریب ہو جاتا تو اس پر ہم اپنی قسمت آزمائی
اسی طریقے سے کرتے جیسے کہ انگلستان مین شکاری پرندون کا شکار کیا کرتے ہین

شکار کی تمثیل اختیار کرتے ہوئے یہ فرض کیجئے کہ ایک پرند اڑا چلا آرہا ہے۔ آپ نے اپنی ماؤزر بندوق اوٹھائی اور اُسپر فیر کیا۔ چنانچہ یہ پرند جو دراصل ہوائی جہاز ہو۔ خوفناک آواز سے زمین پر گر پڑا۔ مذہب عیسائیت کا مفسر اور بک آف جاب کا مصنف دونون یہودیون کے غذا جیہوڈ را کی تفریح کا ذکر کرتے ہوئے ایک بڑی مچھلی کا کانٹے سے شکار کئے جانیکا عجیب حال بیان کرتے ہین۔ پس اسی طرح ہوائی جہاز کو گولی مارکر گرا دینا بھی دیوتاؤن کے نعرہ شکار مین شامل کیا جا سکتا ہے گو ایک مرتبہ اس جنگ مین ہوائی جہاز کے بازوؤن کو گولیون سے چھید ڈالا گیا تھا تاہم اس ترکیب سے کوئی بڑا نقصان نہین پہنچا گیا ہے۔ مجھے خیال آیا ہے کہ اگر ہمارے شوقین اور پیشہ ور ہوا بازون مین سے چند اشخاص اپنی مشینون کو حد پار پہنچا کر اس بہادر فوج کے شریک حال ہوجائین جو اپنے دشمن کے مقابلہ مین بہت زیادہ مزاحمتون مین گھری ہوئی ہے۔ تو اون کے لیئے یہ مہم دلچسپی سے خالی ثابت نہ ہوگی۔ بیابان پر پرواز اطراف و جوانب کی عجیب اشیاء مصر و ہند کے ہر ایک مسلمان کا گرمجوشانہ شکریہ اور خطرہ کا وہ ذائقہ جو زندگی کی بہت مہمون اور تجربات مین خفیہ سحر کاری پیدا کر دیا کرتا ہے یہ سب باتین ایسی ہین کہ علاوہ کافی اُجرت کے بہ نسبت اسکے زیادہ دلچسپ ثابت ہونگین کہ وہ بروک لینڈ یا ہنڈن پر فضول چکر لگایا کرین۔

ان ہوائی جہازون نے اطالویون کو عرب حملہ آورون کے جمع ہونے اور طرابلس کے اطراف ترکی کیمپ کے سامان انتظامات کے متعلق فراہمی معلومات کی خدمات بہت اچھے طریقہ سے انجام دی ہین اور گو تنگی غبارے وقتاً فوقتاً

بمب وغیرہ پھینکنے کے کام مین لائے گئے ہین۔ لیکن ابھی تک یہ طریقہ حملہ آوری بالکل ناکارہ ثابت ہوا ہے ایک مرتبہ سوق الدجبہ کے ترکی جنگی اسپتال پر بمب پھینکے گئے جنکے ٹکڑے اگرچہ پھٹنے کے بعد چارون طرف پھیل گئے تھے لیکن جیساکہ ایک ترکی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ بفضل خدا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ ہوابازون کی یہ دست درازی بالکل ناقابل معافی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا جنگی اسپتال پر ایک بڑا علم ہلال احمر کا لہرا رہا تھا جو ہوابازون کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پس ایسی حالت مین غلط فہمی کا عذر بیہودہ ہے۔ مین اس مسئلہ پر بدین وجہ زور دینا چاہتا ہون کہ وقتاً فوقتاً سفید علم اور سرخ صلیبی جھنڈے کے قصداً ناجائز استعمال یا ان سے بے پرواہی برتنے کے الزام کے متعلق متعدد لغو و بیہودہ تحریرات شائع کیجاتی ہین۔ چنانچہ جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق بعض انگریزی اخبار نویسون نے یہ بہتان باندھا تھا کہ ان مخصوص حقوق سے جو ان دونون جھنڈون سے وابستہ ہین۔ بوئر لوگ بے پرواہی برتا کرتے تھے۔ مین اس بات سے انکار کرنے کے لئے آمادہ نہین ہون کہ کبھی کبھی ارادتاً فوجی شفاخانون یا سفید جھنڈون پر گولیان برسائی جاتی ہین تاکہ اس ترکیب سے کچھ فرصت کا وقت ہاتھ آجائے یا کوئی اس سے بھی زیادہ برے ارادے سے یہ فعل شنیع عمل مین لایا جاتا ہے اسکا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ تمام فوجون مین انسان نما درندے موجود رہا کرتے ہین لیکن بوئرون کے متعلق جو عام اور فیاضانہ الزامات لگائے گئے ہین وہ بالکل بے بنیاد تھے۔ بوئر فوج ایک ایسی فوج تھی جو ہمارے ساتھ باعزت طریقہ پر جنگ کر رہی تھی اور جسکے ساتھ مصروف بہ جدال و قتال ہونا ہماری

کوئی ہتک کا باعث نہ تہا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ آیا ایک سفید علم یا صلیب سرخ
کا نشان زمانہ حال کی کسی جنگ مین کیا وقعت رکھتا ہے ؟
ممکن ہے کہ کوئی شخص بعض منافقانہ بیانات کی بناپر یہ خیال کرنے لگے کہ یہ
علم مکان گرجا یا مینار کی طرح بہت بڑے اور بلند ہوتے ہون لیکن حقیقت
کچہہ اور ہی ہے۔ زمانہ حال کے معرکے بڑے وسیع رقبون پر واقع ہوا کرتے
ہین۔ اور ایک سفید جہنڈا رچونکہ اس قسم کی چیزین سپاہی اپنے ساتہہ نہین
رکہتے ہین ، غالباً ایک دستی رومال یا قمیص کی دہجی ہوا کرتی ہے جو رائفل
کی نال پر باندھکر بلند کیجاتی ہے۔ پس جوش وخروش وہوان زمین کی ناہمواری
اور فاصلہ کی طوالت جو رائفل یا توپ کی زد کے لئے درکار ہوا کرتی ہے ایسے
موانعات ہین کہ مذکورہ بالا قسم کا جہنڈا نہ دکہائی دیا جانا داخل تعجب نہین ہوسکتا۔
جنگ جنوبی افریقہ کی ان دو مثالون کو لیجئے جنمین امن واطاعت کا یہ نشان
بلند کیا گیا تہا۔ نکلسن نک کے شدید معرکہ مین ایک نن کمیشن افسر نے بظاہر یہ خیال
کرکے کہ اُسکی سپاہ جن کی تعداد بہت تہوڑی تہی محصور ہوگئے تہے اور امداد
پہنچنی ناممکن ہو رہی تہی۔ سفید جہنڈا بلند کردیا تہا حالانکہ واقعہ یہ تہا کہ اوسکے
اطراف وجوانب مین بارہ سو سپاہی چہپے ہوئے تہے۔ دوسری مثال
سپین کاپ کی کیفیت یہ ہے کہ سپین کاپ مین ہماری سپاہ دلیری
سے بوئرون کی صحیح اور چہپی ہوئی آتش باری کا گہنٹون مقابلہ کرتے رہے
اسی اثناء مین کسی شخص نے سفید جہنڈا علم کردیا۔ چنانچہ بوئرون نے فیر
موقوف کردیئے۔ اور اُنکی ایک جماعت محفوظ مقامات سے نکلکر برٹش سپاہ
کی جانب بڑہنے لگی اوسی وقت کرنل تہارنی گرافٹ خندق مین سے کودکر
مٹی کے ڈہیر پر جا پہنچا اور چلا کر کہنے لگا۔ "واپس ہوجاؤ تم ح۔حر۔حرامزادے بوئر مین

کبھی ہتھیار نہ ڈالونگا"، بوئروں نے اسپر چٹانوں کے پیچھے واپسی اختیار کرنی شروع کی لیکن اسی اثنا رمین اونپر آتشبازی دوبارہ شروع کی گئی۔ جس سے کی قدر نقصان پہنچا۔ فوری طور سے یہ واقعہ مکروہ نظر آئے گا اور اگر فی الحقیقت ہماری سپاہ نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کرنے کے بعد قصداً ان واپس ہونیوالے بوئروں پر گولیاں چلائین تو اُن کا یہ طرز عمل ناقابل معافی ہے لیکن بہ صاف ظاہر ہے کہ وہ چھوٹی سی سفید دہجی جو سفید جھنڈے کے بجاے باندھ لیگئی تھی ہماری سپاہ کی بڑی تعداد کو دکھائی نہ دے سکی۔ فوجی شفاخانے کی گاڑیوں پر ارادتاً گولہ باری کا الزام بدیں وجہ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے کہ تین ہزار سے پانچہزار گز تک کوئی جھنڈا خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو زیس کی عمدہ سے عمدہ دوربینوں میں سے بھی صرف ایک ایسا دھبہ نظر آتا ہے جو ناقابل امتیاز ہوا کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے ایک رفیق نے دارالعوام مین مسٹر ہارکورٹ سے دریافت کیا کہ آیا صاحب موصوف موجودہ جھنڈے کو جو پارلیمنٹ کی عمارت پر نصب ہے ایک ایسے نشان سے تبدیل نہین کرسکتے تھے۔ کہ جسکی جسامت معقول وسیع ہو اس سوال کے جواب مین کہ موجودہ نشان کا عرض و طول سنکر جو کو نیچے مین سے بہت بے مقدار معلوم ہوتا تھا۔ بڑی حیرت ہوئی۔

انجمن ہلال احمر کے خیمے پہاڑ کے نچلے دامنوں مین وسیع قطعات پر پھیلے ہوئے تھے۔ اور اُس عمارت کے بالکل ہی قریب واقع تھے جو شفاخانے کا کام مین لائی جاتی تھی۔ اِس بڑے کیمپ مین جو عربون اور اونٹوں سے معمور ہورہا تھا۔ سول ڈاکٹروں اور اُن کے فوجی رفقا کو بلاشبہ کثیر کام درپیش تھا۔

جو کسی شخص کو جسے ترکون سے ہمدردی ہوتے ہین [illegible] ہو سکتا ہے لہذا
مین عزیزیہ کے طبی اسٹاف کی کارگزاری کے متعلق نکتہ چینی کی جرات کرتا
ہون [illegible] ڈاکٹرون کی ایثار نفسی نے [illegible] ہے - ایک صاحب نے اپنی شادی
[illegible] ہی تھی غیر محدود زمانہ تک ملتوی کر کے قسطنطنیہ سے
[illegible] خدمت پر سفر اختیار کیا تھا - دیگر ڈاکٹرون نے اپنا
کثیر المنفعت پیشہ ترک کر کے طرابلس مین اپنی ذاتی خوشی سے سکونت اختیار
کر لی تھی - گو میرے دل مین نہایت عمیق اثر پیدا کیا تھا - تاہم باوجود ان ساری
[illegible] مجھے اندیشہ ہے کہ مین ہلال احمر یا فوجی اسٹاف کو کیمپ کی طبی
نگرانی پر کامل اعتبار کا [illegible] نہین دے سکتا ہون - اور گو ہمین یہ بات بھی فراموش
نہین کرنا چاہیئے کہ ہمارے کیمپ عزیزیہ مین میلے کچیلے خرقہ پوش
عربون اور غلیظ اونٹون کے داخلہ کا سلسلہ مسلسل جاری تھا - پھر بھی کوئی
معقول وجہ کیمپ کی اس حالت اور طبی اسٹاف کی اس ناکامیابی کے متعلق
پیش نہین کی جا سکتی کہ صفائی اور حفظ صحت کے ابتدائی اور سہل ترین اصول
کے متعلق ذرا بھی توجہ نہین کی جاتی تھی گو ایسی آسانی سے کھود دی جانے
والی زمین مین حفظ صحت کے کام آسانی سے تعمیر کئے جا سکتے تھے - تاہم
ایسی کوششون کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی ہے - چنانچہ اس بے پرواہی
کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن وسیع رقبون کے بہت سے حصون مین جنمین آدمی اور
اونٹ و خیمے پھیلے ہوئے تھے - زمین ناقابل بیان غلیظ تھی اور ہوا مین
بہت بری بدبو پیدا ہو گئی تھی - خود طبی خیمون کے بہت قریب اونٹون کے
بال اور جانورون کی آلائش پھیلی ہوئی تھی - جو قدرتی طور سے ہر قسم کی کھیون
کے لیئے بڑی تعداد مین جمع ہونے کا ذریعہ تھی - حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے

کہ مکھیان مرض کے جراثیم لاتی ہین گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے دامن مین بدوئیون کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کردیا جاتا اور عربونکو بازار کے جنوبی طرف کے میدان مین جگہ دیجاتی۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو بظاہر اس امر کی اجازت رکہتے تہے کہ وہ جہان چاہین بیٹھ جائین اور جس خیمے کے قریب چاہین اپنے بلبلاتے ہوئے اونٹون کے ساتھ نہایت غیر خوش آیند حالتین بناکر فروکش ہو جائین۔ صرف یہی نہین بلکہ جہانتک مجھے علم ہے باقاعدہ سپاہیونکو پانی جوش کرنے کے لیئے مجبور نہین کیا جاتا تہا۔ حالانکہ ایسا نہونا تندرستی کے لیئے خطرۂ عظیم کا باعث ہوسکتا تہا۔ مختصر یہ کہ کیمپ۔ ہیضہ۔ بخار۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا تہا۔ لیکن مہربان خدا طرابلس کے ان بہادر محافظین کی حمایت کر رہا تہا۔ چنانچہ یہ جانباز ان خطرناک سختیون سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و ناقابلیت کے باعث پیدا ہوسکتی تہین —

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظان صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر رکھکر رائے قائم کرے تو اوسے بلاشبہ معلوم ہو جائیگا کہ عثمانیہ افواج کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہین کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین افواج مین سے ایک اعلےٰ فوج کا بادشاہ بنادیا ایک ترکی افسر نے جو مجہ سے اس مسئلہ پر بحث کر رہا تہا۔ اپنے طبی اسٹاف کی پسماندگی کو تسلیم کرتے ہوئے۔ بیان کیا کہ متمول انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ ہین جو جنگ جنوبی افریقہ مین امراض کے باعث واقع ہوئے تھے۔ اوسکا یہ خیال بہی صحیح تہا۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ فوجی اور طبی کامونکی بے ڈہنگی آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کردی تہی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی ہی تھی تواریخ
مین ایک ایسا باب باقی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پر ہے۔ مجھے
اون مریضون کا حال خوب اچھی طرح یاد ہے جو ترین پر صرف ایک واٹر
پروف چادر بچھائے پڑے رہا کرتے تھے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش وخرم اور آیندہ ترقی کی اُمید سے بھری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کر دیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی تھین بشرطیکہ ہمارا بھی
اسٹاف وہی دانائی وقابلیت رکھتا ہوتا جو چند سال بعد جنگ روس وجاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑھ گئے تھے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں تھین
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی تھی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹھ ہزار تھین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بھی کم اموات کا نقصان پہونچا
تھا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابھی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتھ ساتھ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کر دیا تھا۔ زمانہ حال کی ساری جنگوں مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانس وجرمن۔ روس وٹرکی
وتیرکیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مداغاسکر اور ٹانگانگ مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کہ
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہیں جا سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر اشخاص [illegible]
ہوتا ہے جلی ترقی کی سست رفتاری [illegible]
یہ فعل کسی طرح بھی تسخیر کن نہیں کہا جا سکتا ہے کیونکہ [illegible]
نہیں ہوئے ہیں وہ اسقدر اہم اور [illegible]
قدر بیش قیمت ہیں کہ ہم بمشکل اپنے [illegible] کر سکتے ہیں [illegible]
ایسی حالت میں جبکہ ہمارے آنکھوں [illegible]
سست رفتاری کے ساتھ [illegible]

آج سے چوبیس سال پیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کر کے جانوروں [illegible]
گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ایسے [illegible] کی روز افزوں ترقی کی تعداد
اس ٹیکے کی گرمی سے مرہون ہے۔ اور جانور جنپر تجربہ کیا گیا [illegible]
امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر
استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ برلن کے دار العمل میں پروفیسر [illegible] نے
اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد ازاں ۱۸۹۹ء میں
ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششیں انگلستان کی اس
فوج میں اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل میں لائی گئیں جو جنوبی افریقہ
روانہ ہونیوالی تھیں تاکہ وہاں پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے
جس فوجی جہاز پر میں سوار تھا اوسکے ہر ایک افسر نے اپنے جلد میں یہ مادہ
داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمیں سب سے بڑی دقت ان عام سپاہیوں کی تھوڑی
ہی سی تعداد فراہم کرنے میں پیش آئی جنھیں ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم
کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کاموں کے صحیح نتائج معلوم کرنا
ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کا نتیجہ نہایت قابل اطمینان تھا۔ اُس وقت سے لیکر ابتک اس مادّے کا جبریّہ
استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اور اس سے عجیب وغریب فوائد حاصل
ہوئے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لیئے اس ٹیکہ کا جبریّہ قانون مقرر
کر رکھا تھا۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکایت
سے اس قدر کم اموات واقع ہوئین کہ تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر
ہین۔ روسی فوجون مین جہان جاپانیون جیسی اعلے درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی
نہ تھا میعادی بخار کی بڑی کثرت تھی۔ جاپانی طبی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت
سے ہر ایک سپاہی کو ایک ڈبیہ کریو اوسوٹ گولیون کی پہنچا دی گئی تھی جسپر
یہ ہدایت درج تھی کہ معدے کو صاف کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ
تین گولیان استعمال کی جایا کرین ——

حال ہی مین پیچش اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے
کے عجیب وغریب نتائج و کامیابی حاصل کیے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم
ماشیر و بلارڈ اور ڈاپٹر کے تیارکردہ مادّے کے عام استعمال نے فرانس
مین پیچش کی اموات کو سینتالیس فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے
بڑے ماہر فن پروفیسر شان ٹمیز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی
کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ او وجدہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار
بشدت ترقی پذیر تھا پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ
ان مین سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہیں ہوا۔ اور اُن تمیں نفوس
سپاہیون مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کر دیا تھا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون
کے پہلو بہ پہلو مقیم تھے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا ہو دو کو میعادی
بخار لاحق ہوگیا تھا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے غور سے آئندہ ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبریہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بیہودگی مین شریک نہین ہے۔ تمام فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور الٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ڈہائی سال مین یہ ظاہر ہوا کہ پینتالیس ہزار فوج مین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر و خوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخارسے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام مسلسل مین لائین

عثمانی کیمپ مین ایک دوسرا ہر وقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تہا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تہے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح بہی مستحسن نہ تہی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پرواہی سے ہر وقت گولی چلانے کے باعث رہتا تہا وہ اس سے بہی زیادہ خطرناک تہا۔ ۱۱۔ دسمبر مین نے بنی غنیثر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ مازر رائفل چل جانے سے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہوگیا تہا اور دوسرا باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی تہی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتدا ہی سے خراب ہوگئی تہی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے پچھلے حصے مین نکلکر انتڑیون کو پہاڑتی ہوئی پار ہوگئی تہی۔ چنانچہ یہ بیچارا اوسی دن شام کے وقت مر گیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ اون لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تہے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان تہی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جو اپنی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت کا

شکار ہوچکا تہا۔ کسی قدر عجیب انصاف پرمبنی ہوتی لیکن بحالت موجودہ اینٹی فیون
ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بدقسمت ترک ایک بیہودگی اور حماقت و قت
موت کے پنجے مین پھنس کر راہی بقا ہوا۔ یہ عرب بے تکی گو دن بھر گولی چلاتے رہتے
تہے لیکن اونہیں اسبات کا بہت کم خیال تہا کہ بندوق کو تر رکھا۔ کہنا ایک
عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی ماوزر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے
تہے جیسے کہ نئے کھلونون کے ساتہہ بچے کھیلا کرتے ہین۔ بار بار بندوقون کو
صاف کرتے اور پھر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تہے۔
مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سُنی ہے
ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی
غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکہی ہو اپنے خیمے مین بیٹھا
ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہوجائیگا؟ مین نے اس طریقہ
عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے
جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا اونہیں تعلیم دینا
امر محال تہا۔ میرے زیادہ چوکنا ہوجانے کی وجہ غالباً یہ تہی کہ مین سوڈان
مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تہا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام
تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے
بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچھ بہی خوش آیند نہ تہا۔
لیکن حقیقت صرف یہی تہی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت
کر رہے تہے۔ بمشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تہا جو انگلستان مین
تمام شکاریون کو ہر ایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف مستثنےٰ صورتون
مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم مین چھرون کے نشان موجود نہ ہون - مین نے اپنی زندگی مین بغیر بیمہ زندگی مختلف قسم کے شکار کھیلے ہین چنانچہ مین اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ انڈر گراجو یٹون کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے -

۱۲ - دسمبر کو مین نے شہر طرابلس کے اطراف ترکی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا - طاہر بے نے براہ مہربانی توپخانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لیے دیا - علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹیلہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سقراط معلوم ہوتا تھا - کپتان موصوف علاوہ اور زبانون کے فصیح ترکی مین گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا - یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اُس کی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل مین پنہان رکھتا تھا - ہمارا چھوٹا قافلہ ایسی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو غیر یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے - اِس قافلہ مین دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے - کپتان ٹیلہم اور عبد اسد بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت افسر ہین میرے شریک سفر ہوگئے - عزیزیہ سے جو راستہ جنگل مین سے گزرتا ہے اُس کا نشان ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بعد دیگرے عربون کے چھوٹے چھوٹے گاؤن شاداب باغات جو کنوؤن کے قریب واقع تھے ہمین دکھائی دیتے رہے - ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے کیونکہ بیابان کے سخت حصہ سرزمین مین بھی ہر قدم پر گھوڑون کے سُم دو یا تین انچ زمین مین دھنسے جاتے تھے - اور ایسے مقام پر گزرنا جہان حال ہی مین ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا

گھوڑون کو پاشنا یا۔ ڈولکی چلانا تقریبًا ناممکن تھا کیونکہ ریتلی راستون پر گھوڑیکے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ترک لوگ اپنے گھوڑون کو بیابان کے طولانی اور گرم سفرون سے بچاتے ہین۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفر اور بھی زیادہ سست رفتاری سے طے ہوا۔ اور ہم معمولی قدم چال سے تقریبًا تمام راستہ طے کرتے رہے ہین وقتًا فوقتًا عربون کی جماعتین ملتی رہین۔ اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیے۔ جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ عبداللہ بے کے دریافت کرنے پر کہ یہ ننگے پاؤن کیون ہو رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطر ان لوگون نے بوٹ اُتار لیے تھے یہ کپتان بھی مثل اپنے اور ساتھیون کے ایک دل خوش کن رفیق تھا۔ اور حال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تھا۔ جہان وہ جنگ مصنوعی دیکھنے کے لیے گیا تھا یہ جنٹلمین پیرس واہل پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تھا۔ گو عبداللہ بے نے انگلستان کبھی نہین دیکھا تھا لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد و قوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا۔ اور سپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا۔ بظاہر اُس کا یہ خیال کہ ہر گریڈ آف گارڈس کا ہر ایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے۔ لیکن مین نے اُسے بتلایا کہ شاذو نادر استثنٰے سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اور اختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس و ترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی برائی کے ساتھہ ساتھہ سلیمان و مختار و عثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۷۸ء مین ناقابلیت اور تمام خرابی کا الزام اگر صحیح طریقہ سے عام طور پر عائد کیا

جا سکتا تھا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہون نے ہار بائی کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور گیلی۔ کریٹ۔ مقدونیہ اور یمن کے متواتر جھگڑے اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہین۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر ہین یہ اشخاص اپنے کام مین مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہون کہ وسیع دنیا مین آپ جہان کہین بھی چلے جائیے ہرگز آپ کو کہیں بھی کوئی شخص ایسا متواضع اور آپ کے آرام کا خیال رکھنے والا دوست ایسا نہ ہوگا کہ جیسا کہ ایک ترکی افسر اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق و موزون نہیں ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستون اور حمیدہ صفات رفیقون کیلئے حقیقت مین نہایت عمیق ہے۔ اب مین سچے دل سے خواہشمند ہون کہ پُرامن و آسائش کے حالات مین مجھے ان لوگون سے دوبارہ ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینون پہلو بہ پہلو سولہ میل وہ بیابانی سرزمین طے کر رہے تھے۔ جو ہمیں ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے تھی۔ اوسوقت ہم ختم جنگ کے بعد لندن مین دوبارہ ملاقات کی امید مین ظاہر کرتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو مین عود باشی نے کہا "رحیم خدا ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمین پھر ملاقات کا موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت یہ ہو رہی ہے کہ کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے" چار گھنٹے سفر کے بعد ہمین ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسمین مخروطی خیمے نصب ہو رہے تھے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام دوسنت بنی آدم " یعنی مردوں کے بیٹوں کا باغ تھا۔ ہماری آمد نے عربوں کے ایک بڑے مجمع میں جو اس کیمپ میں موجود تھا۔ مسرت آمیز جوش پیدا کیا۔ کپتان شلہم کا فوٹوگراف کیمرا دیکھ کر ان لوگوں نے ہلالی شکل کے دو دائروں میں اپنی صف بندی کی۔ ان کے سردار دستوں میں اپنے شاندار گھوڑوں پر سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم اٹھائے ہوئے صفوں کے کناروں پر کھڑے ہو گئے۔

یہ نظارہ بڑا شاندار تھا۔ دلی جوش کے ساتھ ساتھ ظاہری قوت بھی نمایاں کر رہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک عرب نے بھاری اور گونجدار آواز میں یہ گانا شروع کیا۔ " ہم لوگ جو جنگجو ہیں اپنے ملک کی خاطر موت سے نہیں ڈرتے " اس کے بعد سارے مجمع نے تلواریں اور بندوقیں علم کر کے ایک ساتھ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بھی تھا۔ " ہم اپنے باپ کے اصلی بیٹے ہیں " اس موقع پر عربوں کا جوش بہت بڑھ گیا تھا چنانچہ شلہم نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال میں ہر شخص کی یہ رائے ہو سکتی ہے کہ یہ تصویر کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہاں تھیں اور غالباً مال من ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تھا۔ سرخ۔ سفید اور بھونسلے علم یہ عجیب مجمع چاروں طرف زرد ریتلا میدان اور اوپر سورج کی چمکدار کرنیں یہ ساری خصوصیات مال من ہنٹ کے لئے مخصوص ہو سکتی تھیں۔

بنی آدم میں میجر نسیم ہے جو اڑتیسویں کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے اعلٰے افسر کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ شخص کشیدہ قامت اور

کہ مکھیاں مرض کے جراثیم لاتی ہیں گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے دامن میں یورپینوں کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کردیا جاتا اور عربوں کو بازار کے جنوبی سرے کے میدان میں جگہ دیجاتی۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو لڑاکا سپاہی اس امر کی اجازت رکہتے ہیں کہ وہ جہاں چاہیں بیٹھ جائیں اور جس خیمے کے قریب چاہیں اپنے بلبلاتے ہوئے اونٹوں کے ساتھ نہایت غیر خوش آئند جائیں بنا کر فروکش ہو جائیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جہانتک مجھے علم ہے باقاعدہ سپاہیوں کو پانی جوش کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاتا تھا۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا تندرستی کے لیے خطرۂ عظیم کا باعث ہو سکتا تہا۔ مختصر یہ کہ کیمپ ہیضہ۔ بخار۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا تہا۔ لیکن مہربان خدا طرابلس کے ان بہادر محافظین کی حمایت کر رہا تہا۔ چنانچہ یہ جانباز ان خطرناک سختیوں سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و ناقابلیت کے باعث پیدا ہو سکتی تہیں ——

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظانِ صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر رکھ کر رائے قائم کرے تو اوسے بلا شبہ معلوم ہو جائیگا کہ عثمانیہ افواج کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہیں کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین افواج میں سے ایک اعلےٰ فوج کا بادشاہ بنا دیا ایک ترکی افسر نے جو مجھ سے اس مسئلہ پر بحث کر رہا تہا۔ اپنے طبی اسٹاف کی پس ماندگی کو تسلیم کرتے ہوئے۔ بیان کیا کہ متمول انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ ہیں جو جنگ جنوبی افریقہ میں امراض کے باعث واقع ہوئے تھے۔ اوسکا یہ خیال بہی صحیح تہا۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ فوجی اور طبی کاموں کی بے ڈہنگی آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کر دی تہی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی تھی تواریخ
مین ایک ایسا باب بناتی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پر ہے۔ مجھے
اون مریضون کا حال خوب اچھی طرح یاد ہے جو قرزین پر صرف ایک واٹر
پروف چادر بچھائے پڑے رہا کرتے تھے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش و خرم اور آیندہ ترقی کی اُمید سے بھری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کر دیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی تھین بشرطیکہ ہمارا بھی
اسٹاف وہی دانائی و قابلیت رکھتا ہوتا جو چند سال بعد جنگ روس و جاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑھ گئے تھے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں تھین
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی تھی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹھ ہزار تھین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بھی کم اموات کا نقصان پہونچا
تھا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابھی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتھ ساتھ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کر دیا تھا۔ زمانہ حال کی ساری جنگوں مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانس و جرمن۔ روس و ٹرکی
وینز کیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مدغاسکر اور ٹانگانگ مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کہ
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہیں جا سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر امتحانات جنہیں [illegible] کہ [illegible]
ہوتا ہے طبی ترقی کی سست رفتاری پر [illegible] ایک [illegible]
یہ فعل کسی طرح بھی تغیر کن نہیں کہلا [illegible] کیونکہ [illegible]
نہیں ہوئے ہیں وہ اسقدر اہم اور [illegible]
قدر بیش قیمت ہیں کہ ہم بمشکل اپنے [illegible] سکتے ہیں [illegible]
ایسی حالت میں جبکہ ہمارے آنکھوں [illegible]
سست رفتاری کے ساتھ ترقی [illegible]

آج سے چھبیس سال بیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کر کے جانوروں پر تجربہ [illegible]
گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ایسے [illegible] کی [illegible] افزون ترقی کی [illegible]
اس ٹیکے کی گرمی سے مر جاتی ہے۔ اور جانور بیشتر تجربہ کیا گیا [illegible]
امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر
استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ برلن کے دار العمل میں [illegible] نے
اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد ازان ۱۸۹۹ء مین
ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششین انگلستان کی ادنی
فوج میں اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل میں لائی گئیں جو جنوبی افریقہ
روانہ ہونیوالی تھین تاکہ وہان پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے
جس فوجی جہاز پر مین سوار تھا اوسکے ہر ایک افسر نے اپنے جلد مین یہ مادہ
داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمین سب سے بڑی دقت ان عام سپاہیون کی تھوڑی
ہی سی تعداد فراہم کرنے مین پیش آئی جنہیں ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم
کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کامون کے صحیح نتائج معلوم کرنا
ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کہ نتیجہ نہایت قابل اطمینان تہا۔ اُسوقت سے لیکر ابتک اس مادے کا جبریہ استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اوس سے عجیب وغریب فوائد حاصل ہوچکے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لئے اس ٹیکہ کا جبریہ قانون مقرر کر رکہا تہا۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکایت دنیا سے ... کم اموات واقع ہوئیں کہ تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر ہین۔ ... جہان جاپانیون جیسی اعلےٰ درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی نہ تہا سپاہ دی بخار کی بڑی کثرت تہی۔ جاپانی طبی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت ہے۔ ہر ایک سپاہی کو ایک ڈبیہ ... گولیون کی پہنچا دی گئی تہی جسپر ... تہا ... کو پیدا کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ ... استعمال کیا جایا کرین ——

حال ہی مین پیچش اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے کے عجیب وغریب نتائج وکامیابی حاصل کئے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم مانشیر وبلارڈ اور ڈاپٹر کے تیار کردہ مادے کے عام استعمال نے فرانس مین پیچش کی اموات کو سینتالیس فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے بڑے ماہر فن پروفیسر شان ٹیمز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ اودجدہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار بشدت ترقی پذیر تہا۔ پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ ان میں سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہیں ہوا۔ اور اُن تمیں تعداد کو سپاہیون مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کر دیا تہا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون کے پہلو بہ پہلو مقیم تہے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا ہوئے دو کو میعادی بخار لاحق ہوگیا تہا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے خوش آئند ہین ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبریہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بیہودگی مین شریک نہین ہے۔ تمام فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور اُلٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ذاتی سال مین یہ ظاہر ہوا کہ پینتالیس ہزار فوج مین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر و خوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخارسے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام عمل مین لائین۔

عثمانی کیمپ مین ایک دوسرا ہر وقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تہا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تہے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح ہی مستحسن نہ تہی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پرواہی سے ہر وقت گولی چلانے کے باعث رہتا تہا وہ اس سے ہی زیادہ خطرناک تہا۔ ۱۱۔ دسمبر مین سنے بنی غیشر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ ماؤزر رائفل چل جانے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہو گیا تہا اور دوسرے باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی ہتی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتدا ہی سے خراب ہو گئی ہتی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے پچلے حصے مین نکلا انتریون کو پہاڑتی ہوئی پار ہو گئی ہتی۔ چنانچہ یہ بیچارا اوسی دن شام کے وقت مر گیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ اون لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تہے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان ہتی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جوانبی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت کا

شکار ہو چکا تھا۔ کسی قدر عجیب انصاف پر مبنی ہوتی لیکن بحالت موجودہ ایسا نہین ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بدقسمت ترک ایک بیٹہ ضروری اور خلاف وقت موت کے پنجے مین پھنس کر راہی بقا ہوا۔ یہ عرب رات کو دن بھر گولی چلاتے رہتے تھے لیکن اونہیں اسباب کا بہت کم خیال تھا کہ بندوق کو تر چھپا رکھنا ایک عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی ماؤزر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے تھے جیسے کہ نئے کھلونون کے ساتھ بچے کھیلا کرتے ہین۔ بار بار بندوقون کو صاف کرتے اور پھر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تھے۔ مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سُنی ہے ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکھی ہو اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہو جائیگا؟ مین نے اس طریقہ عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا اونہیں تعلیم دینا امر محال تھا۔ میرے زیادہ چوکنا ہو جانے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ مین سُوان مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تھا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچھ بھی خوش آیند نہ تھا۔ لیکن حقیقت صرف یہی تھی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت کر رہے تھے بمشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تھا جو انگلستان مین تمام شکاریون کو ہر ایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف سننے میں آتا ہے مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم مین چھرون کے نشان موجود نہ ہون ۔ مین نے اپنی زندگی مین بغیر بیمہ زندگی مختلف قسم کے شکار کھیلے ہین چنانچہ مین اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ انڈرگرا نجو بیٹون کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے ۔

۱۲ ۔ دسمبر کو مین نے شہر طرابلس کے اطراف ترکی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا ۔ طاہر بے نے براہ مہربانی توپخانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لیے دیا ۔ علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹیلہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سقراط معلوم ہوتا تھا ۔ کپتان موصوف علاوہ اور زبانون کے فصیح ترکی مین گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا ۔ یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اس کی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل مین پنہان رکھتا تھا ۔ ہمارا چھوٹا قافلہ ایسی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو عزیز یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے ۔ اس قافلہ مین دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے ۔ کپتان ٹیلہم اور عبد اللہ بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت افسر ہین میرے شریک سفر ہوگئے ۔ عزیزیہ سے جو راستہ جنگل مین سے گزرتا ہے اُس کا نشان ٹھیک ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بعد دیگرے عربون کے چھوٹے چھوٹے گاؤن شاداب باغات جو کنوؤن کے قریب واقع تھے ہمین دکھائی دیتے رہے ہے ۔ ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے کیونکہ بیابان کے سخت حصہ سرزمین مین بھی ہر قدم پر گھوڑون کے سُم دو یا تین انچ زمین مین دھنستے جاتے تھے ۔ اور ایسے مقام پر گزرنا جہان حال ہی مین ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا

گھوڑون کو پاشنا یا - ڈلکی چلانا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ ریتلی راستون پر گھوڑیکے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے - ترک لوگ اپنے گھوڑون کو بیابان کے طولانی اور گرم سفرون سے بچاتے ہین - چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفر اور بھی زیادہ سست رفتاری سے طے ہوا - اور ہم معمولی قدم چال سے تقریباً تمام راستہ طے کرتے رہے ہین وقتاً فوقتاً عربون کی جماعتین ملتی رہین - اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیے - جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے - عبداللہ بے کے دریافت کرنے پر کہ یہ ننگے پاؤن کیون ہو رہے تھے - معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطر ان لوگون نے بوٹ اُتار لیے تھے یہ کپتان بھی مثل اپنے اور ساتھیون کے ایک دل خوش کن رفیق تھا - اور حال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تھا - جہان وہ جنگ مصنوعی دیکھنے کے لیے گیا تھا یہ جنٹلمین پیرس و اہل پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تھا - گو عبداللہ بے نے انگلستان کبھی نہین دیکھا تھا - لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد و قوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا - اور سپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا - بظاہر اُس کا یہ خیال کہ بریگیڈ آف گارڈس کا ہر ایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے - لیکن مین نے اُسے بتلایا کہ شاذو نادر استثنے سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اور اختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس و ترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی بُرائی کے ساتھ ساتھ سلیمان و مختار و عثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۷۸ء مین نا قابلیت اور تمام خرابی کا الزام اگرچہ صحیح طریقہ سے عام طور پر عائد کیا

جا سکتا تھا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہون نے ہاربائی کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور تسلی۔ کریٹ۔ مقدونیہ اور یمن کے متواتر جھگڑے اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہین۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر ہین یہ اشخاص اپنے کام مین مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق مین یہ کہہ سکتا ہون کہ وسیع دنیا مین آپ جہان کہین بھی چلے جائیے ہمیشہ آپ کو کہین بھی کوئی شخص ایسا متواضع اور آپ کے آرام کا خیال رکھنے والا دستیاب نہ ہوگا کہ جیسا کہ ایک ترکی افسر اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق و موزون نہیں ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستون اور حمیدہ صفات فیقون کیلئے حقیقت مین نہایت عمیق ہے۔ اب مین سچے دل سے خواہشمند ہون کہ پر امن و آسائش کے حالات مین مجھے ان لوگون سے دوبارہ ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینون پہلو بہ پہلو سولہ میل وہ بیابانی سرزمین طے کر رہے تھے۔ جو ہمیں ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے تھی۔ اوسوقت ہم ختم جنگ کے بعد لندن مین دوبارہ ملاقات کی امید مین ظاہر کرتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو مین عود ہاشمی نے کہا "خدا ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمین پھر ملاقات کا موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت یہ ہو رہی ہے کہ کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے" چار گھنٹے سفر کے بعد ہمین ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسمین مخروطی خیمے نصب سو رہے تھے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام "دسنت بنی آدم" یعنی مردوں کے بیٹوں کا باغ تہا۔ ہماری آمد نے عربوں کے ایک بڑے مجمع میں جو اس کیمپ میں موجود تہا۔ مسرت آمیز جوش پیدا کیا۔ کپتان شلہم کا فوٹوگراف کیمرا دیکھ کر ان لوگوں نے ہلالی شکل کے دو دائروں میں اپنی صف بندی کی۔ ان کے سردار درمیان میں اپنے شاندار گھوڑوں پر سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم ہاتھوں میں لئے ہوئے صفوں کے کناروں پر کھڑے ہو گئے۔

یہ نظارہ بڑا شاندار تہا دلی جوش کے ساتھ ساتھ ظاہری قوت بہی نمایاں کر رہا تہا۔ اسی اثنا میں ایک عرب نے بہاری اور گونجدار آواز میں یہ گانا شروع کیا "ہم لوگ جو جنگجو ہیں اپنے ملک کی خاطر موت سے نہیں ڈرتے" اس کے بعد سارے مجمع نے تلواریں اور بندوقیں علم کر کے ایک ساتھ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بہی تہا "ہم اپنے باپ کے اصلی بیٹے ہیں" اس موقع پر عربوں کا جوش بہت بڑھ گیا تہا چنانچہ شلہم نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال میں ہر شخص کی یہ رائے ہو سکتی ہے کہ یہ تصویریں کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہاں تھیں اور غالباً مال من ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تہا۔ سرخ۔ سفید اور بھورے علم یہ عجیب مجمع چاروں طرف زرد ریتلا میدان اور اسپر سورج کی چمکدار کرنیں یہ ساری خصوصیات مال من ہنٹ کے لئے مخصوص ہو سکتی تھیں۔

بنی آدم میں میجر نسیم بے جو اڑتیسویں کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے اعلےٰ افسر کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ شخص کشیدہ قامت اور

خوبصورت جوان تہا۔ بہت خوش مزاج ہونے کے علاوہ اپنی طبیعت
مین سادگی کی وہ لطافت رکہتا تھا جو عثمانی قوم کی خصوصیات مین داخل ہے
میجر نسیم بے اپنی فوجی ملازمت کے تقریباً ۲۵ پچیس سال ارض روم مین گزار
چکا تھا۔ کیونکہ کسی وجہ سے جابر سلطان[1] عبد الحمید خان میجر مذکور سے ناراض
ہوگیا تھا۔ اس پریشان کن جنگ مین گو بہت سی جسمانی تکالیف موجود ہیں
تاہم ترکی سینئر افسر بہ نسبت ہمارے انگریزی افسرون کے زیادہ آرام وہ خیمون مین
رہائش رکھتے تھے نسیم بے کا مخروطی خیمہ معمولی انگریزی خیمے سے دگنا وسیع تھا۔
مین اور ٹیلہم اپنے ساتھ مچھلی وغیرہ سامان خوراک جو ٹین کے ڈبون
مین بند تہا سے لیتے آئے تھے۔ کیونکہ ہمین گمان غالب تھا کہ ایسی خوراک پر
گزارہ کرنا پڑے گا۔ لیکن یہان پہونچکر ہمین بہت خوشی اور حیرت ہوئی
کہ رسالے کا بے ماسٹر جو ایک توانا اور ملنسار شخص تھا۔ باوجود فوجی
ملازم ہونے کے کھانا پکانے مین پورا ماہر تھا۔ چنانچہ اس شخص نے
بہت تھوڑی دیر مین پسندے مرغ کے کباب اور پلاؤ یہ سب چیزین
نہایت اعلیٰ درجہ کی ہمارے لیے تیار کین۔ اور قہوہ تو ایسا اچھا بنایا کہ اُس
سے بہتر کسی اول درجے کے ہوٹل مین بھی نہین ملسکتا۔
سنت بنی آدم مین جسے بطور اختصار بنی آدم بھی کہا جاتا ہے
بہت افسر جن مین کمانڈنگ بھی شامل تھا فرانسیسی زبان سے آشنا
تھے۔ علاوہ ازین ٹیلہم نے براہ مہربانی اُن کی ترکی گفتگو کا بہت
سا حصہ مجھے ترجمہ کرکے سُنایا۔ چنانچہ یہ شام بڑی مسرت سے

[1] سلطان عبد الحمید خان کی رحم دلی کی متعدد مثالین موجود ہین اور جو ہو سکتین سلطان معزول کے متعلق ایسی عمدہ رائے رکھتے ہین کہ جابر کا لفظ سلطان ممدوح کیلئے استعمال کیا جانا یقینی و گزارش کا باعث ہوتا ہے۔ ۱۲

گزری بعد ازان مین بستر پر جا کر لیٹ گیا۔ جہان سے بو مہلیا نہ کی سرچ لائٹ کی مدھم روشنی نہ صرف دکھائی دے رہی تھی بلکہ میرے خیمہ پر بھی پھیلی ہوئی تھی۔ مجھے اُمید تھی کہ چند گھنٹے بلا کھٹکے سوتا رہونگا۔ لیکن آدہی رات کے وقت عارف بے آدہمکا۔ یہ شخص ابھی تک سُرخ کوٹ اور سویلین پتلون پہنے ہوئے معہ ایک اور افسر کے وارد ہوا اور بہت خوش نظر آتا تہا۔ اسوقت عارف بے اپنے ساتھ چار آدمی لیکر عین زارہ اور اطالوی خطوط کے بڑے حصے مین گشت لگانے کے بعد یہان وارد ہوا تہا۔ اور اطالیون کے جنگی طریقون کو حقارت کی نظر سے دیکہتا ہوا ظاہر کیا کہ دشمن کی فوج کو بغیر پٹرول کی حفاظت کے سوتا ہوا دیکھ آیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا کہ بومہلیانہ کی خندقون کی حفاظت بڑے مستحکم طریقے سے دو سرچ لائٹون اور تار کے جال کے ذریعہ سے جس مین تیز نوکدار مینخین لگی ہوئی ہوتی ہین۔ عمل مین آرہی ہتی۔ عین زارہ کی جانب ایک بلندی پر دو باٹریان توپخانے کی موجود تھین اور تمام خطوط پر ہر ایک جگہ سپاہیون۔ گھوڑون اور توپون کی بڑی بہرمار تھی۔ عین زارہ کے قریب تختون کی بڑی تعداد ریت پر اس غرض سے بچھادی گئی تھی کہ توپون کا بہ آسانی کھینچ لیجانا ممکن ہوسکے لیکن باوجود ان تمام معلومات کے جنہین افسر مذکور بچشم خود ملاحظہ کر آیا تہا اُس پر بظاہر ہراس ومایوسی کے کوئی علامات ظاہر نہین ہونے تھے بلکہ برخلاف اس کے وہ اور اُس کے رفیق اُمید سے بھرے ہوئے تھے ان لوگون مین غلبہ آرا یہ تہی کہ ابتدار جنگ مین شہر اطلس کا خالی کر دینا حقیقت مین ایک غلطی تھی لیکن میرے خیال مین کسی سانحہ کے بعد محفوظ رہنا

بہتر ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ حفاظت کی کوئی تدبیر کیجا سکے۔ یہ امر فراموش
نہین کرنا چاہیے کہ عربون کی بڑی بڑی جماعتون کی کمک جو فی الحال اندرون
ملک سے دستیاب ہو رہی ہے۔ خلوئے شہر کے زمانہ مین بھی
یعنی اُس وقت جبکہ اعلان جنگ کی مدت ختم ہو چکی تھی تاہم ابتدا ہی
مین کم از کم تین ہزار جنگجو عرب نخلستان اور شہر مین موجود تھے اور اگر
یہ لوگ باقاعدہ ترکی فوج کے ساتھہ عمدہ خندقون مین پناہ لے لیتے
تو ان کا صرف گولہ باری سے پسپا کیا جانا بہت دشوار ہوتا اور
اطالیون کو خشکی پر قدم رکھنے مین بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔
قریباً تین بجے رات کے ہم پھر دوبارہ سو گئے بعد ازان صبح آٹھہ بجے
بیدار ہو کر مزیدار چائے پی اور ایک دفعہ پھر سے اپنے ساتھیون کے
سفر پر روانہ ہو گئے۔ اسوقت کپتان عبد اللہ بے کی ڈاڑھی جو تین مہینون
سے اُسترے کی منتظر نہین ہوئی تھی۔ منڈھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی
اور کپتان مذکور اپنی پوری وضع مین بہت خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔
مین نے اس جنگ مین صرف چند ہی افسرون کے پاس پوری وردی
دیکھی تھی اس کپتان کے پاس وردی کی موجودگی کی وجہ یہ تھی کہ اس نے
اپنا اسباب خفیہ طریقے سے سرحد پار بھیجدیا تھا۔ چنانچہ اسی کے ساتھہ
یہ وردی بھی چلی آئی تھی۔ ایک گندمی رنگ کے خوبصورت ترک کپتان
محمد بے بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ اون کے سر پر ایک ہلکے نیلے
رنگ کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی جسے وہ کسی اطالوی افسر سے چھین لائے
تھے۔ اون کے پاس ایک ماوزر بندوق بھی موجود تھی۔ محمد بے نے مجھسے
بیان کیا کہ اون کا ایک بھائی انگریزی فوج مین بخدمت افسری مامور ہے

ہم دو گھنٹے تک وسیع میدانون مین سفر کرتے رہے اسی اثنار مین مجھے یہ معلوم ہونے لگا کہ گویا ان میدانون مین اسفوڈل کے پھول کھلے ہوئے ہین اور اکلیز غصہ مین بھرا ہوا ادہر ادہر پھر رہا ہے اس زمانہ قدیم کے سلسلہ خیالات نے مجھے یونانیون کے محبوب درخت ارم کے جھنڈ دکھلانے شروع کئے اور مجھے اس پیلی دھونسلی ریت مین بالکل سبز قطعات نظر آنے لگے۔ ترکی مرکزی لائن کے خیمہ مین سیدھی جانب خندق بنی غشیر تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر سنت بنی آدم سے واقع ہے ہم نے یہان چند نظام فوج کے آدمی اور عربونکی ایک تعداد موجود دیکھی۔ وہ عمارت جسکے نام سے یہ مقام موسوم کیا جاتا ہے۔ ہمارے واسطے جائے قیام بنی۔ دوپہر کی تیز دہوپ سے بچکر مین نے اس عمارت مین چائے پی۔ اور ایک فوجی ڈاکٹر سے دلچسپ گفتگو کرتا رہا۔ جسکی اثنار مین ڈاکٹر مذکور سے معلوم ہوا کہ ترکون اور عربون مین نزلہ کی شکایت پھیلی ہوئی تھی۔ نیز اسبات پر اُس نے زور دیا کہ ہر شخص کو جوش دیا ہوا پانی پینا چاہیئے۔ اس ڈاکٹر نے مجھسے مشتاقانہ لہجہ مین دریافت کیا کہ روے و دیگر امراض چشم سے محفوظ رہنے کی خاطر مین کس قسم کا عرق استعمال کیا کرتا ہون۔ چنانچہ مین نے سلوشن آف کاررو زیوسیلی میٹ کا نسخہ بتلا دیا اسکا کمپونڈر جو ایک بوڑھا یونانی شخص تہا۔ اسوقت یہین موجود تہا۔ مجھسے یونانی زبان مین دریافت کرنے لگا کہ میرے خیال کے مطابق جنگ کب تک جاری رہے گی۔ یہ بیچارہ جنگ سے بہت پریشان نظر آتا تہا۔ اور اپنے اہل و عیال سے جو شہر طرابلس مین موجود تھے جلد ملنے کا بڑا خواہشمند ہو رہا تہا۔ یہان ہی شل اور مقامات کے مختلف اشیاء جو

دشمن سے چھین لی گئی تھین موجود تھین جنگ کے بعد ہر قسم کی چیزین نہایت
ہی ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہین۔ چنانچہ ہم نے ایک جوڑی زلیس دور بین
کی ساختہ جینا دیکھی جو صرف پانچ پیا سٹر پہ فروخت ہوئی لیکن مین نے
کچھ عرصہ بعد وہ دروغ بیانی جو اطالیون نے سرکاری طور پر شائع کی
تھی پڑھی جسمین درج تہا۔ کہ " ابھی تک اطالوی گولہ بارود کی کوئی مقدار
دشمن کے ہتھے نہیں چڑھی ہے۔ مگر اسکے برخلاف مین نے یہان بنی غشیر
مین مشل اور مقامات کے عام بازار مین اطالوی فتحیابیون کے باوجود اُن
کے کارتوس سات پنس جیسی ادنے قیمت پر اسی عدد فروخت ہوتے
دیکھے اور اُن کی رائفلیں وقرابینیں فی عدد تین فرانک کی حقیر قیمت
پر فروخت ہو رہی تھین۔ ۲۹۔ ڈسمبر کی جنگ کے بعد اطالوی گولی بارود
بلا قیمت صرف سوال کرنے پر دستیاب ہو سکتی تہی۔ سپاہیون کے چوبی
بوتل جو آبنوشی کے کام مین لائے جاتے ہین۔ خیمون کی میخون آویزان
تھے۔ اور ان کی پیندیون مین اطالوی سپاہیون کے نام کندہ ہونے کے
باعث خیال ہوتا تہا کہ یہ بوتل بھی مال غنیمت کا ایک حصہ تھے جس بھونسلے
رنگ کے خیمے مین مین لیٹا ہوا تہا اوسمین بھی اطالین حروف کی تحریر سابق
مالکون کی نشاندہی کرتی تہی ان دنیاوی ساز و سامان کو دیکھکر اون کے
مالکون کے انجام کے متعلق حسرت آمیز خیالات پیدا ہوتے تھے۔

ترکی وردیان جنگ کے موقع پر عجیب مختلف الوضع ہوا کرتی ہیں۔ مجھے
خوب یاد ہے کہ ۱۸۹۸ء مین بغاوت کریٹ کے موقع پر سلطان کی فوج
کا ساز و سامان کس قسم کا تہا گو یہ صحیح ہے کہ ایک خاص قسم کی طربوش
کا استعمال اوسوقت فوج مین عام طور پر رواج پذیر تہا تاہم وردی کا

باقی حصہ عجیب ہی اختلاف رکھتا تھا۔ مثلاً ایک شخص وردی کا پتلون فراک کوٹ کے ساتھ زیب تن کئے ہوئے ہے لیکن اوس وقت لباس کی خرابی بالکل فراموش کردی جاتی تھی۔ جبکہ یہ بہادر فوج آفتاب غروب ہونے پہر پر بڑ کرتی ہی اپنے بادشاہ کے لیے جو ان کے حال سے بے پرواہ تھا نعرۂ مسرت بلند کیا کرتی تھی۔ کریٹ کے میدان مین ترکی فوج کی ظاہری حالت خواہ کیسی ہی خراب کیون نہو لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طرابلسی ترکی افواج اُن سے بھی زیادہ عجیب منظر پیش کرتی ہین کیونکہ ان فوجون مین سپاہ کی تعداد کثیر خاکی سرج اور زین کے ایسے بوٹ پہنے ہوئے تھے جو خشک اور تر مٹی مین بالکل میلے ہو گئے تھے۔ بہتون کے پاس ہلکے نیلے رنگ کے لبادے تھے۔ لیکن ان سب کے کپڑے چاک چاک تھے بٹن ندارد اور پتلونون کے گلیسون کا کوئی پتہ نہ تہا۔ بعض کے پاس صرف بوٹون کا تلا ہی رہگیا تھا تاہم کوئی شخص تمام دنیا کا سفر کرنے پر بھی ان خرقہ پوش رجمٹون سے بہتر کوئی فوج نہیں دیکھ سکتا۔

دنیا کے مختلف حصون مین مجھے عثمانی فوج سے جسقدر زیادہ سابقہ ہوتا جاتا ہے مین اوتنا ہی زیادہ اس فوج کا گردیدہ ہوتا جاتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ اصلاح پذیر حالات مین دنیا مین چندہی فوجین اسکے ہم پلہ ہین گو فرانسیسی عمدہ جنگجو ہین تاہم بعض اوقات وہ فتح کی خوشی مین آپے سے باہر اور ناکامیابی کی حالت مین بری طرح جی چھوڑ بیٹھتے ہین لیکن ترک ان دونون انتہائی حالتون مین خیر الامور اوسطہا کے مصداق ہین کیونکہ یہ لوگ غرور سے پاک ہوا کرتے ہین اور موجودہ جنگ مین تو ترکی باقاعدہ سپاہ اور افسرون نے یکسان اپنے کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ مین شجاعت و بسالت کے وہ

جوہر دکہائے ہین کہ دنیا کو اُن پر مشکل سے اعتبار آئیگا - اس نیم ریلی فوج سے
یہ خصوصیت بہی وابستہ ہے کہ وہ ہر ایک چہوٹی بڑی ہزیمت قابل نصرت تصور
سے برداشت کیا کرتی ہے - جنرل پچری کی پندرہ ہزار فوج اپنے رکاب میں
پر موجود دیکہکر ترکون کی قلیل التعداد فوج نے عین زارہ سے ہٹ جانے
مین مصلحت دیکہی - چنانچہ یہ فوج عین زارہ سے نہایت بے پروائی کے
ساتہہ روانہ ہوئی اور بظاہر اُسے اس خطرہ سے کوئی ہراس محسوس نہین
ہوتا تہا کہ دشمن کا اپنے رسالہ سے اُسپر حملہ کر دینا داخل امکان تہا - غالباً
اسوقت تک ترکی فوج کو اطالوی افواج کی جرأت کا پورا اندازہ ہو گیا تہا -
اور وہ خوب سمجہنے لگی تہی - کہ جنگ کے بازار مین عموماً ادن کے دشمن کی کیا قیمت
ہوا کرتی تہی - ترکی فوج کی بہترین خوبیون مین ایک یہ بات بہی شامل ہے
کہ تمام افسرون اور سپاہ مین خوب اتحاد موجود ہے فوج کی تربیت
قابل تعریف ہے اور گو غیر مناسب جانبدارانہ برتاؤ کا مین نے کوئی
نشان بہی نہین دیکہا ہے - تاہم افسر اور سپاہی آپس مین سچی محبت
کے رشتے مین منسلک اور باہم ایکدوسرے کی عزت کیا کرتے ہین - رسالہ
لیبک وڈ کا لائق نامہ نگار جس نے اپنا مصنوعی نام کیپی تحریر کیا ہے
ترکی فوج کی مدح و ثنا مندرجہ ذیل فقرانہ جملون مین اسطرح کرتا ہے
،، ترک جس امر کے خواہشمند ہین وہ صرف یہ ہے کہ اٹلی اپنی فوج ایشیائے
کوچک یا مقدونیہ مین خشکی پر اتار دے تاکہ اٹلی کی ہزیمت کے باعث
ترکون کو تاوان جنگ حاصل ہو جائے ،،

افسروں کی وردیوں میں بھی ایسا ہی اختلاف تہا جیسا کہ
سپاہیون کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے - بعض افسر جو ٹیونس وغیرہ کے

مشکل اور زیادہ طولانی راستون سے اعلان جنگ کے بعد داخل ہوئے
تھے۔ معمولی سویلین کپڑے پہنے ہوئے تھے چنانچہ انہی مین سے ایک
دلچسپ افسر جو بنی غشیر مین تعینات تھا اور کچھ دیر ہمارا ہمسفر رہا تھا سولین
پیٹی باندہے ہوئے اور ایک ایسا سیاہ بوٹ پہن رہا تھا جسمین بجائے
تسمون کے ربر کام دیتا تھا۔ خود کمانڈنٹ صاحب کے ہاتھ مین ایک
زنانہ چرمی بیگ موجود تھا یہ ایک خوشنما خصوصیت غیر یورپین
زندگی مین عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خصوصاً موجودہ حالت مین
تو اس سے چھٹکارا نہین ہوسکتا تھا گو جنگ کا باضابطہ اعلان اور اسکے
چوبیس گھنٹے کی میعاد کی اطلاع ترکی حکام طرابلس کو اٹلی کے قونصل نے
دیدی تہی۔ تاہم قسطنطنیہ سے احکام آئے بغیر کوئی کارروائی
نہین کی جاسکتی تہی۔ اور یہ احکام شہر طرابلس مین صرف چھہ گھنٹے پیشتر
گولہ باری سے موصول ہوئے۔ پس ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ کسقدر
پریشانی اور شتابی ان چھہ گھنٹون مین واقع ہوئی ہوگی۔ میدانی توپون کے
لیئے گھوڑے مہیا کرنا باربرداری کیلئے اونٹ اور خچرون کا جمع کرنا خوراک
کا انتظام اور گولہ بارود کا لادنا علاوہ ازین اور چھوٹے چھوٹے ہزارون کام
جو ایک چھوٹی سے چھوٹی فوج کے بہی جمع کرنے اور اسے کسی محفوظ مقام
پر پہنچا دینے مین پیش آتے ہین۔ نشات بے کی دقتون کا باعث ہو رہے
تھے ان تمام امور پر سوچ وبچار و نیز عمل درآمد صرف تین سو ساٹھ منٹون
مین کرنا تھا۔ نشات بے اور اسکے اسٹاف نے یہ عظیم الشان قابلیت دانائی
ظاہر کی کہ اپنی زیر کمان ساری فوجکو باستثنائے چند توپچیون کے
جو بغرض دہوکا دہی قلعہ سلطانیہ و حمیدیہ مین تقریباً ناکارہ توپخانے کے ساتھہ

چھوڑ دئے گئے تھے بڑی کامیابی سے اُس عظیم پریشانی سے بچا لیا۔ جو شہر مین پھیلی ہوئی تھی۔ اِس قابل یادگار موقعہ کی شام کیوقت اِس بات کی فرصت نہین تھی۔ کہ دوستون اور رشتہ دارون کو الوداع کہی جا سکے ایک فوجی ڈاکٹر نے جس نے کہ ایک کیتھولک لیڈی سے شادی کر لی تھی مجھسے بیان کیا کہ وہ پریشانی کی حالت مین اپنے مکان کو دوڑا گیا جب اُسنے بالکل خالی پایا دینیزیہ کہ خلوئے شہر سے اِسوقت تک اُسے بالکل نہین معلوم تھا کہ اُسکی بیوی اور چھہ بچون کا کیا انجام ہوا۔ الغرض شہر طرابلس کی ساری فوج آہستہ خرامی سے نواح عزغزیش کی جانب روانہ ہو گئی اور چند دن بعد ہی مین زارہ کے خطوط پر پھیل گئی۔ ہمین اپنے زمانہ قیام مین ترکی فوج سے دشمن کی سرچ لائٹ جو سمندر کے قریب بارہ میل فاصلہ پر واقع تھی۔ صاف نظر آیا کرتی تھی اور اس سے تمام کھجور کے درخت اور ریتیلے ٹیلے منور دکھائی دیتے تھے مشرقی جانب سے بھاری توپون کے چلنے کی آواز ہمارے کانون مین اُن جنگی جہازون سے پہنچا کرتی تھی جو تجدرہ کے ساحل پر لنگر انداز تھے۔ اور گو یہ چھوٹا سا قصبہ باشندون سے بالکل خالی ہو رہا تھا۔ تاہم ملاح اپنے قیمتی گولے متواتر اینٹ اور مٹی پر ضائع کرتے رہے۔

بنی غشیر سے عزیزیہ واپس آگئے لیکن ہم نے اس عرصہ مین ترکی ولیج لائنون کے صرف مرکزی حصون کو دیکھا تھا۔ حالانکہ یہ خطوط مدافعت سات میل طویل تھے۔ عربی اور ترکی دستے داہنے اور بائین دونون جانب تمام فاصلے پر قابض تھے اور اطالویون کے اطراف ہلالی شکل مین پھیلے ہوئے تھے ان کی چوکیان ایک اندرونی حلقے کی شکل مین تقریباً چھہ میل

سمندر کی جانب پھیلی ہوئی تھین متخاصمین کے عمل اور اصول مین جو ایک دوسرے
کے مقابلہ مین فروکش ہو رہے تھے ۔ کسقدر عجیب اختلاف موجود تھا ۔
یہان ایک ایسی حملہ آور فوج موجود تھی جسکے ذرائع آمدورفت غیر منقطع تھے
اور جس کے پاس گولے بارود کے لا تعداد ذخیرے اور توپخانے بڑی کثرت
سے موجود تھے ۔ اور کثرت تعداد کی یہ حالت تھی کہ صرف شہر طرابلس
مین ستر ہزار ایسی سپاہ موجود تھی کہ جکی مدد کے لیئے اتواپ سرچ لائٹ
اور مضبوط بحری بیڑہ ہر وقت موجود رہا کرتے تھے لیکن باینہمہ ساز
وسامان یہہ اصولی حملہ آور اپنی عمیق خندقون مین حفاظت کے لیے
تار کا جال پھیلائے پڑے ہوئے تھے ۔ اور پیش قدمی خواہ پسند
نہ کرتے تھے ۔ یا اپنے آپ کو اس کام کے قابل نہ پاتے تھے ۔ برخلاف
اِن کے ان سے صرف چند میل کے فاصلہ پر مدافعت کنندہ موجود تھے
جنکی تعداد گو قلیل تھی تاہم اطالوی فوجکو پوری حقارت سے دیکھا
کرتے تھے ۔ یہ لوگ اپنے واسطے خندقین کھودنے کی ذرا بھی کوشش
نہ کرتے تھے بلکہ ایک ایسے موقع کے منتظر تھے جسے اللہ تعالےٰ جلد
یا بدیر ان کے لیئے پیدا کریگا ۔ مجھے اپنے تمام جنگی تجربات مین ایسا
شاندارانہ اخلاقی اثر کبھی دیکھنا میسر نہین ہوا ہے جیسا کہ اِن چھوٹی
چھوٹی ترکی بٹالینون مین پایا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان لوگون
کا اعتماد بالذات پوری معقول وجوہات پر مبنی معلوم ہوتا ہے ۔ ترکی افسرون
مین شیخی اور غرور کا پتہ ہی نہین ہے اور نہ انہون نے کبھی احمقانہ یا
نامعقول دعادے پیش کیئے ہین بلکہ کشادہ دلی سے اطالوی افسرون
کی ذاتی بہادری کے معترف ہین جو اپنے سپاہیون سے آگے

ہوکر بے دھڑک طریقے سے خود کو خطرے مین ڈالدیتے ہین۔ اگر اس امر کے متعلق کسی شخص کو ترکی شہادت درکار ہو تو اُسے اموات کے نقشے پر نظر ڈالکر جسے ترکی افسرون نے شائع کیا ہو۔ اطالوی افسرونکی نقصانات کی بڑی تعداد دیکھنی چاہیئے۔ جو نسبتاً سپاہیون کے مقابلہ مین بہت بڑہی ہوئی ہوتی ہے۔ مین نے بارہا ایسے ترکی نن کمیشنڈ اور کمیشن یافتہ افسروں کے پرمدح وثنا بیانات سنے ہین۔ جنہیں اطالیون کے قریب ہوکر جدال وقتال کے مواقع میسر آچکے تہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ مین ردیف فوج کے ایک سارجنٹ میجر نے مجھسے اپنا مندرجہ ذیل تجربہ بیان کیا" ایک موقع پر ہم صرف پندرہ ہی آدمی موجود تہے۔ کہ ہم سے فاصلہ پر ہمارے مقابلہ مین ایک پوری اطالوی بٹالین آموجود ہوئی۔ اور جب ہمارے سارے کارتوس ختم ہوگئے ہم نے اُسوقت اپنے سامنے تیس میٹر کے فاصلہ پر کارتوسون کا ایک بند بکس پڑا ہوا دیکھا چنانچہ ہمارا ایک آدمی کود کر بکس لینے کو لپکا۔ بیچارہ آدھے راستے پر بھی نہ پہنچا تہا کہ ایک گولی اوسکا پھیپھڑا چیرتی ہوئی پار ہوگئی وہ گر پڑا لیکن ہمت کرکے پھر کھڑا ہوگیا۔ مگر دوبارہ پھر گر پڑا۔ مین نے یہ حالت دیکھکر حکم دیا کہ سنگین چڑہاکر حملہ کردیا جائے۔ چنانچہ ہم سب نعرے لگاتے ہوئے اپنی گھات سے نکلے۔ اطالویون نے یہ حالت دیکھکر۔ خندقون اور درختون کی جانب دُم دباکر فوراً ہی واپسی اختیار کی وہ زخمی شہید نہیں ہوا بلکہ تندرست اور فی الحال عزیزیہ مین موجود ہے" تمام ترک متفقہ اعلان کرتے ہین کہ اطالوی افسر اپنی سپاہ کو تلوار کی ضرب اور پستول کی گولیون سے مرعوب کرکے آگے کی جانب بڑہایا کرتے ہین۔ کپتان محمد بے کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ طلب ہے۔ "ہم نے ایک مرتبہ ایک اطالوی دستہ اپنی جانب آتا دیکھا اسی اثنا مین

میری سپاہ نے چلا کر کہا۔ کپتان صاحب دیکھئے اطالوی ابھی ہمارے اور زیادہ
قریب آئینگے۔ کیونکہ اون کا افسر ہاتھ مین ریوالور لئے اُنہین دہمکا رہا ہے "
عبد اللہ بے نے جو ترکی توپخانے کے ایک افسر ہین مجھسے بیان کیا کہ ایک مرتبہ
انہون نے ایک اطالوی صف پیدل پلٹن کی اپنی فیر کنندہ جماعت کے مقابلہ
مین جو صرف چند نظام اور عربون پر مشتمل تھی باین ہیئت دیکھی تھی کہ دو
اطالوی افسر جو اپنی سپاہ کے آگے تلوار اور پستول سے اُنہین ڈرا
رہے تھے۔ لیکن دہمکی کا اون پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اسی اثنار مین ایک
عرب کی گولی سے ان دو افسرون مین سے ایک افسر زخم کھا کر زمین پر
گر پڑا یہ حالت دیکھکر ساری سپاہ دُم دبا کر بھاگ نکلی۔ ترکون سے زیادہ عرب
لوگ شاہ اٹلی کی فوج کو بنظر حقارت و ذلت دیکھا کرتے ہین اور عرب بعض
اوقات ریتیلے ٹیلون سے نکلکر اُس دشمن کی خندقون پر بڑی حقارت سے حملہ
کرتے ہین۔ جو باوجود کثرت تعداد میدان مین نکلکر مصروف پیکار ہونے کی
جرأت نہین رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت مین اون لوگونکو مبالغہ کی اجازت
دینی چاہیئے جو اپنے ملک کے حملہ آورون پر بہ شدت غضبناک ہورہے ہین
لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ ترک شیخی اور غرور سے بالکل پاک
ہین پس ایک غیر جانب دار نقاد کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ابھی تک جنگ
کی رفتار نے اطالوی فوج کے متعلق خواہ بحیثیت فوجی جوانمردی یا قابلیت
کے بہت کم اعتماد حاصل کیا ہے۔ حقیقت مین قدیم رومیون کے جنگجویانہ
صفات نے اون کے ورثار کو تواریخ حال مین کبھی بھی قابل امتیاز نہین ظاہر
کیا ہے۔ چنانچہ افواج اٹلی کی دہجیان تقریباً ہر ایک جنگ مین اڑائی گئی ہین
فرانسیسی۔ آسٹروی اور اہل حبش انکی خوب درگت بنا چکے ہین اور فی الحال

مذہبی مجنون عربون کے ہاتھون جو تعداد مین برابر ترقی پذیر ہین آخری بیخ کنی
کا موقع آن پہنچا ہے۔ اس عجیب وغریب جنگ کی مفصل اور صحیح تواریخ لکھے
جانے کے بعد دنیا پر وہ متحیر کن فرق ظاہر ہوگا۔ جو متخاصمین کی فوجی صفات
سے وابستہ ہے۔

ان بیابانون مین ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچنے مین کتنا وسیع فاصلہ
طے کرنا ہوتا ہے؟ تاہم چار آدمیون کی پارٹی اکثر اشخاص سے کئی کئی مرتبہ
ہاتھ ملاکر الوداع کہتے ہوئی خندق بنی غشیر سے عزیزیہ روانہ ہوگئی۔ ترکی
افسرون نے فاصلہ کا غلط اندازہ کیا تہا جو بعدازان معلوم ہوا کہ ٹھیک پندرہ
میل تہا۔ سفر کرتے ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ لیکن جبل زاویہ کا کہین نشان
بہی نہ دکہائی دیتا تہا۔ آفتاب اپنے تمام سرخ وسنہری شاندار رنگ اپنے
ساتھ لیئے ہوئے پہاڑون کے پیچھے جا چہپا تہا اور شام کی سردی اسقدر بڑہ
گئی تہی کہ مین کپتان ہٹلر کا اوور کوٹ لینے سے انکار نہ کرسکا جو اونہون نے خود
ہی مجھے اسوقت پہننے کے لیئے دیا تہا۔ ہمارا رہنما پولس کا سپاہی ہمارے آگے
آگے بلا کھٹکے سفر کر رہا تہا۔ حالانکہ جس راستے پر سے ہم گذر رہے تہے اوسکے
نشانات ذرا بہی نمایان نہ تہے۔ ساڑہے چہہ بجے کے قریب بہت سے کتون
کے بہونکنے سے قربت آبادی کا اطمینان حاصل ہوا۔ چنانچہ تہوڑی ہی
دیر بعد ہمین کیمپ کی روشنی نظر آنے لگی۔ جس کے باعث کہانے اور سونے
کے اہتمام کی امیدون نے ہمین بہت کچھ مسرتین بخشین۔ ہمارے کیمپ
کی سرحدین ڈسمبر مین متواتر بڑہ رہی تہین۔ کیونکہ عربی کمکین تقریباً
روزانہ پہونچا کرتی تہین۔ طبل جنگ کی آواز دور سے سنائی دئے جانے
کے بعد ایک جماعت بتدریج ریتلے اونچے اور نیچے میدانون مین بڑہتی

نظر اور عربستانی سپاہیوں کی طرح بلند آوازی سے گفتگو کرتے ہوئے بغیر معقول صف بندی کے چار چار آدمیوں کی ایک ایک جماعت بنائے ہوئے پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھائی دیا کرتے تھے۔ ان کمکون کے اگلے کنارے پر عموماً دو خاموش ترکی سپاہی جو انہیں قواعد سکھایا کرتے تھے موجود ہوا کرتے تھے۔ اور ان کے شیوخ شاندار گھوڑون پر سوار ہلالی پرچم جنپر قرآن شریف کی آیات تحریر ہوا کرتی ہین۔ ہاتھون مین لئے ہوئے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ استقبال کی گرمجوشانہ نعرون مردون اور عورتونکی پر مسرت صداؤن کی اثناء مین وارد ہوکر۔ یہ نو وارد کیمپ کے اطراف ایک چکر لگا کر کوئی جگہ اپنے قیام کے لیئے پسند کر لیا کرتے تھے۔ اور ایک باغ کی کیاریون کے مانند جسمین رنگ برنگ کے پھول موجود ہون۔ اقامت پذیر ہو جایا کرتے تھے۔ یہ کمکین عام طور پر طبرق اور دور دراز فیزان سے دستیاب ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ ان کے مشرق۔ جنوب اور مغرب کے قریبی حصون مین سے بھی برابر کمکین پہونچ رہی تہیں۔ فیزانیوں کو چہیالیس دن اس بیابانی سفر کے نذر کرنا ہوتے تھے علاوہ ازین صحرا کے غضبناک قتل ریگ کا دمبدم انتظار تہا۔ ایکدن شام کے وقت پانچسو اونٹونکا کاروان جو خرمہ سے لدا ہوا تہا وارد ہوا۔ یہ تحفہ بعض قبائل کے آدمیون نے اندرون ملک سے بہیجا تہا۔

۱۰۔ دسمبر کو ایک افسر میرے خیمہ مین آیا۔ اور مجھہ سے کہنے لگا کہ عرب لوگ ایک اپیل انگلستان بہیجنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جسمین انہون نے بیان کیا ہے کہ ہم اٹلی کی اطاعت کبھی قبول نہ کرینگے اور نہ اوسے کبھی اپنے ملک پر قبضہ پانے دینگے۔ لیکن ہم لوگ انگریزونکی مصر جیسے حکومت کے خواہشمند ہین۔ مین نے جواباً مشورہ دیا کہ اپیل مین اس بات پر زور دیا جاوے کہ انگلستان

کروڑون وفادار مسلمان رعایا پر حکمران اور اون کے مذہبی معتقدات یا فرائض
مین پوری رواداری گوارا کرتا ہے - اور یہی خصوصیت اسپنے تمام مختلف
المذاہب رعایا کو عنایت کر رکھی ہے - اسی سلسلہ گفتگو مین میرے ملاقاتی نے
بیان کیا کہ عرب یہ دونون نکات اپنے اپیل مین شامل کر چکے ہین مجھے یہ
معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ غریب آدمی جو طرابلس کے بیابانون مین زندگی
بسر کرتے ہین - علاوہ مذہبی آزادی کی برکتون کے اوس کار آمد ترقی سے
بہی واقف ہین - جو مصر مین ہماری زیر نگرانی عمل مین آئی ہے - مین نے اپنا
چھوٹا سا سبز خیمہ جسمین کہ رات کیوقت سویا کرتا تھا - اور مین دن کے وقت
لکھا کیا کرتا تھا - میدان مین نصب کیا - یہ خیمہ اسقدر کمزور قسم کا تھا کہ اگر
ہم نے اوسکے پہلوؤن مین میخین جڑ دی ہوتین تو صاف ہوا مین اڑ جاتا -
ہماری زندگی یہان بڑی خوش گذران تہی - چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھی
گداگر عورتین اور فاقہ کش کتے ہمارے آس پاس موجود رہا کرتے تھے -
ترک اور ہم لوگ ان کتونکو خوراک دیا کرتے تھے - لیکن عرب لوگ معمولاً بجائے
خوراک کے ان بچارون پر پتھر پھینکا کرتے تھے - مین نے متعجب ہو کر خیال
کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نے انہین عاجز کتون کے متعلق جو ایشیائی کوچک
مین بکثرت پائے جاتے ہین - مندرجہ ذیل سوال کیا تھا - ور کیا روٹی مانگنے
پر پتھر دیا جاویگا ؟ ہر ایک باپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ کتون سے اپنی اولاد
جیسا برتاؤ کرے - لیکن اس حسن سلوک کے بجائے روٹی مانگنے پر اونہین
پتھر مارے جاتے ہین - گو مجھے یہ معلوم نہین ہے کہ آیا کلام پاک کی یہ تفسیر
صحیح اور کچہہ وقعت بہی رکھتی ہے یا تاہم مین صرف ضمناً نقل کرتا ہون -
۱۵ - دسمبر کو بعض علامات سے ظاہر ہوتا تھا کہ عنقریب ترکون کی جانب سے

کوئی حملہ آورانہ حرکت عمل میں آئیگی۔ کیونکہ وہ تین ہزار عرب جو عزیزیہ مین جمع تھے خفیہ اور عجیب طریقون سے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ جسکے متعلق قیاس چاہتا ہے کہ غالباً یہ لوگ دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوا کرتے تھے کیونکہ رات کے وقت معمول کے مطابق کیمپ مین برابر روشنی ہوا کرتی تھی اور آدمیون اور اونٹونکی کثرت بدستور پائی جاتی تھی۔ لیکن صبح ہوتے ہی میدان صاف نظر آتا تہا۔ عرب اور اون کے جانورون کا کہیں پتہ نہین لگتا تہا۔ چنانچہ تجارت مین کساد بازاری پیدا ہونے لگی اور گاہک جیسے جیسے غائب ہونے لگے ویسے ویسے دوکاندار بھی اپنا اسباب باندھکر خریدارون کے پیچھے پیچھے چلدیئے۔ دنیا کی جنگ جو اقوام مین عرب سب سے زیادہ چست و چالاک قوم ہے چنانچہ ایک عرب اپنے کندھے سے بندوق لٹکائے اور کارتوس جبہ مین چھپائے ہوئے تھوڑیسی جو کی روٹی چند کھجورون اور ذرا سے پانی پر باطمینان تمام زندگی بسر کرسکتا ہے اور بغیر ظاہری تکان کے اسقدر طولانی سفر پیدل طے کرسکتا ہے کہ کوئی مشکل سے باور کریگا۔

۱۷۔ تاریخ کو دن کے دس بجے سرکاری طور پر عزیزیہ مین یہ خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنی جانب میسرہ پیش قدمی شروع کی ہے اور اون کی ایک بڑی فوج جسمین پیدل اور رسالہ دونون شامل ہین مع توپخانہ کے شہر طرابلس کے جنوب و مغرب مین حرکت کر رہی ہے۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام افسر اور انجمن ہلال احمر کی پوری پارٹی باستثنا لطفی بے فوراً روانہ ہوگئے۔ کیمپ مین مذکورہ بالا رپورٹ پہونچنے کے وقت مین خود موجود نہ تہا۔ لیکن شلیم اور اوسلر فوراً اپنے گھوڑونپر سوار ہو کر جو اونہیں اپنی خوش قسمتی سے پہلے ہی سے دستیاب تھے۔ روانہ ہو گئے۔

میرے کانونمین دور سے میری توپون کے چلنے کی آواز پہونچی تہی - چنانچہ مین اور بہی تھوڑی دیر تک ... اونٹ تلاش کرتے رہے - جنکی دستیابی پر اپنا اسباب جانور پر لادکے خود بنی آدم کی جانب پیدل سفر شروع کیا - گو مین ایک مرتبہ پہلے بنی آدم کے راستہ سے واقف ہوچکا تہا - تاہم اسوقت پیدل سفر کے خاطر ایک دوسرا ہی راستہ اختیار کیا جسمین جابجا اونچے نیچے ٹیلے موجود تہے اور کل سفر سولہ میل کا تہا - ہم چار گھنٹہ مین یہ فاصلہ طے کرکے قریب مغرب نخلستان جا پہونچے - یہ مقام جسمین ایک مرتبہ پہلے بھی میرا گزر ہوچکا تھا - بہ نسبت اپنی سابقہ حالت کے کچہہ اور ہی دکھائی دیتا تہا - وہ چھوٹا سا قطعہ جسمین گذشتہ اثنا رقیام مین مینے صرف چند پیدل اور اڑتیسوین رسالے کے دو اسکواڈرن خیمہ زن دیکھے تہے فی الحال تین ہزار عربونکی چہل پہل سے معمور ہورہا تہا جسمین سے دو جنگجو یون نے کیمپ کے باہر ہی اور مجہہ سے مشتاقانہ دریافت کیا کہ ہم کون تہے - اور کہان سے وارد ہوئے تھے جوابًا اپنے ملک کا نام بتلانے پر انہون نے فورًا ہی ہمارا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا - اور داخلہ کیمپ کی اجازت دیدی - ہم تھوڑی دور آگے بڑہے ہونگے کہ فتحی بے ملگئے - جنہین یہ معلوم ہوکر تعجب ہوا کہ ہمنے عزیزیہ سے بنی آدم تک پیدل سفر کیا تہا - صاحب موصوف نے ہمارے خیمہ کے لئے جگہ تجویز کی جسے چند ترکی سپاہیون نے براہ مہربانی مدد دیکر جلد ہی نصب کردیا - بعد ازان ہم ناشتہ کھانے بیٹھ گئے - جسمین نارنگیان اور قہوہ ہی موجود تہا - دوران طعام مین نسیم بے کی دو سپاہی ہمین کھانے کے لئے مدعو کرنے آئے - مین اس ملنسار افسر کے پاس خود گیا اور اوس سے کہا کہ اس تکلیف کی کوئی ضرورت نہ تہی - تاہم اوس نے براہ مہربانی ایک کشتی مین چاول - مرغ کے کباب اور تازہ روٹی ہمارے لئے

بھجدی۔ چونکہ ہم پیدل سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے۔ لہذا جلدی
بستروں پر لیٹ گئے۔ لیکن کیمپ کے شوروغل کی وجہ سے نیند آنی مشکل ہوگئی تھی
بعض اوقات یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عرب لوگ کس وقت سویا کرتے ہیں کیونکہ
یہ بھلے مانس ساری رات چھوٹے اور بڑے گروہ بنائے ہوئے آگ تاپتے
ہوئے۔ کہانیاں سنا کرتے ہیں۔ عرب بڑے داستان گو ہوتے ہیں۔
یا تو کہانیاں کہا اور سنا کرتے ہیں یا انہیں سے ایک شخص قرآن شریف
کی آیات قرأت سے پڑھا کرتا ہے یا یہ لوگ باری باری تھدیہ گیت جو رات
کی خاموشی میں بہت بھلے معلوم ہوا کرتے ہیں۔ گایا کرتے ہیں۔ میرے خیال
میں موسیقی کا یہ سادہ اور بے تُک طریقہ زمانہ قدیم کے چرچ کی راگ راگنی
کی بنیاد پر قائم ہے۔
دوسرے دن تمام سپاہ اوس معرکہ میں مصروف رہی جسے اطالوی لوگ
جنگ بیر طبروس کے نام سے مشہور کرتے ہیں۔ اور جسکا ذکر کسی دوسرے
باب میں کیا گیا ہے۔ اس جنگ کے بعد میں اور بی دور سالونکی گھوڑوں پر
سوار ہوکر جو نیم نے ہمیں دئے تھے ایک دفعہ اور عزیزیہ واپس آگئے
اس مرتبہ ہم نے بیس میل سفر صرف ڈھائی گھنٹہ میں طے کیا تھا۔ ہمارے
اسباب کے اونٹ دوسرے دن صبح کے ۹ بجے تک واپس نہیں آئے
پس ہمنے رات بہت بری طرح گزاری۔ دوسرے دن شتربان سے کہا
کہ وہ رات کے وقت خوف کی وجہ سے واپس نہ ہو سکا تھا۔ گو ہمارے
پاس خوراک کی کوئی کمی نہ تھی لیکن رات کے سخت سردی سے ہمیں خوراک
کسطرح بچا سکتی تھی ؟۔ اگرچہ اوسلر نے اپنا اوورکوٹ مجھے دیدیا تھا
تاہم میرا جسم اسقدر سرد ہو رہا تھا کہ نیند آنی بالکل محال تھی۔ خدا خدا کرکے

سورج طلوع ہوا چنانچہ اوسکی تمازت اور قہوہ کی حرارت نے مجھے بڑی مسرت
بخشی - اسکے کچھ دیر بعد ہمارا اسباب جسمین ایک عجیب شکل کا خرگوش بندھا
ہوا تہا پہونچگیا - یہ خرگوش بی نے سنت بنی آدم مین ایک فرانک قیمت پر
خریدکر بی کے حوالے کر دیا تھا - جس نے بجائے ذبح کروانے کے
معمولی انگریزی طریقہ کے بموجب سر پر لکڑی مارکر اوسے مار ڈالا تہا - بی کی اس
کارروائی نے عربون اور ترکون مین جنکا ایک چھوٹا سا مجمع ہمارے طریقہ ذبح معلوم
کرنیکے شوق مین جمع ہو گیا تہا ایک عجیب تحریک پیدا کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ باوجود بی کی تمام خوشامد اور اصرار کے کسی عرب نے خرگوش کی کھال اوتارنا
بلکہ اوسے ہاتھہ لگانا بھی منظور نہ کیا - میرا ارادہ اس جانور کو گاجر اور پیاز مین دم
پخت پکوانے کا تہا - لیکن دقت اب پیش آئی کہ بی کو جو غصہ مین بھرا ہوا تہا -
کسی طرح سمجھایا جاتا کہ مسلمان کیون اس غیر ذبیحہ سے اسقدر نفرت
کرتے ہین - آخر کار بی نے ہوشیاری سے خرگوش کی کھال اوتار لی - غیر ذبیحہ
سے ترک یا عرب یا یہودی سخت نفرت رکھتے ہین - ایسے مردہ جانورون
سے جنکے جسم سے خون نہ بہایا گیا ہو قدیم مذاہب اور انسانون کا نفرت رکھنا
ایک قسم کی خصوصیت ہے - چنانچہ عہد عتیق مین اس قسم کے کھانا کی ممانعت
ہے - کیونکہ "خون زندگی ہوا کرتا ہے" بعض مفسرون نے قیاس سے کام
لیکر اوس رواج سے منسوب کیا ہے جو زندہ جانورون کے گوشت سے
پارچہ کاٹ لینے کی عام اجازت دیتا تہا - بروس کا بیان ہے کہ یہ رواج حبشیون
سے تعلق رکھتا تہا - اور اگرچہ کہ اس بیان کا ایک وقت مین بطلان کیا گیا تہا
تاہم بعد مین اسکی صحت تسلیم کر لی گئی تھی - حقیقت یہ ہے کہ غیر ذبیحہ کی ممانعت
اس پرانے خیال کی بنا پر قائم ہے کہ خون دراصل زندگی کا دوسرا نام ہے

چنانچہ ایسا ہی خیال متعدد مرتبہ مقدس راگونمین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً "میرے خون مین کیا فائدہ ہے جبکہ مین قبر مین جا نیوالا ہون" اس عجیب قدیم اعتقاد کا مخرج اوڈیسی کی گیارہوین کتاب سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جسمین بیان کیا گیا ہے کہ اوڈیسی مناسب وقت ہدایت پاکر عام طور سے نذر کہائی دینے والی دنیا کے نزدیک پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسے مردون کی روحین جو کسی زمانہ مین بہت قوی تھے۔ کمزور ہوکر اسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور اونمین خون کا نام ونشان بھی نہین پایا جاتا۔ چنانچہ اوڈیسی ایس ایک ہرن کے سیاہ خون سے ایک خندق بھردیتا ہے۔ اور تمام روحین اوس خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لیئے جمع ہوجاتی ہین۔ اس موقعہ پر اوڈیسی ایس خوف زدہ ہوکر ان ارواح کو اپنی تلوار کے ذریعے خندق سے دور رکھتا ہے۔ اور اونمین سے صرف چند کو اجازت دیتا ہے کہ خون پیکر قوت حاصل کریں۔ غالباً یہان ہمارے بیا بانی باورچیخانہ مین بھی اسی قسم کے خیالات پیدا ہورہے تھے کہ خرگوش کا لہو نہ بہنے کے باعث اوسکی جان مردہ جسم مین موجود تھی پس اوسکا جسم قابل نفرت اور قابل پرہیز بلکہ بالکل ممنوع تھا۔

میرا خیمہ اسقدر تنہا جگہ مین نصب تہا کہ ایک سنتری کی تعیناتی ضروری خیال کرکے عمل مین لائی گئی۔ فوجی حکام صرف معمولی ادنےٰ قسم کی چوریون کے خیال سے خوف زدہ نہین ہورہے تھے بلکہ اونہین مینے اپنے تمام اثنار قیام طرابلس مین اس خیال سے مرعوب پایا کہ مبادا زیادہ جاہل اور زیادہ متعصب عربون کے ہاتھون کوئی احمقانہ غلطیان سرزد نہوجائین۔ چنانچہ مجھے زوارہ پہونچے زیادہ عرصہ نہ گزرا تہا کہ میرا عمدہ دوست کپتان حسن آفندی ایکدن تین طربوش لئے ہوئے اپنے ساتھ میرے پاس آیا اور باصرار

درخواست کی کہ ہم ان ٹوپیون کو ضرور پہنین کیونکہ ہلمٹ قسم کی ہر ایک ٹوپی خصوصیت
سے اطالوی علامت سمجھی جاتی تھی۔ جرمن ڈاکٹر کو جو ہمیشہ چوکنا رہا کرتا تھا۔ شوشتہ
نداورہ تک سفر کی اثنا میں دو مرتبہ مسلح عربون کے ہاتھون خطرہ پیش آیا تھا
حقیقت یہ ہے کہ اطالوی افواج مین دھوپ کی سفید ہلمٹ کے رواج کے
باعث اس ٹوپی کا استعمال ہر ایک یورپین کے لیئے جبکے ساتھ ترک
یا عرب موجود نہون پرخطر بلکہ اس بدرقہ کی موجودگی مین بھی خطرہ کا کچھ
زیادہ دفعیہ نہین کرسکتی ہے۔ نظر براین حالات مینے طربوش جو سلطانی
فوج کی وردی کا ایک حصہ ہے فخر کے ساتھ استعمال کرنی شروع کردی۔
اس ٹوپی کے سوراخ جو ہوا کی آمدورفت کا ذریعہ ہوتے ہین عمدہ موسم
کی حالت مین سکے آرام کا باعث ہوتے ہین۔ علاوہ ازین دھوپ اور
گرمی مین اس ٹوپی پر ایک خشک یا تر تولیہ جو بہ نسبت خشک کے زیادہ
آرام دہ ثابت ہوا کرتا ہے اوڑھ لینا سر کی پوری حفاظت کرسکتا ہے۔
اطالیونکی جانب سے بہت سے بیہودہ بیانات عربون پر نکتہ چینی اور انکی
عیب جوئی و نیز ترکون اور عربونکی باہمی دشمنی کے متعلق شائع ہوچکے ہین
ان دروغ بافت مجرمون مین نامہ نگار اخبار نیویارک ہیرالڈ تمام اور
نامہ نگارون سے بڑھا چڑھا ہے۔ جسے اطالیون کے خوش رکھنے کا بڑا
پختہ خبط دامنگیر معلوم ہوتا ہے۔ اطالیون کو غیر دانشمندانہ طریقہ سے
نقصان اٹھانے کے بعد معلوم ہوا کہ "عربی وفاداری" کی اصلی قدر و قیمت اور
اوسکی صحیح مقدار کیا ہے۔ نیز یہ کہ عام دیسی باشندون کے دلی جذبات کا
اندازہ حسونہ پاشا جیسے دغاباز کی نکمرامی سے کرنا فعل عبث ہے۔ موجودہ
حالات مین عرب ترکون سے اسقدر خوش اور راضی ہین کہ ابھی تک اس اتحاد

کی کوئی مثال موجود نہین ہے۔ وہ عرب جو بندوقچیون کے خطوط مدافعت مین
ماموہین روزانہ چالیس سان ٹیم پاتے ہین اور رسالہ مین بحالت کارگزاری
اونہین یومیہ اسّی سان ٹیم دیئے جاتے ہین۔ علاوہ ازین اونہین عمدہ غذا
دیجاتی ہے اور سب پر طرہ یہ ہے کہ رائیفلیں اور کارتوس بکثرت اون کے
قبضہ مین موجود ہین۔ یہ لوگ جنگ نہ صرف جنگ کی خاطر پسند کرتے
ہین بلکہ مال غنیمت کے لئے بھی جو بسا اوقات اطالویون سے لڑنے کے
بعد ہاتھہ لگتا ہے۔ عرب لوٹ کے اسقدر شایق ہین کہ ترکی فوج کے عین
دوارہ خالی کردینے پر یہ لوگ گھنٹون اون چیزون کے اوٹھالیجانیکا انتظار
کرتے رہے جو ان کے ترکی رفقا اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہون۔ جیساکہ ایسی حالتون
مین کیمپ کا فرنیچر وغیرہ رہ جایا کرتا ہے شہید ہونے کی حالت مین اونہین جنت
کی راحتون اور مسرتون کا پورا اعتقاد ہوتا ہے۔ عربون کی ضروریات زندگی
جو عموماً محدود ہوا کرتی ہین ترکون کے ہاتھون بوجہ احسن پوری ہورہی ہین
جنگ سے قبل عربونکو سال بھر جَو کی روٹی کھانی ہوتی ہے۔ لیکن موجودہ
وقت مین اونہین فرینہ یعنی سفید گیہون کا آٹا دیا جاتا ہے جسے دیکھکر عرب
وجد مین آجاتے ہین۔ جنگ سے پیشتر شاید ہی کسی عرب کو بڑی خوش
قسمتی سے اپنا اونٹ تین فرانک یومیہ کرایہ پر چلانے کا موقعہ ملتا ہوگا۔ لیکن آجکل
ترکی گورنمنٹ سے اونہیں فی شتر یومیہ آٹھہ سے دس فرانک تک کرایہ
دیا جارہا ہے۔ عربونکو زمانہ حال کی رائیفلون سے مسلح کرنے کی شاندار
ومناسب وقت کارروائی کو عثمانی افسرون نے جرأت سے انجام دیکر
فائدہ بخش نتائج حاصل کئے ہین۔ ہر ایک شخص کو یقین کرنا چاہیئے کہ جنگ
کا آخری نتیجہ خواہ کچھہ ہی نکلے لیکن دنیا کی کوئی قوت مارٹنی اور ماوزر بندوقون او

موجودہ عرب مالکون سے واپس نہیں لے سکتی ہے کیونکہ عرب ہر قسم کی بیکار و باکار بندوق تہ دل سے پسند کرتے ہین۔ خصوصاً زمانہ حال کی رائیفل کا میگزین اور اوس کے پرزونکی دریافت کا شوق عرب کو متوالا بنا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ مفلوک الحال شتربان بھی جو نہ ختم ہونیوالے بیابان کے میلہا میل طے کیا کرتا ہے عموماً ایک پرانی بندوق سے ضرور مسلح ہوا کرتا ہے۔ آتشبار اسلحہ کی ملکیت سے جوانمردی اور شانِ ہمت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ متوفی تھیوڈور بینٹ اور مینے کسطرح سقوطرہ کے غیر معروف حصون کا سفر کرنے کے بعد عدن پہنچکر چند قرابینین بہت کم قیمت پر خرید کر کے سلطان کی نذر کی تھیں بعد اس کے کہ ہمنے سنکی برینڈ صابن سے اونہین خوب صاف کر لیا تہا۔ سلطان نے بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا تہا۔ اور اوسکی مستقل فوج کے تیس اشخاص نے یکے بعد دیگرے ان قرابینون کا ملاحظہ کرنے کے بعد اظہار مسرت کیا تہا۔ ترکی خطوط مدافعت مین ایک عرب کے پاس ایک بیش قیمت تحفہ یعنی اطالوی پلٹن نمبر ۵۲ کا علم موجود تہا۔ جسکی فروخت سے یہ شخص بالکل انکار کرتا تہا۔ تاہم اس نشان کا بکس جو فی الحال بمقام عزیز یہ نشاط بے کے کمرہ مین موجود ہے۔ ایک ترکی سپاہی نے کسی ترکیب سے حاصل کر لیا۔ یہ اطالوی نشان عرب مذکور کی بیوی کو دیا گیا جو اپنے شوہر کے امتیاز کے باعث پھولی نہیں سماتی تہی۔ غالباً اس عرب کے خاندان مین یہ جھنڈا بطور خاص امتیاز کی علامت کے نسلاً بعد نسلاً ورثا کو ملتا رہیگا۔

رسالہ جات کے نامہ نگار اور دوسرے اور اشخاص جنہون نے ترکون اور عربون کے درمیان سخت دشمنی کی حکایات گڑہ کر اپنی بیوقوفی کا اظہار کیا ہے۔ بظاہر اسلامی اتحاد کی مضبوطی سے ناواقف معلوم ہوتے ہین۔ حالانکہ اٹلی کا

بلا وجہ معقول سلطان کے ایک صوبہ پر حملہ کر دینا ایک ایسا امر ہے جس سے
ساری دنیا کے مسلمان متاثر ہو گئے ہین۔ ایسے مقامات سے بھی جو عام حالات
مین غافل نظر آتے ہین ترکون سے سچی ہمدردی ظاہر کیجا رہی ہے۔ چنانچہ
مثال کے طور پر یمن کو لیجئے جہان گذشتہ ایام مین متواتر شدید معرکے واقع
ہو چکے ہین۔ صنعا کا محاصرہ باغی عربون نے کیا تہا۔ اور جنگ اپنی پوری
رفتار سے جاری ہی تہی کہ اسی اثنا مین اٹلی نے اعلان جنگ کا غلغلہ تمام دنیا
مین مچا دیا۔ جسکا اثر یمن کے باغی سردارون پر یہ ہوا کہ انہون نے سلطان
کی خدمت مین خطوط بہیجکر عرض کیا کہ اسلام کو عام خطرہ کی حالت مین دیکھکر
رسول عربی کے تمام پیرو متحد ہو جاوے اور تنازعات یمن فی الحال ملتوی کر دئے
جانے چاہئیں۔ جنکا فیصلہ اطالیہ سے اختتام جنگ کے بعد کیا جا سکتا ہے
اور فی الحال یہ ہی بہتر ہے کہ سارے جہگڑے طاق نسیان پر رکھدئے جاوین
چنانچہ ان باغیوں نے ایک لاکھ عرب جنگ طرابلس کے لیئے پیش کیے
اور صنعا سے محاصرہ اوٹہا لیا وہ بہادر ترک جنہون نے ایک مدت کثیر التعداد
دشمن کے مقابلہ مین اس شہر کی حفاظت کی تہی تمام جنگی اعزاز کے ساتہہ
باہر نکلے۔ انکی تعداد ایکہزار سے بہی کم تہی اور یہ بیچارے فاقہ کشی سے لاغر
ہو رہے تہے۔ یمن کے سردارونکی اس درخواست مین کہ اندرونی تنازعات
ایک مناسب وقت تک ملتوی کر دئے جاوین۔ قرون وسطی کی بہترین
بہادری جہلکتی ہے۔ غریب ٹرکی جو بحری بیڑہ نہونے کی وجہ سے مجبور
ہو رہی ہے۔ ایسی حالت مین جبکہ اوسکی بہادر فوجین دشمن تک نہ
پہونچنے سے خون کے گہونٹ پی رہی ہین۔ اگر اپنی غضبناک سپاہ کو
یمن سے نکالکر کسی ترکیب سے بحر احمر کی دوسری جانب آفریقہ یا مین خشکی پہ

اوتار سکے تو صرف ایک ہفتہ مین یہ واحد اطالین نوآبادی بہ نسبت الحاق
طرابلس کے سلطنت عثمانیہ سے زیادہ باا ثر طریقہ پر ملحق کیجا سکتی ہے۔ اگر
اطالوی - ترکون اور عربون کے درمیان نفاق پیدا کرنا چاہتے تھے تو انہین
کسی قدر کامیابی نرم روپیہ استعمال کرنے سے ممکن الحصول ہوسکتی تھی اونہین
دریافت کرنا چاہیے تھا کہ عربونکی بدترین خلقت اونکا لالچ ہے - چنانچہ بجائے
اسکے کہ زوارہ وغیرہ مقامات پر فضول گولہ باری مین پانی کی طرح روپیہ
برباد کیا گیا ہے - یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ چند ہزار لائیر عام رشوت پر صرف
کئے جاتے لیکن اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ اطالیون نے یہ طریقہ عمل کسی
حد تک جاری کر رکہا ہے - چنانچہ طرابلس مین حسونہ پاشاہ اور اوسکے
حوالی موالی اطالیونکی زرخرید غلام ہین - اور ان لوگون نے بے انتہا کوشش
شہر طرابلس کے اطراف غرغرشش اور صنصور وغیرہ کے باشندگان دیہات
کو ورغلانے کی اور اس سے بھی زیادہ بڑا یہ نقص موجود تہا کہ عنزیلات
سے سرحد تک تمام ساحل سمندر پر بعض مقامی عربون کے ایمان مین رشوت
کے ذریعے خلل اندازی کردی تھی - زوارہ کے کسی سابق کمانڈینٹ احمد
بن منصور کو اس وجہ سے رشوت دیگئی تھی کہ وہ اطالیونکی فوجکو باسانی
خشکی پر اوترنے کا اہتمام کر دیے لیکن ترکونکی خوش قسمتی سے اس
حرامزادہ کے بے ایمانی قبل از وقت ظاہر ہوگئی - چنانچہ اب وہ غاریان
کے جیلخانہ مین سخت سزا جسکا وہ پورا مستحق ہے - بھگت رہا تہا اور گو اوس کا
جرم اظہر من الشمس ہو رہا تہا تاہم میری سمجھہ مین نہیں آتا کہ نشاطبے نے
ایسے خطرناک دغا باز شخص کو ابھی تک پھانسی پر کیون نہین لٹکایا ہے
باوجود ان کوششون کے جو اطالیون سے عربون کو وقتاً فوقتاً

رشوت کے ذریعہ سے ورغلانے کی عمل مین لائی ہین اسکے ساتھ ہی یہ بڑی
حماقت ظاہر کیا ہے کہ جنگ کے ابتدا صلیبی جنگ کی حیثیت سے ظاہر کی ہے
حالانکہ طرابلس افریقہ مین وہ آخری جگہ ہے جہان اسلام کے آزاد فوجین
بلامداخلت جمع ہوتی ہین۔ نیز ان لوگون کے مذہبی اصول شدید بلکہ مجنونانہ
ہین۔ تاہم احمق اطالیون نے بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیم فراموش
کرکے عوام مین کافر مسلمانون کے مقابلہ مین دوسری صلیبی جنگ کا جوش
پیدا کرنا شروع کیا۔ اٹلی مین بعض با تصویر پوسٹ کارڈ شائع ہوئے
ہین جن پر ایک برساگ سپاہی کی تصویر دکہائی گئی ہے۔ جو ایک مسجد
پر صلیبی نشان نصب کر رہا ہے۔ چنانچہ مین نے ان جوش آور پوسٹ کارڈ
ان مین سے ایک کارڈ فتحی بے کے پاس دیکھا تھا۔ اطالوی بحری بیڑے نے
اپنی مخبوط الحواسی سے ساحل طرابلس پر عربون کے غریبانہ مکانات
کے تباہی پر مطمئن نہ ہوکر مسجدونکی دیوارون اور چھتون مین بھی گولہ باری سے
سوراخ پیدا کردئے۔ جنرل کینوا کی خوف زدہ پیدل سپاہ نے خون
کی پیاس مین بلا سوچے سمجھے عورتون بچونکو بھی علاوہ ہزارون بے گناہ
آدمیون کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ جسکی شہادت مختلف ذرائع سے
پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ ایک جنگی نامہ نگار ایک عرب کا حال
بیان کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کے اطالوی سپاہ
کے ہاتھون مقتول ہونے کی خبر پاتے ہی بندوق اٹھا کر ان لوگون سے
جاملا جو اپنی وطن اور مذہب کی حمایت مین سربکف ہو رہے تھے لیکن
وہ شریف آدمی جو اخبار نیویارک ہیرالڈ کو جھوٹی سچی خبرین بھیجا کرتا
ہے۔ بیان کرتا ہے کہ ترکون اور عربونکے درمیان سخت نفرت موجود ہے

بلکہ اخبار کی بیوقوفی کے سب سے اونچے کنگورے پر پہنچکر جدت طرازیون ورافشان ہوتا ہے کہ گو عرب لوگ لڑنا نہین چاہتے ہین۔ تاہم ترک اونہین جنگ کے واسطے مجبور کررہے ہین۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس شخص کو ذرا بھی واقفیت اوس تفاوت سے ہوتی جو ترکی باقاعدہ سپاہ اور عربونکی تعداد مین موجود ہے تو وہ ہرگز اس بیوقوفانہ خیال کا اظہار نہ کرتا۔

عرب اون خانہ بدوش ملک سے جو دشمن کے جانب دار ہوگئے ہین ایسی صعب ترین دشمنی رکھتے ہین کہ خطرناک تادیب کے بہت سے افعال سرزد ہوچکے ہین۔

بچم جنوری کے پردہ شب مین عربونکی ایک جماعت غرغریش پہونچی اور بعض دیسی باشندونکو جہانتک معلوم ہوسکا ہے تکلیف اور ایذارسانی مین انہون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ جن لوگونکی ساتھہ یہ برابرتاؤ روا رکھا گیا تہا وہ در اصل اطالویون کے جانب دار تھی ان تادیب کنندہ عربونکو اطالویون نے ڈاکو بیان کیا ہے اور اخبار گیورڈی اطالیہ بغیر ذرا سی شہادت کے بیان کرتا ہے کہ یہ سزا اونہی بعض باقاعدہ ترکون سے جنکے ہمراہ بدوی ہی تھے سرزد ہوئی تہی لیکن حقیقت یہ ہے کہ نئو باقاعدہ ترکون کی موجودگی جو غرغریش کے آس پاس پہلی جنوری کو بیان کی جاتی ہے۔ بالکل جھوٹ ہے یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ اخبار نیویارک ہرالڈ نے مشتاقانہ طریقہ سے اس موقعہ کو ہاتھہ سے نہ دیکر ترکی باقاعدہ سپاہ کو بدنام کرنا شروع کیا۔ لیکن اوسکی لغو بیانون کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ وہ اس قتل اور ظلم کو بجائے غرغریش کے منصور مین واقعہ ہونا بیان کرتا ہے اور منصور مین پچاس باقاعدہ سپاہ کی موجودگی بتلاتا ہے۔

حالانکہ مین اپنے علم کے مطابق کہہ سکتا ہون کہ اس جگہ صرف چار آدمی موجود تھے۔ اطالوی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ کم از کم ایک عورت اور ایک بچہ اس رات کے حادثہ مین مار ڈالے گئے تھے گو کوئی شخص اس قسم کے ظالمانہ افعال کی حمایت نہین کر سکتا ہے تاہم یہ کہا جا سکتا ہو کہ وہ عرب جنہون نے بیدردانہ طریقہ سے اُن لوگون کو سزا دی تھی جو بڑی بے ایمانی سے دشمن کے شریک حال ہو گئے تھے زیادہ قابل معافی ہین بہ نسبت اُس عیسائی سپاہ کے جو اکتوبر گذشتہ مین نخلستان والی خونریزی کی مرتکب ہو چکی ہے۔ اطالوی سخت بیوقوفی مین مبتلا ہین۔ اگر وہ یہ خیال کرتے ہین کہ طرابلسی عربون نے کچھہ بھی قابل لحاظ دوستی یا طاعت قبول کر لی ہے۔ اطالویون کی بعض کوششین اس حصول مطلب مین مضحکہ خیز ہین چنانچہ مین مثال کے طور پر سترہ دسمبر کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اس تاریخ مین ایک بڑی فوج جو دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوئی تھی صنصور پہونچے اور سلسلہ تار منقطع کرنے کے بعد بڑی عقلمندی سے اپنی خندقون مین واپس آگئی۔ بعد ازان اطالویون نے بیان کیا کہ انہون نے باشندگان صنصور سے اطاعت قبول کروالی تھی لیکن اگر انہین نواح طرابلس مین اطاعت قبول کرنے والے باشندے دستیاب ہو گئے تھے تو انہین کم از کم ان نئے دوستون کو عربون کے قدرتی انتقام سے محفوظ رکھنے مین اظہار جرأت سے کام کرنا چاہیے تھا اور اگر غریش مین اطالین گورنمنٹ کے باضابطہ اطاعت قبول کردہ دیسی باشندے موجود تھے۔ تو اس حالت مین جنرل فرگونی کا انھین بالکل غیر محفوظ چھوڑ دینا ایک ظالمانہ اور پاجی پن کی حرکت تھی۔ اس حادثہ کے بعد

اطالویون کا قتل و غارت پر شور مچانا جسکے واسطے خود اونکا اپنا جنرل بالواسطہ ذمہ وار ہے ایک فعل عبث ہے غرغریش جو ایک نخلستانی گانون ہے شہر طرابلس سے صرف چند کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے پس ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ابھی تک اطالوی کس حد تک محصور ہو رہے ہین حالانکہ جنگ جاری ہوئے تین ماہ گزر چکے ہین ورنہ کسی ایک اطالوی سپاہی کے خط سے جو گیارہوین پیدل رجمنٹ مین سارجنٹ ہے اور جس نے یہ خط اپنے ایک دوست کو تحریر کیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اون کہانیون پر جو عربون کی اطاعت اور وفاداری کے متعلق گڑھے گئین ہین۔ کس قدر کم اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

شہر طرابلس اور ساحل سمندر کے قصبات پر قبضہ پانے کے بعد سے اطالویون نے یہ عجیب و غریب اصول اپنے ذہن نشین کر لیا ہے کہ اس ولایت کی آبادی عام طور پر اطالوی رعایا ہے۔ چنانچہ جو عرب اُن کے مقابلہ مین ہتھیار اوٹھاتا ہے۔ اوسی باغی قرار دیکر گرفتاری کے بعد جلد ہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ خواہ تحقیقات کے بعد یا بلا تحقیقات بعض اطالوی افسرون نے الزام بغاوت کو صرف اون عربون تک محدود کرنا چاہا ہے۔ جو اس تھوڑے سے حصہ زمین پر آباد ہین جہان حقیقت مین باثر طریقہ پر اطالوی افواج قابض ہین۔ مثلاً شہر طرابلس کے تمام عرب خاندان جو اطالوی خندقون کے اوس فاصلہ کے اندر سکونت رکھتے ہین جہانتک اطالوی گولیاں کام دے سکتے ہین۔ اطالوی رعایا خیال کئے جاتے ہین۔ لیکن یہ طریقہ عمل صرف بعض اطالوی افسرون تک محدود ہے ورنہ لفظ باغی عام اور وسیع طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دور دراز

خزان کے باشندے بھی جو بیہودہ اعلان الحاق کے وقت سے جنگ میں برابر شریک ہو رہے ہیں۔ لفظ باغی کی شرح میں داخل کئے جاتے ہیں اس الحاق طرابلس کے متعلق ایک ترکی افسر نے کیا خوب فقرہ کہا ہے کہ بادشاہ اوناکو ٹھیک ایسی طرح الحاق میں عمل میں لا سکتا ہے لیکن جیسا کہ مسٹر لیوسن ولف نے اخبار نیشن مورخہ ۱۱۔ نومبر میں صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے کہ لفظ باغی کی زیادہ سے زیادہ وسیع تشریح بھی ان دیسیون کو شامل کرنے میں جو حملہ آور فوج کے بالکل قریب رہتے ہوں۔ جنگ کے قواعد اور رواج کے مطابق بالکل ناواجب ہے غالباً مسٹر ڈی ایم۔ مین کے سوال کا جو جواب دارالعوام میں دیا گیا ہے وہ لفظ باغی کی غلط تشریح پر مبنی تھا اور اس قابل نہیں تھا کہ ہمارے یا کسی اور مہذب سلطنت فارن آفس سے دیا جاتا ان مباحثون کو ذہن نشین رکھتے ہوئے جو مختلف بین القوامی کانفرنسوں میں اس مسئلہ پر ہو چکے ہیں۔ لفظ باغی کی تشریح دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ یعنی یہ مسئلہ کہ ایک مدافعت کنندہ ملک کی عام آبادی کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے ۱۸۷۰ء کی جنگ میں جیسا کہ عام طور پر معلوم ہے جرمنی نے ان فرانسیسی کاشتکارون کو جو حملہ آور ین کے مقابلہ میں حب وطن کے باعث آمادہ پیکار ہو رہے تھے جنگ جو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ایسی حالت میں جبکہ وہ ایک وردی پہنے ہوئے دشمن سے جنگ کر رہے تھے کاشتکار حملہ آورین کے جنگی حقوق اور مراعات کو بالکل تسلیم نہیں کیا کیونکہ یہ بیچارے بجائے وردی کے معمولی غریبانہ کپڑون میں ملبوس تھے۔ چنانچہ انہیں گرفتاری کے بعد قتل کر دیا جاتا تھا۔ لیکن کاشتکارون کی بھی یہ حالت تھی کہ جرمنی سنتریون کو جا قویا

بندوق سے قتل کیے بغیر چھین نہ لیتے تھے اور عام طور سے افسروں اور سپاہ کو بہت دق کیا کرتے تھے۔ مختصراً جرمنی کے پاس بظاہر ایک معقول وجہ اس سخت برتاؤ کی جو اس نے ان یا اوروی نوجوانوں کے ساتھ روا رکھا تھا موجود تھی۔ اس پر بھی عام رائے اس شدید طرز عمل کے برخلاف بھڑک اٹھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دول یورپ کے نائب ۱۸۷۴ء کی ایک کانفرنس میں جو فوجی جنگ کے قوانین کے متعلق برسلز میں منعقد ہوئی تھی شریک ہوئے چنانچہ اس کانفرنس کے خاص مسائل میں وہ مسئلہ بھی موجود تھا جو اکتوبر کی خونریزی پر عاید کیا جا سکتا ہے کانفرنس مذکور میں بلا اختلاف تسلیم کر لیا گیا تھا کہ ایک محصور آبادی کے تمام قابل جنگ باشندے باضابطہ جنگجو تسلیم کیے جائیں۔ لیکن دو سلطنتوں یعنی روس اور جرمنی نے اس بات کے تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ اس سرزمین کے باشندے جس پر پورے طرح قبضہ کر لیا گیا ہو فوجی حقوق و مراعات حاصل کریں۔ ان دو بڑی فوجی طاقتوں کے وکلا نے مندرجہ ذیل تحریک کی تائید چاہی "ایسی آبادی سے تعلق رکھنے والے اشخاص جس کے ملک میں کسی فریق جنگ کی قوت قائم ہو چکی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مصروف پیکار ہونے کے باعث جنگی قیدی نہ سمجھے جا کر انصاف کے حوالے کیے جا سکتے ہیں" انگلستان فرانس اور اٹلی کی سرکردگی میں تمام دوسری طاقتوں اور چھوٹے چھوٹے ممالک نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی اور یہ عجیب بات ہے کہ خود اٹلی کے نائب کونٹ لنزا نے اس تحریک کے رد کی تجویز پیش کی تھی۔ اس موقعہ پر فرانسیسی نمایندہ نے مندرجہ ذیل تقریر کی تھی۔"وہ قبضہ کے باعث حق ملکیت پیدا نہیں ہوتا ہے جب تک صلحنامے کے ذریعے سے قابض کے

مقبوضہ ملک حوالہ نہ کیا جائے اوس وقت تک اگر عہد گی نہین تو بخیال نقصان اونہین قانون کے تابع فرمان ہوتے ہین جو قبضہ سے قبل نفاذ پذیر ہوا کرتے ہین اور یہ ظاہر طور سے ایک سخت تدبیر ہوگی کہ اونہین مذکورہ بالا قوانین سے خارج کر دیا جائے۔ پس ایسی حالت مین اگر وہ بغاوت اختیار کرین تو اون سے بزور شمشیر مقابلہ کیا جائے اور اگر اسکے بعد مفتوح ہو جائین تو اُن سے باضابطہ جنگجو کی حیثیت کے سوا اور کسی قسم کا برتاؤ نہین کیا جا سکتا ہے۔ لارڈ ڈرلی نے بہ حیثیت ایلچی انگلستان مختصراً و مدبرانہ وضع سے بیان کیا کہ" ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کسی ایسے عہد نامے مین شریک ہونے سے انکار کرتی ہے جس کے نتیجہ سے دست دراز جنگون مین آسانی پیدا ہو جائے اور محصور باشندون کے مدافعتانہ حب الوطنی کے حملون مین کمی آ جائے "

مقام حیرت ہے کہ گذشتہ موسم سرما مین ہمارے ذمہ دار وزیر سے اس قسم کا سوال کئے جانے پر جس کا مسئلہ مذکور سے تعلق تھا۔ دار العوام کو کنایۃً جتلایا گیا ہے کہ اطالوی تادیب کسی نہ کسی طرح مہذب قوانین جنگ کے برخلاف نہ تھی۔

مسٹر لیوسین ولف دریافت کرتے ہین کہ کسی مقبوضہ سرزمین مین بغاوت کا ظاہر ہونا گو قوانین جنگ کی خلاف ورزی فرض کر لیا جائے تاہم ایسی سزائین جو ملکی قوانین سے اعتبار رکھتی ہون۔ آیا جائز کہی جا سکتی ہین ؟ - بہ صاف ظاہر ہے کہ وہ تین دن مین خوف اور خونریزی کا بھوت اطالویون کے سر پر سوار اور بدنامی کا کبھی بھی نہ مٹنے والا دھبہ اپنی سیاہی اور وسعت برابر بڑھا رہا تھا۔ ایسے رستخیز کا زمانہ تھے کہ مختصر تحقیقات کے لیے بھی بمشکل ہی کوئی بہانہ پیش کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بوڑھون، بچون، عورتون

مجرمون اور بیگناہونکا قتل اور ہلاکت ایک بالکل من مانی کارروائی تھی۔ اس قسم کی تادیب یا سرکوبی کی اجازت کسی زمانہ یا کسی منظور شدہ قانونچہ رسم ورواج جنگ مین نہیں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۰ء مین اطالوی کونٹ لنترا کا خیال تہا۔ کہ صرف جرمانہ باضابطہ طور پر قوانین جنگ کی خلاف ورزیکی سزا قرار دیا جانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی کا یہ مروجہ اطالوی جواب کہ عرب رسم ورواج جنگکے پابند نہیں ہین۔ (حالانکہ قتل عام کے وقت یہ رائے بالکل مفروضہ تھی) لہذا اپنے طرز عمل مین ہم بہی آزاد ہین۔ نقص سے پاک نہین ہوسکتاہے۔ کیونکہ اسپر خود اطالوی کونٹ لنترا کی رائے جو بصورت اعتراض بہترین معقولیت سے وارد ہوسکتی ہے یہ ہے کہ "قوانین جنگ کی کسی ایک فریق سے خلاف ورزی ظاہر ہونے پر فریق ثانی ان قوانین کی پابندی سے آزاد نہین ہوسکتاہے"۔

مین دریافت کرنیکا خواہشمند ہون کہ اس اطالوی بیان کی کیا وقعت ہوسکتی ہے کہ نخلستان کے عربون نے جنرل کنوا کے کسی اعلان پالیسی اور تدبیر کے باعث متاثر ہوکر سلطان سے وفاداری ترک اور اٹلی کی پرامن رعایا بنجانا قبول کرلیا تہا۔ گو بعض بڑے آدمیون نے جنہین حسونہ پاشا بھی شامل ہے اطالیون سے رشوت لیکر طرابلس مین نئے دور سلطنت کو تسلیم کرلیا تاہم یہ ممکن نہ تہا۔ کہ ان حرامزادونکی بے ایمانی اون ہزارون عربون پر بہی اثر کرجاتی جو کھجور کے درختون کے زیر سایہ اپنی جہونپڑیون مین مسکن گزین تھے۔ یہ غریب آدمی "اعلان" پڑھ نہین سکتے ہین۔ چنانچہ اسبات سے بالکل مطلع نہیں تھے کہ اونہیں اطالوی رعایا تصور کیا جاتاتہا

علاوہ ازین ایک عرب تقریباً اپنی ہر ایک چیز دنیا وی املاک مین سے ہاتھہ سے دے بیٹھنا زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی بندوق خواہ وہ کیسی ہی باکار یا بیکار کیون نہو۔ اوسکے قبضہ سے نکلجائے۔ قصہ مختصر عربون نے اپنے ہتھیار چھپا دئے تھے۔ جنہیں موقعہ پا کر دشمن کے خلاف اسی طرح علم کیا جیسا کہ فرانسیسی کاشتکار کرچکے ہین یا انگلستان کی اہل دیہات اپنے ملک مین بحالت مدافعت عمل مین لائینگے واقعات گذشتہ کی پوری رفتار ہر ایک جنرل اسٹاف جو خبط اور خود پسندی سے پاک ہو وقوع پذیر ہونے سے پیشتر ہی قیاس کرسکتا تھا۔ اطالوی اخبارات کے جلد بھڑک اوٹھنے والے نامہ نگار بھی اپنی سپاہ کی طرح حواس باختہ ہوگئے چنانچہ مین بطور مثال اخبار اسٹامپا کے نامہ نگار کی تحریر کا ایک حصہ درج ذیل کرتا ہون " مین دوبارہ نخلستان مین تیغ زنی پر زور دینا چاہتا ہون تاکہ عربون سے یہ مقام بالکل پاک کردیا جاسکے اور کسی دیسی باشندے کو کسی عذر پر بھی خندقون اور شہر کے درمیان باقی نہ چھوڑا جائے بلکہ جو شخص انگجہ پایا جاوے خواہ وہ غیر مسلح ہی کیون نہو دغابازی کی موت مار ڈالا جائے "۔ اسی قسم کا مصالحہ ہمارے بہادر قلم فرسا صاحب نے بھی افواج جنوبی افریقہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبارات کو ارسال کیا تھا جسمین بوئرون سے ۲۵ میل فاصلہ پر ایک غیر آباد کھیت مین " اعلان " نصب کئے جانے کے بعد جس کے ذریعہ سے اصولی طور پر بوئر لوگ انگریزی رعایا فرض کرلئے گئے تھے۔ اون کے انگریزی فوج سے مصروف کارزار ہونے کے متعلق کینہ توز خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔

بڑے دن سے دو ہفتہ پیشتر ایک اور زیادتی فوجی قانون کے لباس

میں اطالیوں کے ہاتھوں سرزد ہوئی جس کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ ان حملوں
کی اثنا میں جو اثنائے جنگ سے اطالوی خطوط پر ۲۶ نومبر تک متواتر عربوں
کے ہاتھوں واقع ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ حملہ آوروں کی ایک بڑی تعداد
دشمن کی صفیں چیرتی ہوئی نخلستان اور شہر میں پہونچ گئی۔ چنانچہ ایک
یہودی نے جو ان واقعات اور بعض ایسے حملہ آوروں کے ناموں سے واقف
تھا جنہوں نے دوبارہ اپنے سابق مکانات میں رہائش اختیار کر لی تھی۔
اطالویوں کو خبر پہونچا دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ آدمی گرفتار کر لیے
گئے اور انھیں مختصر تحقیقات کے بعد بغاوت اور جاسوسی کے الزام
میں ایک میدان میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ جب عزیزیہ میں مقیم عربوں
کو اس سانحہ کی خبر پہونچی تو وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گئے ان چودہ
آدمیوں کے منصفانہ قتل نے سینٹر ڈی فلس پر بھی گہرا اثر کیا جو سسلی
کے فرقہ اشتراکیہ کی جانب سے پارلیمنٹ کا ممبر ہے۔ اس شخص نے اپنے
سیاسی اور اخلاقی ضمیر کی خوب نظر بندی کی تھی۔ تا کہ جنگ کے متعلق فرقہ
اشتراکیہ کا جوش ظاہر کر سکے واضح رہے کہ یہ کام کچھ زیادہ آسان
نہ تھا۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو شبہ پیدا ہو گیا تھا
کہ امید کے برخلاف بلا خون بہائے اور روپیہ صرف کئے جنگ
جاری نہیں رکھی جا سکتی ہے۔ تاہم اس کا عجیب اخلاقی اشتراکی سانگ
اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور آخرکار اس نے اخبار گیورنیل ڈی ایٹیلنو
میں اقرار کیا کہ ہم طرابلس کے لیے اس کا جوش و خروش بہت کچھ
ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ نہ صرف عزیزیہ میں بلکہ ہر ایک ترکی

چوکی میں جیسے میں دیکھ چکا ہوں سامان خوراک کی بڑی کثرت تھی اور مجھے
اس علم سے خوشی ہوئی کہ نئی فوجی انتظامات کے زیر اثر فوج کو بہت اچھی
غذا دیجاتی ہے۔جس سے بہتر کسی یورپین فوج کو بھی غالباً باستثنا انگریزی
فوج کے میسر نہیں ہوتی ہے گو ترکی فوج کی ظاہری حالت خوشنما نہیں ہے
کیونکہ اون کی وردی اور جوتے پھٹے ہوے اور میلے دیکھے گئے تاہم ان
لوگو نکو روزانہ تین قسم کا کھانا مثلاً بھونا ہوا گوشت عمدہ ترکاری اور نہایت
مزیدار پلاؤ۔ دیا جاتا تھا۔ نشاطبے اور دیگر افسر بھی وہی کھانا کھایا کرتے تھے
جو عام سپاہ کو میسر ہوا کرتا تھا۔ افسر اور سپاہی سب کے کھانا کھانے کا طریقہ
ایک ہی تھا۔ یعنی کئی کئی آدمی حلقہ باندھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور اون کے
بیچ میں ایک بڑی رکابی جسمیں کھانا بھرا ہوا رہتا تھا رکھدی جاتی تھی اور حاضرین
اپنی انگلیوں سے اس رکابی میں سے کھانا نکالکر کھایا کرتے تھے افسرون
کے پاس سپاہی خدمتگار تعینات تھے۔ جو کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ
دہونے کے لئے تولیہ اور صابن اور سلفچی لایا کرتے تھے یہ حالات دیکھکر مینے
عبدالحمید کے برے عہد کو یاد کیا جس میں سپاہ کے ساتھ بری طرح
بے پرواہی برتی جاتی تھی۔ فی الحال نئی وضع کی ترکی فوج کا اہتمام خوراک
اسقدر عمدہ نگرانی کے زیر عمل موجود ہے کہ ایک جرمنی افسر بھی معترف ہے کہ
ترکی فوج کو نہایت اچھی غذا دیجاتی ہے میرا ایک مسلمان دوست جو فرانسیسی
فوج میں ملازم رہ چکا ہے مجھسے بیان کرتا تھا کہ عثمانی فوج کا راشن ہر طرح
اوس راشن سے نہایت ہی بہتر ہوتا ہے جو اس شخص کو فرانسیسی فوج
مین ملا کرتا تھا۔ طرابلس میں قہوہ کی نایابی پر تعجب ہوا۔
اون چھوٹے چھوٹے قہوہ خانون کے سوا جو عمدہ زیلات

اور زدا یہ مین موجود ہین دوسری جگہ مشکل سے قہوہ پایا جاتا ہے ترک اور عرب
چائے پسند کرتے ہین - جسکو اسقدر جوشش دیتے ہین کہ بالکل تلخ ہو جاتی
ہے - اِس تلخی کو کم کرنے کے لئے آدہی پیالی شکر ڈالی جاتی ہے - چونکہ آجکل
شکر کی قیمت تقریباً چہہ فرانک فی کیلو ہے اسوجہ سے ترکونکی چائے نوشی
مہنگی ہو رہی ہے - جب کبھی مین ایک عمدہ چائے کی پیالی اپنے سنتری یا کسی
اور مستحق ترک یا عرب کو پلا دیتا تو یہ لوگ شکر گزاری کے ساتھہ میری شکر
کی ٹکیون کے متعلق اپنا تعجب ظاہر کرتے - چونکہ یہ انجینو قرص جنہین عرب
لوگ انگریزی شکر کہا کرتے ہین چہہ پنس پر خریدے جا سکتے ہین - پس
یہ ظاہر ہے کہ یہ قرص طرابلس مین چائے یا قہوے کے ساتھہ بہت کم
لاگت پر استعمال کئے جا سکتے ہین - علاوہ ازین سفر مین بہت آسانی
کے ساتھہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہمراہ جا سکتے ہین عرب لوگ شکر
کو بڑے بڑے ٹوکرون مین لیجانے کے عادی ہین - جسکی وجہ سے بہت
نقصان ہوتا ہے - کیونکہ اسکو لکڑی سے توڑنے کے باعث اس کا
کچہہ حصہ زمین پر گر جاتا ہے دوسرے بحالت سفر ٹوکرون مین سے زمین
پر گرتا رہتا ہے -

بظاہر روٹی اور کھجور بے قاعدہ فوج کی معین خوراک معلوم ہوتے تھے -
جسکے خاتمہ پر تھوڑی سی چائے بھی پلائی جاتی تہی بشرطیکہ کیمپ قیام کی حالت
مین ہو - کھجورونکی گٹھلیان اونٹون کے لئے جمع کر لی جاتی تھین - کیونکہ یہ کسی
قدر خطرناک غذا اونٹ کے معدے کے لئے مفید خیال کیجاتی ہے اور گو یہ
عجیب جانور گٹھلیون کے کھلائے جانے کے وقت بری طرح بلبلایا کرتا
ہے تاہم اوسکا مالک زبردستی منہ چیر کر حلق مین پہونچائے بغیر باز

نہین رہتا جیسا کہ لندن مین سفر یجیٹ عورتونکو بہ شکل کھانا کھلایا جاتا ہے
دوران عمل مین شتربان اونٹ کے نرخرے پر ہاتھہ پھیرتا رہتا ہے تاکہ
مذکورہ بالا غیر مرغوب خوراک جلد جلد پیٹ مین پہونچ جائے۔ حکیم سقراط
ایک بسیار خور کا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دیوتاؤن کے
ذریعے سے اپنی گردن کی درازی کا بدین خیال بہت خواہشمند تہا۔ کہ غذا کو زیادہ
فاصلہ طے کرنے کے باعث اوسے زیادہ مسرت حاصل ہوگی۔ یہی حالت
ارتقا کی اس عجیب مخلوق یعنے اونٹ پر منطبق کی جاسکتی ہے جسے قادر مطلق
نے لمبی گردن عطا کرکے فراہمی خوراک مین مخصوص آسانی پیدا کردی ہے
بظاہر ناممکن الاختتام سفر کی اثنا مین تو ہر ایک اور درخت پر کبھی کبھی اونٹ
کے چپکے سے منہ مارنے پر سوانیاں کیا کرتا ہے کہ اس قسم کی بے تکلفانہ
مسرتیں اس غریب جانور کے بیڈول جسم کی ساخت کے باعث جس میں
چستی یا خوبصورتی کی کوئی علامت ہویدا نہیں ہوتی ہے۔ اور بھی بڑھ سکتی
ہین۔ عربون کے پاس خیمون کی تعداد کم تھی۔ پس اکثر عرب جہان جی چاہتا
تھا بیٹھ جاتے تھے اور تمازت آفتاب وغیرہ سے پناہ پانے کے
لیئے گھوڑون کے چھپر دیوارون کے سائے وغیرہ ان لوگون کے لیئے
کافی تھے۔ اکثر عرب اپنے بیوی بچے بھی ساتھہ لیتے آئے تھے جو ایک
ایک یا کئی کئی خاندانون کا مجمع بنائے ہوئے ادہر ادہر چھوٹے چھوٹے
غارون مین ٹھیرے ہوئے تھے جنپر ٹاٹ یا خیمے کے ٹکڑے اپنی موجودگی
کے باعث باد و باران سے کسی قدر امن کا ذریعہ ہو رہے تھے۔ پہاڑ
کی مشرقی جانب جو چند غار قدرت نے بنا رکھے ہین۔ اون کے مکین زیادہ
آرام دہ حالت مین رہائش رکھتے تھے۔ ایسے آدمی جنہیں پناہ کی کوئی

جگہ بھی مل نہیں سکتی تھی آسمان کے نیچے بڑے بڑے گروہ بناکر جن میں مرد بچے
عورتیں اور اونٹ شامل تھے۔ ساری رات آگ تاپتے گزار دیتے تھے
حالانکہ برودت شب بشدت محسوس ہوا کرتی تھی۔ میں خوش قسمتی سے اپنے
تمام زمانہ قیام طرابلس میں ایسی شدید بارش کے مشاہدہ سے محفوظ رہا جو ہمارے
عزیزیہ جیسے کیمپ کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ثابت ہوتی اور گو مجھے کبھی کبھی
مینہ برستے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا تاہم ایسی خوفناک بارش جو صرف ایک
یا دو گھنٹوں میں پہاڑ کے دامنوں میں زمین کاٹ کر نالے جاری کر دیتی
ہے واقع نہیں ہوئی ورنہ میرا چھوٹا سا نازک خیمہ معہ تمام اشیا
کے نشیب کوہ پر کبھی کا بہ گیا ہوتا۔

ہر ایک نامہ نگار کو روزانہ دو عمدہ قسم کے نان فوجی تنور خانہ سے دئے
جاتے تھے۔ علاوہ ازیں ضرورت کے مطابق ہمنے اپنے کھانے کا علیحدہ اہتمام بھی
کر رکھا تھا جسکی صورت یہ تھی کہ سینگ رائٹ اور اوسلر جو باہم شریک طعام تھے
اپنا کھانا سلیم سے پکوایا کرتے تھے میں اور ہلال احمر کے اسٹاف کے ساتھ کھانا
کھایا کرتے تھے جنگ اور ایسے مقامات میں سفر کرنے سے جہاں انسانی گذر بہت کم ہوا کرتا ہو
آدمی کو تجربہ ہو جاتا ہے کہ اپنے ساتھ کیا ضروری سامان لانا اور کس غیر ضروری بار سے
بچا رہنا چاہئے چنانچہ میں اپنی تجربات سے مدد لیکر مچھلی شوربہ گوشت اور کراس اینڈ
بیکول کے تیار کردہ مربون وغیرہ کی ایک معقول تعداد و مقدار اپنے
ہمراہ لیتا آیا تھا۔ علاوہ ازیں بی حسب کے سپرد میرا انتظام
خانہ داری تھا۔ اشاروں کے ذریعہ سے
سستی قیمتوں پر گوشت۔ پرند۔ انڈے۔ آلو۔ گاجر
اور سرخ مرچ وغیرہ کھانا پکانے

کے لئے خرید لایا کرتا تھا مختصر یہ ہے کہ میں اور میرا رفیق سفر بحالت
قیام بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ پھینٹے ہوئے انڈے دم پخت مرغ
روٹی۔ میوہ عمدہ قہوہ یا چاء یہ سب اشیا خوردنوش ہیں ایک بیابان میں میسر ہیں
جہاں کوئی شخص معقولیت کے ساتھ اور زیادہ سامان خوراک کا طالب نہیں
ہوسکتا ہے۔ میں اور بی حفظ صحت کے اور احتیاطوں کے علاوہ جنکا بخت وپز
طعام سادہ میں خیال رکھا جاتا تھا۔ طولانی سفر پیدل طے کیا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ہم دونوں نے چار دن میں ایک سو میل پیدل سفر طے کیا اور بحالت
سواری میں کامل تیرہ گھنٹے گھوڑے کی پشت سے جدا نہیں ہوا تھا۔ الغرض طرابلس
سے روانگی کے وقت میں اور بی ہر دو وحشیوں جیسی عمدہ تندرستی سے
مزین ہورہے تھے ہمنے اصول حفظ صحت کا اس درجہ خیال رکھا تھا کہ بغیر جوش
دیئے پانی نہیں پیا کرتے تھے۔ اور کھانے کے تمام برتن پرمن گینٹ آف
پوٹاشش سے دہوئے جاتے تھے۔ جو کیمپ میں تندرستی کے لئے بہت
فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے حفظ صحت کے دوسرے عام قاعدے
جنکی پابندی فائدہ سے خالی نہیں ہے درج ذیل کرتا ہوں۔ فلالین کی پیٹی
جو ہیضہ سے محفوظ رکھنے میں مفید ثابت ہوچکی ہے۔ اگر تمام دن نہ ہوسکے تو
سورج غروب ہونے کے بعد ضرور باندھ لینی چاہیئے کہانا کھانے کے
بعد تھوڑی سی بھوک ضرور باقی رہنی چاہئے۔ رات کی سردی میں غسل سے بالکل پرہیز
کرنا چاہئے جو کچھ غذا کھائی جائے وہ ریت وغیرہ
کی وجہ سے کرکری نہونی چاہئے ورزش کی وجہ
سے جسم گرم ہوجانے کے بعد بستر پر لیٹ
جانا چاہئے۔ یا ایک دبیز تولیہ سے جسم صاف کرنیکے بعد

دھلا ہوا قمیص یا واسکٹ پہن لینی چاہیئے واضح رہے کہ ٹھنڈا پسینہ ہمیشہ
پُرخطر ہوا کرتا ہے علاوہ ازین ہر ایک قسم کی شراب سے پرہیز کرنا
چاہیئے اور جوش دیئے ہوئے پانی کا بکثرت استعمال رکھنا
چاہیئے۔ اور اگر برتن دھونے کے لیئے کھولتا ہوا پانی میسر ہوسکے
تو تھوڑا سا پرمینگنیٹ کا تیز عرق پانی کے اندر ڈالکر استعمال
کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہنے کے لایق ہے۔
کہ پانی کے جراثیم ہلاک کرنے اور برتنونکو اچھی طرح دھلوانے سے
کچھہ فائدہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر کابیان پیالیان۔ چھُری اور کانٹے
ہیضہ کے لاکھون جراثیم سے متاثر ہونے کے لیئے کھلے ہوئے چھوڑ
دیئے جائین۔
ہماری تمام احتیاطون کے باوجود ہی سرائیت مرض کا ایک راستہ
کھلا ہوا تھا۔ جسے بند کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ کیڑون کی نیش زنی
جسم مین جراثیم پہونچانے کا ایک لاعلاج وقت تھی گو یہ سُرخی دلچسپی سے
بالکل خالی بلکہ مکروہ ہے۔ تاہم اسکا بیان اسوجہ سے ضروری خیال
کیا گیا کہ صوبہ طرابلس مین امیر او رغریب بوڑہا اور بچہ کوئی بھی اس تکلیف سے نہ
بچ سکا۔ اور یہ تکلیف اس درجہ سخت تھی کہ اوسکا اظہار میرے لئے قابل
معافی تصور کیا جائیگا۔ علاوہ کھٹمون کے جو بہت دق کیا کرتی ہتیں اون سے
بھی زیادہ سخت دشمن مچھر تھے جنھون نے ہماری زندگی کو ناقابل برداشت
بوجھ بنا دیا تھا۔ مچھرون کا پہلا حملہ ببرطرین مین محسوس ہوا جسوقت
کہ مین زمین پر لیٹا ہوا تھا اور مین سچ عرض کرتا ہون کہ اوسوقت سے
واپسی ٹیونس تک دن یا رات میں کسی وقت بھی ان سے

چین نہیں ملا اور ہم سب لوگ ان ایذا رسان کیڑون کی موجودگی سے
بالکل بے بس دکھائی دیتے تھے ہمارے تمام جسم سے سر پیر تک
نیشزنی کے باعث گدے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جس سے اس
قدر تکلیف ہوتی تھی کہ مین نے مختلف چہہ مرتبہ پانچ گرین
ورونل خواب آوری کے لیئے استعمال کی تھی گو ہمین نوشادر کے
استعمال کرنے سے کسی قدر چھٹکارہ میسر ہوجایا کرتا تھا۔ تاہم کیڑونکی
اس قدر کثرت تھی کہ اس علاج سے زیادہ تسکین نہین ہوتی
تھی۔ اور نہ گندھک ہی کا مرہم کوئی معقول علاج کا کام دیتا تھا۔
ترکی حمام مین پہنچکر جسم کو اچھی طرح ملکر نہانے کے وقت تک
سوائے زبانی شکایت اور برداشت کے کوئی دوسرا چارہ نہین
تھا علاوہ اوس جسمانی تکلیف کے جو نیشزنی سے پہونچتی تھی اور
بعض اوقات ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی یہ پریشان کُن خیال
بھی ستاتا رہتا تھا کہ یہ خوفناک ملاقاتی کہان سے آتے ہین اور
اپنے ڈنک کے ذریعہ سے کیا چیز میری نسون اور پھٹون
مین پہونچا جاتے ہین۔ جب کوئی شخص ہیضہ کی نعشیں اوس
مقام سے چندگز فاصلہ پر دیکھتا ہے۔ جہان اوسکے کپڑے
رات کے وقت رکھے رہا کرتے ہون تو ان چیزون سے
اوسے غصہ اور تشویش آور خیالات پیدا ہونے لگتے ہین۔
انگلستان کے سب سے بڑے جدت طراز زندہ ناول نویس نے
متعدد مرتبہ بڑی فصاحت سے کیڑون کی روز افزون کثرت
اور خطرناک زندگی کا ذکر اور اون کے حملہ کا بیان کتاب موسومہ

دیوتاؤں کی غذائیں دلچسپ طریقہ سے کیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ دریافت کرنا چاہے کہ کیڑوں کی تکلیف بہ حیثیت قومی سزا کے کیا چیز ہے تو اسی بیہلطر ابلس جانا چاہیے

تمام شد

کوہ غاریان

اطالویون نے نہ صرف مغربی جانب پیش قدمی میں مُنہ کی کھائی بلکہ مشرق کی طرف بھی اُنکی دُرگت تباہ کُن وڑاؤنی شکل میں ظاہر ہوئی پس یہہ صاف ظاہر تھا کہ حملہ آورین کسیقدر زیادہ عرصہ تک کوئی جارحانہ کارروائی اپنی جانب سے عمل میں نہ لائینگے - نیز یہہ کہ حقیقی جنگ کے نقطۂ خیال سے مطابق فی الحال کوئی نیا واقعہ اثنائے قیام عزیزیہ میں مشاہدہ نہ کیا جائیگا چنانچہ مینے سلسلہ غاریاں اور اسی نام کے ایک موضع کو دیکھنے کیلئے جس میں ایک بڑا شفاخانہ مخصوص روبہ اصلاح مریضوں کے لئے موجود ہے موجودہ حالات کو معاون پاکر روانگی کا تہیہ کیا - ۲۰ دسمبر کو مینے ایک درجن اونٹوں کا رسالہ جنمیں ہر ایک اونٹ پر ایک ترکی مجروح یا بیمار فوجی سوار تھا - غاریاں روانہ ہوتا دیکھا - گو زخمی یا مریض بخشش کے لئے سواریِ شتر خالی از کلفت و کوفت نہیں ہوسکتی تاہم مجبوراً اسی سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ طرابلس کے راستے کسی اور سواری کے لئے موزوں نہیں ہیں - سفر غاریاں کے لئے مسٹر مانٹنگ کو اطالوی باربرداری گاڑی کا ایسے زمانہ میں دیا جانا جبکہ اعلےٰ ترکی افسر جنکی جسمانی حالت مسٹر موصوف کے مقابلہ میں بہت زیادہ خراب ہورہی تھی اور بیابانوں میں اونٹ پر تکلیف دہ سفر

کر رہے تھے ترکوں کی ہمدردی کو جو وہ غیروں سے رکھتے ہیں ظاہر کرتا تھا۔

شام کے وقت میں بازار پہونچا تاکہ ایک جاندار اونٹ سفر کے لئے کرایہ کروں فتحی بےلنے براہ مہربانی پیشتر ہی سے ایک گھوڑا دینے کا وعدہ کیا تھا موجودہ جنگ کے زمانہ میں گھوڑے یا اونٹوں کا ملنا عزیزیہ میں بہت مشکل ہو رہا تھا کیونکہ گھوڑوں کی وہ محدود تعداد جو نشاط بے شہر طرابلس سے اپنے ساتھ لایا تھا یا عربوں سے خرید لیگئے تھے فوجی خدمات کی کثرت کے مقابلہ میں بہت کم تھی علاوہ ازیں تمام عمدہ قسم کے گھوڑے رسالوں اور چوکیوں میں درکار تھے پس عزیزیہ میں جو جانور موجود تھے وہ خراب حالت میں پائے جاتے تھے آجکل اونٹوں کے مالکوں کو معقول آمدنی ہو رہی تھی کیونکہ فوج کو ہر ایک قابل دستیاب اونٹ درکار ہو رہا تھا گورنمنٹ بہت گراں کرایوں پر اونٹ حاصل کر رہی تھی اور آخیر سال پر تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ فوجی ضروریات کے لئے چھ سے آٹھ فرانک تک یومیہ کرایہ اونٹوں کے لئے دیا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چیز عربوں میں اس جنگ کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے درکار تھی تو وہ عجیب مالی فائدہ تھا جو تمام تجارت کو موجودہ حالت میں پہونچ رہا ہے شتربان اور اونٹوں کے مالک اپنی خوش قسمتی سے پورا فائدہ اوٹھا رہے ہیں چنانچہ طرابلس کے اندرون ملک میں ہر جگہ بیابانی راستوں پر چھوٹے بڑے کاروان مال واسباب سے لدے ہوئے مختلف چوکیوں کو جاتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں عمدہ گھوڑے بڑے شوق سے بہت گراں قیمت پر خریدے جاتے ہیں جنکی دستیابی بہ مشکل عمل میں آتی ہے کپتان شلیہم نے

ایک تندرست گھوڑا چھبیس ۲۶ پونڈ قیمت پر خریدا تھا یہی ایک میرے سب سے اچھا گھوڑا اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں دیکھا تھا غاریان میں ایک ترکی افسر نے جو عرصہ تک جنوبی ٹیونس میں آوارہ گرد رہا اور آخر کار سرحد کو کسیطرح عبور کر گیا تھا مجھسے بیان کیا کہ اوس نے ایک گھوڑا چالیس پونڈ قیمت پر خریدا جو مثل کپتان ہٹلیم کے گھوڑے کے مضبوط اور توانا نہیں تھا طرابلس میں آجکل تجارت خوب چمک رہی ہے بڑے بڑے دیہات اور قصبات میں خریداروں سے بازار بھرے ہوئے ہیں گوشت ترکاری میوہ شکر چاے کوئلہ وغیرہ وغیرہ بکثرت فروخت کئے جاتے ہیں چنانچہ آجکل تاجر منفعت کثیر کے باعث بہت خوش ہو رہے ہیں اکثر مقامات میں عورتیں اور بچے ایندھن کا ڈھیر لگائے ہوئے بیٹھے پائے جاتے ہیں۔ اور ایک چھوٹا سا مٹھہ ایک پیسہ میں فروخت کیا جاتا ہے یہ ایندھن مزیدار غلاطہ پکانے کے کام میں آتا ہے یا عرب جنگ جو اپنے جورات کو سردی سے بچنے کے لئے آگ تاپتے ہیں اونٹوں کی اسقدر کثرت ہے کہ تقریباً ہر ایک جگہ بہو نسلے اور زرد رنگ کے اونٹ دیکھائی دیتے ہیں جنکے ساتھ ہلکے سفید رنگ کے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جنگ ہر طرح طرابلس کے اندرونی ملک کی بڑی آبادی کے حصہ کو دولت مند بنا رہی ہے برخلاف اسکے اطالویوں کی کثیر اخراجات اطالوی ٹیکس دہندوں کے لئے ناقابل برداشت بوجہ ثابت ہو رہے ہیں اگر فرقہ انتشرا کیہ کا کوئی ممبر افلاس کی سب سے بری حالت دیکھنا چاہے تو اسے اپلو یا اور کالیبریا کے دیہات اور قصبات میں سفر کرنا چاہئے

مجھے بڑی جستجو کے بعد آخر کار ایک اونٹ ملگیا جو فوجی ضروریات سے

کسیطرح بچ رہا تھا اس سکے مالک نے بجائے فرانک کرایہ براسئے غاریان زوراہ تک کی واپسی کا طلب کیا حالانکہ سفر واپسی میں میں نے صرف پندرہ فرانگ کرایہ پر ایک اونٹ حاصل کر لیا تھا موقعہ پرست شتربان رعایت کے پاس نہیں پہنچتے ہیں۔ میرے صاف انکار کرنے کے بعد شتربان نے سکئے آدمیوں کی موجودگی میں دوسرے دن علی الصباح چالیس فرانک کرایہ پر میرا اسباب لیجانا منظور کیا چنانچہ دوسرے دن صبح ناشتہ کے بعد میرا ساماں باندھا گیا اور میں اپنے خیمہ میں دیر تک اونٹ کا انتظار کرتا رہا حتی کے دس بج گئے اور ہمارا باربردار اونٹ یا اُس کا مالک کہیں بھی نہیں دکھائی دیا میں خیال کرتا ہوں کہ شتربان نے کچھ زیادہ نفع کا کام پاکر بے ایمانی اور بے شرمی سے اپنا وعدہ توڑ دیا ہوگا اور مجھکو بالکل دہوکہ میں رکھا چنانچہ اس طرح دن کے تین گھنٹے یونہیں ضائع ہوگئے میں دل سے چاہتا تھا کہ اس آدمی نما جانور کو جس نے میرے ساتھ ایسا بُرا برتاؤ کیا تھا پولیس کے کمانڈنٹ کے سامنے پیش کرکے اُسے سزا دلواتا لیکن کسی شخص کو عربوں میں رہ کر غضبناک ہونے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا سوائے اس کے کہ غصہ کے باعث جسم اور قلب کمزور ہوجائیں اور طولانی تکلیف دہ سفر کے اثنا میں آوارہ گرد جراثیم کو جسم میں داخل ہونے کا موقعہ ملجائے مجھے یہ سننے سے ہمیشہ تعجب ہوتا رہتا ہے کہ بعض مغرور نامہ نگار کس طرح عربوں کی تربیت اور ذہنیں اُنکی حیثیت کے مطابق رکھنے پر گفت وشنید کیا کرتے ہیں حالانکہ زیادہ تجربہ کار سیاح خوب جانتا ہے کہ اِن لوگوں سے برتاؤ میں سرد مستقل مزاجی اور تکلیف یا خوشی سے متاثر ہونے کی عادت کا اظہار سب سے زیادہ بہتر ذریعہ اِن لوگوں سے برتاؤ قائم رکھنے کا ہوتا ہے خواہ کیسی ہی فیاضی سے سلوک نہ کیا جائے

پھر بھی کوئی عام قاعدہ مقررہ وقت میں کسی کام کے انجام دہی کے متعلق طے
کرنا بالکل فضول ہے اور کسی قرارداد کی خواہ کوئی صورت ہی کیوں نہو سب سے
بہتر ترکیب یہ ہوسکتی ہے کہ معاملہ باہمی رضامندی سے طے کیا جائے اوسط
درجہ کے عرب کے لئے وعدہ کی پابندی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی ہے گو مجھے
ذاتی طور پر دنیا کی بہت سی اقوام سے سابقہ رہا ہے تاہم میں ایمانداری سے
کہہ سکتا ہوں کہ صرف عرب ہی ایسی قوم ہے جسے میں معمولاً ناپسند کرنیکے علاوہ
اون پر اعتبار بھی نہیں کرتا ہوں بہ استثنا ان کی ناممکن التردید بہادری اور رقت
برداشت کے بہت کم خوبیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں یہ لوگ چند
مستثنیات کے سوائے عموماً ناخوش زودرنج ناشکرگذار اور ظالم ہوا کرتے ہیں
اور طرہ یہ ہے کہ بچپن سے بوڑھاپے تک حرص وہوا میں گرفتار رہتے ہیں
پیری لاٹیکس اپنی مشہور تقریر میں بیان کرتا ہے کہ عورت کی محبت انسان کے دل میں
ساری محسوسات پر غالب رہتی ہے لیکن میں کہونگا کہ عربوں میں بجائے اسکے
روپیہ کی محبت جاگزیں ہے عالم عرب کے محسوسات فلوس اور بخشش
وغیرہ فقروں سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض اوقات ذرا سے نفع کی خاطر وہ
درندوں جیسی وحشت بلکہ قتل پر بھی آمادہ ہوجایا کرتا ہے چنانچہ موجودہ جنگ
کی اثناء میں ایک ترکی باقاعدہ جوان صرف تیس فرانک کی رقم اپنی جیب میں
ڈالے ہوئے کسی چوکی سے روانہ ہوگیا تھا بعدازاں معلوم ہوا کہ یہ رقم لوٹ
لیگئی تھی اور اُس بیچارہ کو لنگا اور پیٹ ایک عربی چاقو کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا
گیا تھا اُس سنگین جائے قیام سے روانہ ہونے پر جہاں میں ۲۲ر دسمبر کو
شب باش رہا تھا وہ غاروں میں رہنے والا خاندان جس نے مجھے پانی دیا
تھا بخشش کے لئے چلانے لگا چنانچہ میں نے ایک بوڑھے آدمی کو اُسکے

بیٹے داماد اور بچوں کو جن پر یہ خاندان مشتمل تھا آپسمیں تقسیم کرنیکے لئے تین پاؤنڈ دیدے لیکن اوس بوڑھے بدبخت نے بجائے تقسیم کرنیکے ساری رقم اپنی گرہ ۰ چیتھڑوں میں چھپالی اور تقسیم سے صاف انکار کر گیا جسپر آپسمیں گالی گلوچ کی خوفناک شور و پکار پیدا ہوئی اور دُور تک میرے کانوں میں آتی رہی اور لالچ کی وجہ سے اُس بوڑھے آدمی کے چہرہ پر وہ تمام مکروہ علامات نمودار ہوگئیں جو انسان کی اس مذموم خواہش سے منسوب کیجاتی ہیں۔ اگرچہ بقراط کا یہ خیال صحیح ہے کہ چہرہ روح کا آئینہ ہوا کرتا ہے تو اِس صورت میں خدا کے صفات کسقدر کم اور درندے کے صفات کسقدر زیادہ ایک عام عرب کے چہرہ سے ظاہر ہوتے ہیں جو اپنے جانوروں سے ایسا ہی سخت برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ اپنے ہم جنس انسان سے برخلاف اِسکے ترک لوگ بچوں اور جانوروں سے ہمیشہ مہربانی کا برتاؤ کیا کرتے ہیں اور عربوں کی تو یہ حالت ہے کہ جانوروں کی تکلیف سے بے پروائی اور اُنکی سنگ دلی کی اور کسی سے مثال نہیں دیجاسکتی اور اُسکی محبت جو گھوڑے کے لئے مشہور ہے ایک داستان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر اسکا گھوڑا یا اونٹ یا گدھا ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر کرسکتا ہے تو وہ اپنے آپکو شاذو نادر ہی راستہ میں اپنے جانور کو پانی پلانے کی تکلیف دیسکتا ہے خواہ پانی آسانی ہی سے کیوں نہ دستیاب ہوسکے اور اگر بچارے جانور کو عرب کی بیدردی یا بے پرواہی کے باعث کوئی شدید زخم پیدا ہوگیا ہو تو اِس حالت میں بھی بیدرد مالک اُسکی تکلیف کا کچھ خیال نہیں کرتا ہے بلکہ زخموں کو یوں ہی بے علاج چھوڑ دیتا ہے بشرطیکہ جانور ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر طے کرسکے شوشہ

سے روانہ ہوتے وقت مینے اپنے کرایہ کردہ گھوڑے کے پہلو میں
ایک بڑا زخم دیکھا جو اسوجہ سے پیدا ہوگیا تھا کہ اُسکے عرب سوار نے
بیدردی سے ایڑ مار کر رکاب کے ذریعہ سے زخم پیدا کردیا تھا جس کے
باعث گھوڑے کی پسلیاں نظر آنے لگی تھیں چنانچہ مینے اپنے عرب
ملازم کو بلاکر یہ زخم دکھایا لیکن وہ بہت حیران ہوا کہ مجھے اِس معاملہ سے
کیا تعلق تھا اور بہت دیرتک اُسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیوں ایسے بے
دردانہ برتاؤ کی مخالفت کر رہا تھا آخرکار میرے منشار سے آگاہ ہونے پر
وہ بڑے زور سے ہنسا اور دریافت کرنے لگا کہ میں کیوں اِس زخم کے
باعث پریشان ہورہا تھا حالانکہ یہ زخم ایسا نہیں تھا جو گھوڑے کے تیز
چلنے میں حارج ہوتا بلکہ برخلاف اِس کے وہ میری ضرورت یعنی سرل مقصود
تک اسباب پہونچانا یقینی طور پر پوری کرسکتا تھا کسی عرب سے بیرحمی
کے متعلق گفتگو کرنا بالکل فضول ہے کیونکہ وہ بیرحمی کو اوس وقت تک کوئی
بُرائی نہیں خیال کرتا ہے جبتک کہ مالی نقصان کا باعث نہو عزیزہ یہ
میں میرے خیمہ کے قریب ہی ایک اونٹ پڑا ہوا تھا جس کا کوبان بے
پرواہی سے اسباب لادنے کی وجہ سے زخمی اور ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے
باعث اِس غریب جانور کو غالباً بہت تکلیف ہورہی تھی چنانچہ مینے اُسکے
مالک کو شفا خانہ بھیجا تاکہ کوئی مرہم یا عرق اُسکے لئے لیتا آئے لیکن مالک
مذکور کو ہسپتال کے نوکر نے یہ ٹکا سا جواب سنا دیا کہ دوائیاں آدمی
کے واسطے ہیں نہ کہ اُونٹوں کے واسطے یہ جواب سُنکر مینے سلوشن
آف برمن گینٹ آف پوٹاس اپنے پاس سے دیا کر اور ہدایت کی
کہ زخم کو اِس سے خوب دہوئے بعد ازاں ہنے تیلیوں کی ایک انگریزی

پوٹلی زخم پر باندھ دی اِس موقعہ پر عرب مالک نے جو کچھ توجہ اپنے جانور کے زخم کی جانب ظاہر کی تھی اسکی وجہ جیساکہ اُسنے مجھسے خود بیان کیا یہ تھی کہ جبتک زخم اچھا نہ ہو جائے اوس کا اونٹ روزانہ چھ فرانک کرایہ نہ پاسکیگا لالچ جس سے مغربی محسوسات بالکل ناواقف اور متنفر ہوا کرتے ہیں کم وبیش مشرقی چال وچلن کا ایک جز ہے۔ جہانتک میرا حافظ کام دیتا ہے عہد عتیق میں جانوروں سے عمدہ سلوک کی کوئی ہدایت موجود نہیں ہے۔ باستثنا اِس عجیب ممانعت کے کہ ایسے بیلوں کا مُنہ جو غلہ روندا کرتے ہوں نہ باندھا جائے اور یہ واحد ممانعت بھی حواری پولس کی نظروں میں صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہے اور اُس سے منشاء یہ ہے کہ عوام الناس کو اپنے پادریوں کی امداد پر آمادہ کیا جائے چنانچہ حواری موصوف ایک ایسے سوال کی صورت سے ہیں جسے وہ خود حل نہ کرسکتے ہوں دریافت کرتے ہیں کہ کیا خدا کو بیلوں کا کوئی خیال ہے۔

عرب شتربان کی عہد شکنی نے مجھے دوبارہ تلاش اونٹ پر مجبور کیا لیکن اِس مرتبہ خوش قسمتی سے جلد ہی کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ مجھے وہ اونٹ مل گیا جو سینگ رائٹ کا اسباب غاریان سے لایا تھا چنانچہ آخر کار دوپہر تک روانگی کا اہتمام پورا ہو گیا۔ اگرچہ فتحی بے کی موجودہ مشکلات کا خیال کرتے ہوئے مینے اُس سے صاف صاف کہدیا تھا کہ میرے لئے گھوڑے کے اہتمام کی کوئی تکلیف نہ اُٹھائی جائے اِس ممانعت کے باوجود افسر مذکور نے بی کے لئے ایک گھوڑا بھیجدیا۔ چنانچہ بی کو بھی میرے ہمراہ غاریان روانہ ہونے کے لئے تیار تھا سواری مل گئی۔

ہمارے ساتھ ایک خچر بھی تھا جسکی سواری بہ نسبت مذکورہ بالا گھوڑے کے

زیادہ آرام دہ اور عمدہ چال تھی۔ سینگزایٹ نے براہ مہربانی بٹلیم داوسلر میری اور خود اپنی یعنے چاروں نامہ نگاروں کی جو ترکی فوج کے ساتھ موجود تھے یکجائی تصویر کھینچی ہم چاروں بیٹھے رہے اور بی نے بٹن دبانے کی خدمت انجام دی یعنے تینوں ساتھیوں کو الوداع کہی اور اپنا طولانی سفر دامن کوہ میں شروع کیا جہاں ہمیں دوسرے دن غاریاں پہونچنے سے پیشتر رات گذارنی تھی عزیزیہ سے رخصت کیا ہوسے گویا اُسکے زندہ دل ترکوں مہربان انگریزوں بہادر لیکن لالچی عربوں اور کینہ ور جرائیم اِن سب کو الوداع کہنی پڑی روانہ ہونیکے بعد جب ہم تھوڑی دیر کے لئے راستہ میں ایک مقام پر ٹھیرے تو یعنے دور ہی سے عزیزیہ کے کنمپ کو دیکھا جہاں ایک دوسرے عرب کا جنازہ آہستہ آہستہ جبل زاویہ کے قبرستان کو جو ایک چوٹی پر واقعہ ہے جا رہا تھا چوٹی سی فندق جو کھجور کے درختوں میں واقعہ ہے اور جہاں غاریان جاتے ہوئے رفع کسل کے لئے سفر توڑا جاتا ہے عزیزیہ سے بیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے جہیں سے سترہ میل کا راستہ طرابلس کے عام حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اچھی طرح قابل گزر کہا جاسکتا ہے لیکن آخری تین میل جو پہاڑ کے بالکل زیریں حصہ میں واقعہ ہیں کنکروں غاروں اور بڑی بڑی چٹانوں میں سے گذرتے ہیں چنانچہ ہمارے لئے یہ فاصلہ بوجہ تاریکی کے اور بھی زیادہ دشوار گذار ہوگیا تھا اگر ہم عزیزیہ سے جلد روانہ ہوجاتے تو یہ مشکل پیش نہ آتی سقوطرہ کے غیر مشہور حصوں میں سفر کرنیکے علاوہ مجھے ایسا کوئی سفر یاد نہیں ہے جس میں مذکورہ بالا دشوار گذار راستہ سے زیادہ تکلیف دہ سفر کرنا پڑا ہو کیونکہ یہاں سواری بالکل ناممکن تھی گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیکر چلنا پڑتا تھا لیکن اسپر بھی گھوڑا

بار بار ٹھوکریں کھاتا رہا غاروں اور چٹانوں میں سے ستاروں کی کچھ کچھ روشنی نمودار تھی جسکی مدد سے ہم اسوقت پیدل چل رہے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے رفتار بہ نسبت بینائی کے زیادہ تر قیاس پر مبنی تھی اور یہ صرف ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہاتھ اور پاؤں صحیح و سلامت لئے ہوئے اس راستہ سے بچ نکلے وہ ترکی سپاہی جو بطور بدرقہ پیٹا کو اٹرے سے ہمارے ساتھ آیا تھا دل جمعی سے راستہ طے کرتا رہا گو وہ بھی مثل ہمارے ایک ہوندلی روشنی دیکھکر خوش ہوا جو ایک اونچی کھجور کے درخت کے قریب سے پیدا ہوتی ہوئی ہمیں دیکھائی دی چنانچہ ہمیں محسوس ہونے لگا کہ ہمارا تکلیف وہ سفر ختم ہوگیا تھوڑی دیر بعد ہم ایک چھوٹے سے غلیظ صحن میں داخل ہوئے جہاں چاروں طرف اونچی مستحکم دیواریں دیکھائی دیرہی تھیں یہاں پہونچکر اپنے آپ کو ایک ایسے مقام میں پایا جو ہمارے لئے درحقیقت ایک سربستہ راز تھا دو سنگین کمرے پہلو بہ پہلو موجود تھے جن میں ایک بڑا کمرہ ہماری رات بسر کرنے کے لئے دیا گیا یہ کمرہ تقریباً چوبیس ۲۴ فٹ مربعہ اور ۱۲ فٹ اونچا تھا اور پتھر میں تراش کر بنایا گیا تھا اس کمرہ میں تین جانب کار آمد کنگا بنایا گیا تھا جیمیں سے نکلی ہوئی تین کمانوں پر چھت قائم تھی چھت کے درمیان میں ایک ابھرا ہوا نقشہ دو و تر اور ایک مربع کا بنایا گیا تھا علاوہ اس نقشہ کے تمام کمرہ میں اور کسی قسم کی خوشنمائی یا سنگتراشی کی صنعت کا اور کوئی نمونہ نہیں تھا دروازہ چھ فٹ بلند رکھا گیا تھا دوسرا کمرہ جس میں ایک عرب خاندان رہتا تھا بہت چھوٹا تھا اور ہر قسم کے سنگتراشی کے دستکاری سے پاک۔

یہ پُراسرار کمرے کیا تھے اور کن لوگوں نے انہیں چٹانوں میں بذریعہ سنگ

تراشی بنایا تھا ان سوالوں کی نسبت میری خواہش ہے کہ آثار قدیمہ کا کوئی
ماہر اپنی رائے ظاہر کرے مجھ جیسے غیر کافی معلومات آدمی کو دہ... ۱۱ ...ا
ہوا کہ یہ سنگین کمرہ کسی ایسی قوم کی دستکاری ہے جو بیابانی نخلستانوں کے
موجودہ مالکوں سے بہت پہلے گذر چکی ہے گو یہ صحیح ہے کہ گزشتہ صدیوں
میں عرب ہسپانیہ میں الحمرا اور قیروان میں مسجد سیدی عقبہ تعمیر کرچکے ہیں
تاہم مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ عرب اپنے عروج کے زمانہ میں سنگ
تراشی سے پہاڑوں میں عمارات بنانیکا شوق بھی رکھتے تھے یا نہیں گذشتہ
چند صدیوں میں عربی تعمیر کی سابقہ شان وشوکت ختم ہوچکی ہے چنانچہ وہ انگریز
جنہوں نے عمدرمان میں مہدی کا شکل اور بعد المقبرہ دیکھا ہے خیال
کرسکتے ہیں کہ عربوں کا فن تعمیرات اصولاً اور عملاً کسقدر انحطاط پذیر ہوگیا
ہے علاوہ ازیں ایک ایسی قوم جو آجکل اسقدر شکست ہو رہی ہے کہ خود اپنے
رہائش کے لئے مٹی اور پتھر کے نامعقول جھونپڑیوں سے زیادہ جو عام عربی دیہات
میں نظر آتے ہیں اور کچھ تعمیر نہیں کرسکتی ہے وہ کسطرح ایک عرصہ دراز تک
بڑی محنت کا کام جو سنگ تراشی کے مکانات کی تعمیر کے لئے ضروری
ہے برداشت کرسکتی ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ انکے اوزار بھی
معمولی بلکہ ناکارہ ہوں میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ عجیب کمرہ جسمیں میں سوتا تھا
کسی ایسی قوم کے ہاتھوں تعمیر کیا گیا ہے جسکا نام شمالی افریقہ کے صفحۂ ہستی
سے آج سے سیکڑوں سال بیشتر مٹا دیا گیا ہو چنانچہ ایسے قوم کی موجودگی
مختلف کتبوں سے پائی جاتی ہے جنہیں عرب لوگ عام طور پر بیوت قدیم کہتے ہیں
غاریان سے زوائیہ تک جو راستہ جاتا ہے اس میں ایک بڑا اوسن کے
نام سے مشہور ہے تمام اندرون طرابلس میں یہ نام جو عام طور صنم کہلایا جاتا

بسا اوقات سُن نے میں آتا ہے مثلاً جبل مسجد کے اطراف یہ لفظ دیہات اور چاہات وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے صنم کے معنے بُت اور اس لفظ کا منشا عموماً ایسی مقامات سے ہوتا ہے جنکے قرب پتھر کے ڈھیر یا مخروطی مینار یا مقابر پائے جاتے ہیں جنکی مثالوں سے انگلینڈ ۔ مالٹا ۔ آئرلینڈ ۔ برٹنی بھی خالی نہیں ہے اسٹون ہنج اور گریٹ رول رائٹ کی سنگین یادگاریں اور وہ عجیب گڑھیاں جو علاقہ کوئن کونسٹی میں پائی جاتی ہیں اُن کی مثالیں بھی طرابلس کے میدانوں اور پہاڑوں کے دامنوں میں بہ صحت تمام پائی جاتی ہیں یہ نامعلوم قوم جس نے تواریخ کی دہوندلی روشنی میں ایسی محنت ان مختلف ملکوں میں انجام دی ہے کہاں سے وارد ہوئی تھی میں اس سوال کو حل کرنیکی قابلیت نہیں رکھتا ہوں اور خرگوش کو بھگا کر اسکا تعقب زیادہ قابل شکاریوں کے حوالہ کئے دیتا ہوں البتہ اظہار خیال کیجرأت کرکے اسقدر ضرور عرض کروں گا کہ میرے خیال میں یہ خوبصورت کمرے کسی زمانہ میں مندر یا مقبرہ سے تعلق رکھتے تھے اور دروازہ کے پٹاؤ کے کھڑے دندانے کسی بھاری دروازہ کی روک کے لئے بنائے گئے تھے اور دوسرا کمرہ جو اس کے مقابلہ میں ادنی درجہ کا تھا اوسمیں غالباً کوئی پوجاری یا محافظ رہتا ہوگا ۔

ہیڈرین جو ایک بڑا سیاح تھا لبا سے مصر جاتے ہوئے طرابلسی سرزمین میں سے ضرور گزرا ہوگا یہ شخص جو رومیوں کا بادشاہ بھی تھا زبردست دانشمند اور روشن خیال سیاح تھا اگر سقراط کے خیال کے بموجب مشہور مردوں سے زندوں کی بے تکلفانہ گفتگو بڑی دلچسپی کا باعث ہوا کرتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ عظیم الشان ہنڈرین سے گفتگو کرنا جو پاکس رومانیہ کتاب کے قابل شکریہ عجائبات کے بموجب انگلستان سے ایران تک سرحد

کے محافظوں یا چنگی خانوں سے بے روک ٹوک پہونچ سکتا تھا کافی مسرت کا باعث ہوگا کیونکہ اِس شخص کا سفر زمانہ حال کے جہاں گشت اشخاص کیطرح باریک بینی سے معرا نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ کمانین پل حمام مندر مینار سڑکیں اور دیگر شاہی یادگاریں اِس فیاض بادشاہ کی قایم کی جاتی تہیں جسکا نام سکوں پر دنیا کا محافظ کنندہ ہوا کرتا تھا۔

مجھے رومیوں کے گذشتہ قبضہ کے نشانات طرابلس ہیں دکھائی دیا کرتے تھے چنانچہ عزیزیہ میں میرے خیمہ کے قریب ایک عرب نے ایک ٹنیا بس سکہ ریت کے ڈھیر میں سے پایا تھا گو اِس سکہ پر حروف نمایاں نہیں تھے تاہم شہنشاہ مذکور کے خط وخال کچھ کچھ دکھائی دیتے تھے اِسی مقام میں بازار سے فوجی استحکامات کی طرف جاتے ہوئے مینے ایک کوئین کے قریب ایک سر بسجود رومی مینار کا ڈھیر دیکھا تھا جسیں سے ایک سپاہی تانبے کا ایک سکہ نکال لایا تھا اِس سکہ پر ایک جانب گردن اور چہرہ کی تصویر بنی ہوئی تھی اور دوسری جانب ایک گھوڑے کی شکل تھی یہ دونوں تصاویر خوب صاف نمایاں تھیں گو اِس سکہ میں کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ مجھے اچھی طرح اُسکے دیکھنے کا موقعہ مِلا لیکن بظاہر اُسکا تعلق قسطنطین کے زمانہ سے معلوم ہوتا تھا مینے سکہ خریدنا چاہا لیکن سپاہی نے بیچنے سے انکار کیا ہیڈکوارٹر سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی پر ملبہ کا بڑا ڈھیر لگا ہوا ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ رومی قلعہ کی دیوار کا ایک حصہ ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بیاں صحیح ہے یا غلط البتہ یہ اغلب ہے کہ کسی زمانہ میں اِن ہوا دار بلندیوں پر فوجیں مقیم ہونگی کیونکہ زیادہ جنوب اور مغرب میں غداسس وغیرہ عمدہ چنگی ناکے موجود ہیں اور غداسس

رومیوں کے زمانہ میں ایک بڑا تجارتی مرکز تھا جہاں سے سات مختلف سڑکیں پیدا ہوتی تھیں کسقدر تعجب آمیز اختلاف گزشتہ رومیوں کی سیاہ اور انکی حیرت ناک زبردست گورنمنٹ کی کامیابی اور آج کل انہیں کے ورثاء کی کمزور کارروائیوں اور عدم قابلیت کے درمیان پایا جاتا ہے۔

ہم سات بجے صبح عالم خواب سے بیدار ہوکر اپنے سنگین حجرہ سے باہر نکلے اور ناشتہ سے قبل ہی ادھر ادھر گھوم کر اطراف وجوانب کا منظر دیکھا جس سے طبیعت کو بہت فرحت ہوئی ہمارے چاروں طرف بلکہ سر پر بھی پہاڑوں کی بلند چوٹیاں موجود تھیں جنپر زیتوں کے درخت اوگے ہوئے تھے اور نیچے کی جانب وادی الجیر واقعہ تھی جو کثرتِ باران کے باعث گذشتہ ایام میں پھوٹ نکلی تھی اور وہ اسوقت ایک چھوٹی سی ندی معلوم ہوتی تھی لیکن طغیانی کی تمام علامتیں چاروں طرف نظر آتی تھیں میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس بہتے ہوئے پانی کو دیکھکر کسقدر خوشی حاصل ہوتی تھی بعد اس کے کہ پینے کو میں کا غلیظ پانی قیام اور سفر کی حالت میں پیا تھا۔

مذکورہ بالا صاف پانی کو جوش دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہمنے جو چائے اس پانی سے طیار کی تھی وہ عزیزیہ اور زنوارہ کی چائے سے بہت زیادہ مزیدار بنی وہ بچارہ گھوڑا اور خچر جنکی گذشتہ رات بہت کم غور پرداخت کی گئی تھی اس ندی میں پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پیکر تازہ دم ہو گئے اسکے بعد چڑھائی شروع ہوئی جو سخت ترین کھردری تھی اور جس کے دو طرف پتھروں کے ڈھیر اسقدر سخت لگے ہوئے تھے کہ آپس میں بالکل جوڑے ہوئے تھے بعض مقامات میں پتھر کی قدرتی سیڑھیاں ایسی آرام وہ اور باقاعدہ بنی ہوئیں تھیں کہ آدمی کی دستکاری کا شبہ ہوتا تھا سُرخ مٹی کے بڑے بڑے

پھر کہیں کہیں پر [illegible] کی چٹان ہوا کرتی [illegible]
نمی ابھر آتی تھی [illegible] سے
پہنچ [illegible] جب ہم [illegible] کے قریب آگئے
جا رہے [illegible] توپوں سے فیر کرتے تھے
[illegible] خیال میں [illegible] لوگ پہاڑوں میں بندوق کی فیر کا
گونج سننے کے شوقین تھے آدھے راستہ میں ترکی فوج کا ایک سپاہی
جو انیبر کا باشندہ تھا ملا اور مجھسے یونانی زبان میں اُس اختلاف کا ذکر
کرنے لگا جو ترکی مکان کی سیڑھیوں اور ہمارے زیریں یا غیر دلچسپ اور
ڈراؤنے میدانوں میں پایا جاتا ہے یہ شخص بھی مثل اپنے بہت سے
ہم ملکوں کے نہایت سادہ مزاج اور نیک طبیعت آدمی تھا چنانچہ بیچارہ
مجھسے بیان کرتا تھا کہ عزیزیہ سے چار روٹیاں اپنے ہمراہ لیکر اگلے روز روانہ
ہوا تھا اور ان روٹیوں کا بڑا حصہ راستہ میں گداگر عربوں کو دیدیا تھا جسکی
وجہ سے فی الحال اُسکے پاس کوئی روٹی موجود نہیں تھی میںنے یہ کیفیت
سُنکر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا لیکن وہ برابر انکار کرتا رہا اور آخرکار جب
اُس نے لے لیا تو تقریباً سب کا سب ایک سپاہی کو دیدیا جو ہم سے
زیادہ بلند مقام پر موجود تھا اور جس کے پاس کھانیکی کوئی چیز
باقی نہیں رہی تھی۔

دو گھنٹے کی چڑھائی کے بعد ہم درّہ کی چوٹی پر پہونچ گئے اور آرام کرنیکے
لئے تھوڑی دیر مقیم رہے یہاں کا منظر بہت شاندار تھا ایک نہ ختم
ہونے والی پہاڑ کی چوٹیوں کی قطار مشرق اور مغرب کی جانب پھیلی ہوئی
تھی انکا سلسلہ عمیق وادیوں سے منقطع ہوتا تھا جن میں بہ کثرت درخت

پائے جاتے تھے ہمسے بہت دور نشیب میں غاریاں کے سلسلے اور ساحل سمندر کے درمیانی میدان پھیلے ہوئے تھے اس مقام سے جبل زاوایہ ایک چھوٹی سی پہاڑی معلوم ہوتا تہا اور عزیزیہ اسکے نشیب میں ایک سفید لکیر سی معلوم ہوتی تھی حتیٰ کہ اسوقت صاف ہوا میں شہر طرابلس تقریباً دکھائی دیدے سکتا تھا یہاں ہمنے ایک توپ چلنے کی مدہم آواز بھی سنی جب ہم نے ریت اور چٹانوں کے ٹیلوں پر جو ہمارے نشیب میں واقع تھے اور اُن گہرے نالوں اور پہاڑیوں کے پہلوؤں پر جنپر کنکر اور چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہوا کہ عثمانی افواج کا یہ تیسرا خط مدافعت قدرتی طور پر کسقدر محفوظ ہے اگر کبھی توپیں ان دشوار گذار پہاڑوں کے نیچے پہنچا دیجاویں تب بھی توپ خانہ اور رسالہ ذرا بھی کارآمد نہیں ہو سکتا ہے خصوصاً وہ اطالوی پلٹنیں جو اپنے آپ کو خندقوں میں چھپاتی ہیں اور اپنی حقیر قلیل التعداد دشمن کے مقابلہ میں حرکت کرنیکی جراٴت نہیں رکھتیں ہیں بغیر اسکے کہ ایک زبردست میدانی توپ خانہ اُنکی مدد نہ کرے اِس قسم کی فوج نہیں ہیں جو غاریاں جیسے فوجی مقام پر زیادہ اثر پیدا کر سکیں چنانچہ ایک عربی ترکی فوج جو اس پہاڑی سلسلہ میں کافی خوراک کے ساتھ اور عمدہ پانی کے قریب میں تقسیم ہو وہ سالہا سال تک بزدل اطالویوں کو خیال میں نہیں لائیگی وہ ترکی ردیف فوج جسنے ولسٹو کی جانب پیش قدمی کی تھی اپنی جیبوں میں دشمن پر پھینکنے کے لئے پتھر لیتی گئی تھی۔ پس میں خیال کرتا ہوں کہ یہاں بھی اگر چند چٹانوں کو اچھی طرح پھینکا جائے تو اطالویوں کو دور رکھنے کی کافی تدبیر ثابت ہوگی لیکن مجھے اِس امر میں بہت شبہ ہے کہ اطالوی فوج کو کبھی یہ بات نصیب ہو کہ وہ عثمانیہ فوج

کو اندرون ملک میں موجودہ مقامات سے زیادہ پیچھے ہٹا سکے چنانچہ بیر طریق میں تازہ ترین مضحکہ خیز ناکامیابی اسکی شاہد ہے اور اگر کل ہی ساری عثمانی باقاعدہ سپاہ قتل کر بھی دیجائے تب بھی عرب لوگ غیر محدود زمانہ تک جنگ جاری رکھیں گے۔

ایک گھنٹہ سفر کرنیکے بعد ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں چاروں طرف زراعت ہو رہی تھی نیا غلہ اپنے خوشوں میں سے نکل رہا تھا اور زیتون کے درخت سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے راستہ کے دونوں جانب اُگے ہوئے تھے غاریان سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ہمیں توپ خانہ کی تین گاڑیاں ملیں جن کے دیکھنے سے مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ یہ وزنی اور بڑی گاڑیاں بظاہر اس دشوار گذار راستہ پر پہنچکر نہیں لائی جا سکتی ہیں بعض کوہی توپیں خچروں کے ذریعہ سے جنگ طبروق سے چند دن پیشتر غاریان سے عزیزیہ پہونچائی گئیں ہیں لیکن یہ کام بالکل ہی مختلف تہا بہ نسبت اسکے کہ توپ خانہ کی گاڑیوں کو تقریباً ناممکن الگذر راستہ پر کھینچکر بلندی پر چڑھایا جائے

درّے کی چوٹی سے غاریان تک زمین کی زرخیزی کا دل خوش کن منظر پیش نظر رہا۔ سبز درخت اور گھاس نے اُس آنکھ کے لئے جو بیابان کی یکرنگی دیکھنے کی عادی ہو گئی ہو بہت کچھ خوشنمائی پیش کی۔ علاوہ ازیں جنگلی پھولوں نے ہوا کو معطر کر رکھا تھا۔ تیتریاں اور پرندے زیتون کے تختوں میں اِدہر اُودہر اڑتے ہوئے دیکھائی دیئے۔ مینے گنجشک خانگی لوا اور فاختہ کے علاوہ اور کئی قسم کے پرندے بھی دیکھے۔ یہاں کیڑے اور تیتریاں صرف چند ہی قسم کے دیکھنے میں آئے۔ تیتریوں میں افشان تیتری بکثرت موجود تھی۔ مگر میرے پاس انکی گرفتاری کا کوئی سامان موجود نہ تھا تاہم مینے چند قسم کے

کیڑے اور تیتریاں پکڑلئے امید کہ اُنکے ذریعہ سے اپنے شوقین حشرات الارض دوستوں کو خوش کرونگا۔ ہرایک واقف شخص بلاخوف تردید شبہ کرسکتا ہے کہ علم نباتات اور حشرات الارض کے متعلق اِس فراموش شدہ ولایت میں کافی تحقیقات نہیں کی گئی ہے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا طرابلس اور مصر کی نباتاتی اور حیوانی زندگی میں بین فرق پایا جاتا ہے حالانکہ ٹیونس الجیریا اور مراکو کی حیوانی زندگی نمایاں طور پر امتیاز رکھتی ہے۔

مجھے غاریان میں اسقدر پُرشغل و مصروفیت زندگی کا منظر دیکھائی دینے کی امید نہ تھی جیساکہ مجھے اِس گاؤں میں داخل ہونے پر دیکھائی دیا۔ قبل مشاہدہ میںنے قیاس کیا تھاکہ غاریان کو مثل ایک دوسری خوبصورت عزیزیہ کے جو تندرستی کے لئے زیادہ مفید ہو زیتون کے درختوں میں ادنے درجے کے مکانات کی شکل میں پاؤنگا لیکن اپنی آمد پر ایک بڑے مقام کو دیکھا جس میں قیاس چاہتا ہے کہ کم از کم دو ہزار آبادی موجود ہوگی۔ سفینہ کویک میں پہونچکر مجھے خوشی ہوئی کہ ہماری آمد شب کی تاریکی سے بے لطف ہونے پائی تھی ورنہ راستے کے دونوں جانب چند گز کے فاصلہ پر عمیق غاروں کی موجودگی جنکے کناروں پر کوئی روک استادہ نہ تھی فی الحقیقت خالی از خطرہ نہ ثابت ہوسکتی تھی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اجنبی مسافر کے لئے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے کوئی شخص تعنیات نہیں تھا۔ کونک سے چند گز اور آگے بڑھ کر ولایت طرابلس کی جدید ترین تعمیر شدہ عمارت دیکھی جو ضلع کا ابتدائی اسکول تھی۔ اِس کی سفید دیواریں بالکل صاف اور تمام چوبی کام روغن دار تھا۔ یہہ دریافت کرنا میرے لئے تعجب آمیز مسرت کا باعث ہوا کہ اس مفلس ولایت کے حکام ابتدائی مدارس پر روپیہ

صرف کرنے میں ذرا بھی تنگدلی سے کام نہیں لیتے ہیں زاویہ میں اسقدر بڑے پیمانہ پر مدرسہ تعمیر کیا گیا ہے کہ فاصلہ سے دیکھنے پر کونک کا گمان ہوتا ہے عزیزیہ میں وہ خوبصورت ہموار عمارت جو فی الحال شفا خانے کے کام میں لائی جاتی ہے بحالت امن مدرسہ کا کام دیتی تھی خود سلطان عبدالحمید خاں بھی باوجود اپنی ساری غلطیوں کے قومی تعلیم سے حقیقی دلچسپی رکھتے تھے اور کم از کم دو سو مدرسے سلطان موصوف نے اپنے مختلف حصص سلطنت میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے قائم کئے تھے اس بدنصیب سلطان کے متعلق بطور جملہ معترضہ عرض کرتا ہوں کہ یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ آیا وہ ابھی تک زندہ ہیں؟ اور گو ایک مکان سلطان معزول کی جائے سکونت کے لقب سے ابھی تک سلونیکا میں مشہور ہے لیکن کیا کوئی شخص بیان کر سکتا ہے کہ اُس نے اس کے مکین کو بچشم خود کبھی دیکھا ہے۔ جبل کی آبادی زیادہ تر حنبلی کے خوبصورت فرقہ سے تعلق رکھتی ہے جو تمباکو اور شراب سے بالکل پرہیز کرتا اور سلطان کی خلافت تسلیم کرنے سے منکر ہے بلکہ غاریان اور جبل کے دوسرے مواضعات کی مساجد میں ترکوں کو اسوجہ سے داخل نہیں کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد سلطان کے لئے دعا نہیں کیجاتی ہے۔ غاریان کا اسکول آج کل طبی اسٹاف کے قبضہ میں ہے چنانچہ اُس میں عمدہ سامان سے مزین ایک وسیع ہسپتال نقیہ اور بہ اصلاح مریضوں کے لئے قائم ہے۔ جو عزیزیہ سے لائی جاتے ہیں جو مریض اونٹ پر بیس میل کی مسافت سفر کرکے آخر کار غاریان پہونچتا ہے وہ یہاں کے آرام و آسائش اور کارکنوں کی توجہ سے تکلیف سفر کا کافی معاوضہ حاصل کر لیتا ہے اِس عمارت سے دو سو گز فاصلہ پر وسیع کونک جو ہماری عارضی قیام گاہ تھا سر شام دھوندلی

روشنی مین قرون متوسط کا ایک قلعہ معلوم ہوتا تھا گو کہ مذکور جو ایک
بڑی عمارت ہے اپنی قدرتی خوبصورت ساخت کے باعث باقاعدگی
نقشہ اور جگہ کی عدم کفایت ان عیوب کا کافی معاوضہ کیے ہوئے
قائم ہے غالباً یہ بیان کرنا بے محل نہو گا کہ اسکا سلسلہ تواریخ گوما کے
زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جو قرہ اقوین کا بڑا سردار اور ترکی الحاق
طرابلس سے پہلے طرابلس کے وسیع اضلاع پر حکمران تھا یہ فوجی مقام
پہاڑی کے کنارہ پر تعمیر کیا ہوا ہے اور مغربی چبوترہ سے اسکی عمارات
اسقدر نیچے دکھائی دیتے ہین گویا وہ وادی مین گرا جاتا ہے اس چبوترہ
سے اُن پہاڑون کا کوہستانی سلسلہ جو قصر نفرین تک پھیلے ہوئے ہین -
خوب شاندار منظر آتا ہے ہماری آمد پر کمانڈنٹ ظاہر بے نے جو ایک
عرب افسر ہین نہایت مہربانی سے ہمارا استقبال کیا اور دو عمدہ کمرے
ہمارے قیام کے لیے دیے جیسے ہی کہ مین ان کمرون مین داخل ہوا
مجھے پردہ دار کھڑکیان دکھائی دین جن سے خیال پیدا ہوا کہ مین بڑے
دن کی شام ایک حرم مین گذارنیوالا تھا - اُس شخص کا بُرا ہو جو بدی کا
خیال کرتا ہے تاہم یہ ضرور عرض کرونگا کہ وہ خوبصورت شریف
بیبیان جوان تاریک کمرون مین کبھی رہایش رکھتی ہون گی کبھی کی غائب
ہوگئین تھین - ہماری آمد کا بظاہر انتظار ہو رہا تھا کیونکہ تختے اور چھپر وغیرہ
حال ہی مین دھوئے جانے کے باعث ابھی تک گیلے ہو رہے تھے -
جن کمرون مین ہم ٹھیرے اُن سے ملحق باورچی خانہ غسل خانہ اور نوکرون
کے رہنے کی جگہ تھی - بہر حال وہ صنف پاکیزہ کے ارکین جو کسی قریب
یا بعید زمانہ مین ان چار دیواریون کی زینت کا باعث ہو رہی تھین

سب سے اچھے اور آرام دہ کمرون مین جو تمام کانون مین پائے جاتے ہین سکونت رکھتی ہون گی۔ جیساکہ فی الحقیقت ان کی حالت کے موزون تھا امور خانہ داری کے انتظام کے متعلق بطور جملہ معترضہ یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ ترک باوجود پیری لوٹی کے ممنون احسان ہونے کے بدین وجہ کہ اس شخص نے ترکون کی زبردست حمایت کی ہے تاہم یہ لوگ اُن تصاویر سے نفرت ظاہر کرنے سے باز نہین رہتے ہین جو حرم کی زندگی کے متعلق اس شخص نے شایع کی ہین اور جن کو ترک غلط اور بیہودہ بتلاتے ہین کوئی شخص اسباب کے یقین کرنے سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ اجنبی آدمیون کی گھڑی ہوئی حکایت جو غیر اقوام کی شکایات نسوان ظاہر کرتی ہین مبالغہ سے پاک اور بدشکل نہ بنائی جاتی ہون اس قسم کے معاملات کا تعلق زیادہ تر خود عورتون کی ذات سے وابستہ ہے اور اگر آج بیسوین صدی مین ابھی تک ترکی عورتون کو میل جول کے وہ مراعات حاصل نہین ہوئے ہین جو ان کی عیسائی بہنون کو بڑی حد تک حاصل ہین تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہ حیثیت مجموعی وہ مسلمانون کے طریقہ میل جول سے خوش اور مطمئن ہین اور اگر ترکی عورتین اس جانب کوئی تبدیلی چاہین کہ زیادہ آزادی اور معمولی میل جول اپنے دوستون کے بھائیون بیٹون اور باپون سے پیدا کرسکین تو یہ بات یقیناً ہوکر رہیگی اور درحقیقت کسیقدر پیدا بھی ہوچکی ہے اُس نئے اور زبردست اثر کے باعث جو ترکی قومی زندگی مین جوان ترکی تحریک نے پیدا کردیا ہے مسئلہ زیربحث کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ مجھے ترکی افسرون ڈاکٹرون اور حکام مال اور خصوصیت سے اُن اصحاب مین جنکی

تعلیمی حالت بہت اچھی ہے اور ذہی حیثیت درجہ رکھتے ہین یہ دیکھکر
تعجب ہوا کہ اُن کی بڑی تعداد تجرد انہ زندگی بسر کرتی تھی - گو عاقبت
اندیشی اور کفایت شعاری کے وجوہات کسی حد تک اس کثرت تجرد کا
باعث ہون تاہم ایک افسر جس سے مجھے اس مضمون پر طولانی گفتگو کا
موقعہ میسر آچکا تہا بیان کرتا تھا کہ تمام عمر ایسی عورت سے بند رہنا
جس کے چال چلن اور طبیعت سے کوئی عملی واقفیت حاصل نہو ایک
ایسا امر ہے کہ جس کے خلاف دن بدن کثرت آرا ترقی پذیر ہے علاوہ
ازین اُس نے یہ بھی کہا کہ دیکھو میرے دوستون کی کسقدر بڑی تعداد
صرف اسی وجہ سے آسٹریون فرانسیسیون اور اطالویون مین اپنے
لیے بیویان تلاش کرلی ہے نئی ٹرکی کے مردون کے ان خیالات
کی اشاعت نے ساتھ ساتھ عورتین بھی جلد اور مستعدی سے تبدیل شدہ
خیالات کے لیے تیار ہوتی جا بن گئی - آج کل نقاب کا استعمال جسے
یشماق کہتے ہین ترکی اعلی گھرانون مین رواج سے زیادہ وقعت نہین
رکھتا ہے چنانچہ ریشمین کپڑے کا وہ ٹکڑا جو ترکی شریف مستورات کے
چہرون کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے - اسقدر باریک
اور چھوٹا ہوتا ہے کہ بمشکل اس مطلب کو پورا کرسکتا ہے یہ عجیب بات
ہے کہ اگر یشماق کا رواج بالکل متروک کردیا جائے جیسا کہ مسلمانی دنیا
کے ایک حصہ مین ہوچکا ہے تو قرآن شریف کے احکام کی حرفاً کوئی
خلاف ورزی نہوگی گو یہ صحیح ہے کہ احکام قرآنی مستورات کو ایک
حجاب آمیز رکھہ رکھاؤ کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہین اُسوقت
جبکہ وہ مردون کے مجامع مین جائین لیکن ضروری لباس کے متعلق

جو ممانعت اس غرض سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف اسیقدر ہے کہ عورتین اپنے بالون کو نہ کہ چہرون کو مجامع مین ڈھانکے رکھین۔ یہ زبردست ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت عرصہ پیشتر سے نفاذ پذیر ہے اور اون دقیق خطوط کا مسئلہ زیر بحث رہ چکی ہے جو حواریون نے کارنتھین لوگون کے نام لکھے تھے ازانجملہ ایک حواری نے لکھا ہے کہ کوئی عورت مردون کے مجمع مین ننگے سر نہ جائے کیونکہ اوسے بری روحون کی نگاہ بد سے بچنے کے لیے فرشتون کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے۔ جب کوئی شخص ایک انگریزی عورت سے اوس کی مظلوم بہن کے حرم مین بند ہونے کی افسوسناک کیفیت سنے تو اُسے یہ یاد رکھنا چاہیے جو خالی از دلچسپی نہین ہے کہ انگلستان کے قوانین متعلقہ ملکیت ازواج کے پاس ہونے سے صدیون پیشتر یہ ضروری حق جس کی رو سے عورتین اپنی جائداد اور مال پر قابض ہوسکتین ہین ترکی مین موجود ہے درخت اور اُس کے پھل کی تمثیل پیش کر کے بحث کرنے سے باسانی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان پاکیزہ و سنجیدہ مہربان اور بہادر شخصون کی مائین امرا کی چھچوری اور بے وقوف داشتہ عورتین یا غریبون کی مظلوم اور فراموش شدہ بیبیان نہین ہوسکتین ہین جیسی کہ مغربی رسالون اور ناولون مین عام طور پر حرم کی زندگی کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔

کچھ دیر تک دوپہر کے بعد کھانے سے ہم فارغ ہوئے ہی تھے کہ پانچ افسر بغرض ملاقات وارد ہوئے جن مین سے ایک ارخان بے نامی نے تھوڑی سی انگریزی بول کر ہی کو بہت خوش کیا۔ ان افسرون مین ایک جوان ڈاکٹر بھی شامل تھا جو حال ہی مین پیرس سے خاص

طور پر امراض چشم کی تعلیم حاصل کر کے طرابلس پہونچا تھا۔ کمانڈنٹ دوبارہ
ہم سے ملنے آیا اور ہماری ضروریات اور آسایش کے متعلق دریافت حال
کرنے کے بعد واپس ہو کر تی کے لیے دو کمبل بھیجدیے واضح رہے کہ
اس عرب افسر کا ہمارے ساتھ عمدہ برتاؤ اوس کج خلقی سے زمین و آسمان
کا اختلاف رکھتا تھا جو ہمیں غریلات میں ایک دوسرے عرب افسر
علی فہمی بے کے باعثوں نصیب ہوئی تھی اور جس کا ذکر کسی دوسرے
باب میں کیا جائیگا۔

بی کے بعض دلی جذبات اور مناسب وقت اظہار خیالات کے بعد
کہ اسوقت لبرے دن کی خوشی میں انگلستان میں لوگ کیا کیا کام کر رہے
ہوں گے ہم سو گئے۔ دوسرے دن صبح ہی عالم خواب سے بیدار ہونے
کے بعد اُن مختلف دلچسپیوں میں گھومنے لگے جو غاریان کی مخصوص
عجائبات کھلائی جاسکتی ہیں۔ ایک کشادہ صحن میں بیسیوں رو و ریخ
اونٹ اور اُن کے قریب مختلف قسم کے سامان کے جسے عزیزیہ پہونچانا
مقصود تھا انبار لگے دیکھے اس اسباب میں پچاس بڑے بڑے بورے
ڈبے آٹے سے بھرے ہوئے اور منوں کی مقدار میں گولہ بارود دیکھے
یہ تجسس میری خواہش اور ضرورت سے باہر تھا کہ اس پہاڑی قلعہ پر
کارتوس کہاں سے اور کس طرح دستیاب ہوئے تھے؟ فی الحقیقت عثمانی
فوج کے لیے موجودہ مستحق داد و ستایش مدافعت میں بمقابلے اپنے قزاق
دشمن کے کسقدر تفاوت قطع نظر دیگر حالات صرف ایک رسد رسانی
کے مسئلہ میں پایا جاتا ہے۔ توپوں اور رائفلوں کے آتشگیر سامان حرب
اطالوی فوج ساحل سے صرف چوبیس گھنٹے میں حاصل کر سکتی ہے

برخلاف اس کے عثمانی فوج باربرداری ورسدرسانی کے لیے مجبوراً صرف
اونٹون پر اکتفا کرتی ہے جن کی سست رفتاری صرف ایک چوکی سے
دوسری چوکی تک بڑی تکلیف دہ اور پریشان کن ثابت ہوتی ہے چہ جائیکہ
طولانی سفرون کی قطع منازل ترکون کی خوش قسمتی جیسا کہ مین پہلے بیان
کرچکا ہون صرف اسی بات پر منحصر تھی کہ گوحتی پاشا نے حماقت کو کام
مین لاکر طرابلس سے ۷۵ فیصدی فوج باہر روانہ کردی تھی تاھم گولی باروت
کی معقول تعداد کو دامن اور طرابلس کے قلعون مین موجود تھی جو خاطرخواہ
کام مین لائی گئی لیکن ایک ذلیل اعلان جنگ کی شرائط اور تسلو تے
شہر کی جلدی نے ترکون کو سولے چند میدانی توپون اور نسبتاً قلیل التعداد
گولون سے کچھ زیادہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیجانے کی اجازت نہین
دی کیونکہ بیابان مین میدانی توپون کے کھینچنے کے لیے کم ازکم اونیس ۱۹
گھوڑے درکار ہوتے ہین علاوہ ازین اگر ترک یہ توپین اپنے ساتھ لیجاتے
تو انہین توپخانے کا ساز و سامان بڑی مقدار مین اپنے ساتھ رکھنے کیلیے
سیکڑون خچر درکار ہوتے جن کی فراہمی جلدی کی وجہ سے ناممکن تھی
چنانچہ شہر طرابلس مین اطالویون نے ترکی میدانی انواب پر فاتحانہ
قابض ہونے کی جو تصاویر شایع کی ہین وہ دراصل انھین ترکی توپون
سے تعلق رکھتی ہون جنھین ترک کردینا ترکون نے ضروری خیال کیا
تھا موجودہ شاندار حملہ آوری کے ساتھ ساتھ اطالوی نامہ نگارون نے
ابتدا ہی سے کارنامہ تلوار کی عدم موجودگی مین شیخی اور زٹنگ ظرافت
سے مذکورہ بالا سستی فتوحات کو خوب شاندار بناکر ظاہر کیا ہے
غاریان مین بڑے دن کی صبح کو سورج کی تیزی اور ہوا کی گرمی

سے مامون رہنے کے لیے ایک چھوٹی سی عمارت کے سایہ مین وہ پانچ
ترانویں نمبر کی رجمنٹ کے اطالوی قیدی بیٹھے پائے گئے جن کا
میدان جنگ کا تجربہ مختصر اور تلخ تھا یہ اطالین سپاہی بظاہر اُس
کمک کا ایک حصہ تھے جو اکتوبر کی ہزیمتون کے بعد طرابلس بھیجی گئی
تھی اور جس نے اپنے دو سو اطالین سپاہی طرابلس کے مشرق مین خشکی پر
اُتارنے کی غلطی کا بُری طرح نتیجہ پایا تھا۔ کیونکہ عربون کی ایک جماعت
نے اپنے اُن وارد مہمانون کا اسقدر سختی سے شاندار استقبال کیا کہ
بجز اُن معدودے چند نفوس کے جو بمشکل اپنی کشتیون تک پہونچ کر
یا ان پانچ قیدیون کے سب کے سب ملک الموت کی مہمانی کے اسباب
مین شمار ہوگئے ان پانچ اطالین قیدیون کی جان بخشی کے اسباب
سے نہ خود قیدی باخبر تھے اور نہ اُن کے عرب قید کرنے والے
ایسی حالت مین کہ قتل عام نخلستان کیوجہ سے عربون کو غصہ نے مجنون
کر دیا تھا اور عرب اپنے کسی ایک دشمن کا زندہ چھوڑنا بھی گوارا نہین کرتے
تھے ان قیدیون کے زندہ باقی رہنے کی بابت بجز اس کے کیا کہا جائے
کہ موت کا وقت مقررہ خود محافظ زندگی ہے چاہتا ہے کہ کسی ترکی افسر
یا سپاہی نے ان پانچون کی شفاعت کی ہو جیسا کہ ہوتا رہتا ہے
یا بدبخت اطالین سپاہیون نے عربون کے تند حملون سے مرعوب
ہوکر چلانا اور کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑہنا شروع کر دیا
ہوکہ ہم بھی مسلمان اور قابل رعایت ہین اور سادہ لوح عربون کے بآسانی
اس دہوکے مین آجانے سے ان جلد باز نومسلمون کی جان بخشی عمل مین
آئی ہو اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ترکی افسرون نے

حتی الوسع عربون کو اپنے قیدیون کے قتل کرنے سے باز رکھا ہے حتی کہ نشاط بے نے ایک معقول رقم فی اطالوی ہر ایک زندہ گرفتار کرلانے والے کے لیے بطور انعام مقرر کر رکھی ہے اس سے زیادہ عربون کے لیے ترغیب وتحریص کا اور کونسا طریقہ موثر ثابت ہو سکتا تھا جو شریف ترکون نے اپنے دشمنون کی خاطر مرعی رکھا ہے۔ اور جو اپنی آپ ہی نظیر ہے موجودہ حالت پر نظر کرکے ان پانچ قیدیون کو بتبدیل لباس طربوش وغیرہ پہناکر ساٹھ ترکی باقاعدہ جوانون کی حفاظت اور مشابہت مین غاریان بہیجدیا گیا تھا۔ اور اسی طرح سَو سے زیادہ اطالوی اسیران جنگ بحفاظت تمام فیزان بھیجے جاچکے تھے اس سے صرف یہی غرض نہین تھی کہ اندرون ملک کے طولانی راستہ پر زندہ ثبوت کے ساتھ اطالیون کے حسب منشا کام کرنے کی ناقابلیت کی تشہیر کی جائے بلکہ بڑی وجہ یہ تھی کہ فیزان کے محنتی ہوشیار اور مہذب باشندون مین ان قیدیون کی حفاظت قابل اعتبار ثابت ہوگی۔ پانچ اطالین سیولینو نکی ایک پارٹی جو قبل اعلان جنگ بغرض تحقیقات بعض امور تجارتی فیزان گئی تھی وہین روک دی گئی کیونکہ ساحل سمندر یا دور دراز واقع شدہ دونون سرحدون پر بھیجنا اُن کی حفاظت کے خلاف تھا۔

ان پانچ اسیران جنگ مین فرقہ اشتراکیہ کا جوشیلا ممبر اور جنگ کی عام پالیسی کا مخالف ایک نن کمیشنڈ افسر بھی تھا جس کا بیان تھا کہ موقعہ پرست یا اُس کے ملکی ساہوکار اس خلاف انسانیت جنگ کا باعث ہین وہ اور اُس کے ہمنشین دوست یکسان زندگی سے گھبراتے ہوئے معلوم ہوتے تھے مگر متفقہ طور پر بیان کرتے تھے کہ اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ ہوتا ہے

اور انھیں ایساہی اچھا کھانا ملتا ہے جیساکہ ترکی باقاعدہ فوج کو اس جگہ
یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ غذا کی تعریف معمولی نہیں ہے کیونکہ
ترکی باقاعدہ افواج کو کھانا نفیس ولذیذ قسم کا ملتا ہے۔ جب میتے اُن سے
دریافت کیا آیا اُنھیں بعد حصول اجازت کمانڈنٹ اُن کے دوستون کو اونکی
خیر وعافیت سے مطلع کردن تو انھون نے بیان کیا کہ یہ امر پہلے ہی طے
ہوگیا ہے ،، ترکون نے اُن کے دوستون کے نام بھیجے ہوئے تارون
کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے ہین۔ ونیز وعدہ کیا ہے
کہ سرحد ٹیونس کی جانب سے بڑے دن کے جو تحائف اُنکے نام موصول
ہون گے وہ اُن کے پاس پہونچا دیے جائین گے بعدش نشاط بے
نے قیدیون کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے دوستون سے خط وکتابت
جاری رکھنے کے مجاز ہین چونکہ اندرون ملک کا انتظام ابھی تک سیول گورنمنٹ
کے سپرد تھا اسلیے یہ ضرور تھا کہ بیرون طرابلس بھیجے جانے والے خطوط
پر طرابلسی ٹکٹ چسپان کیے جائین فی الحال تمام وخط وکتابت براہ دیہات
باقاعدہ طور پر غیر ولایتون سے جاری ہے۔

بڑے بڑے غارون کی موجودگی جن کو مینے اپنی آمد کے موقعہ پر
بہ نگاہ سرسری دیکھا تھا سورج کی روشنی مین پوری طرح ظاہر ہوئے اور مین
آخر کار ایک ایسی زمین پر پہونچ گیا جو غارون سے بھری ہوئی تھی اور اُنھین
غارون کی جو ہر طرف دکھائی دیتے تھے مناسبت سے غاریان نام رکھا گیا
ہے اُن مین سے بعض غار چالیس فٹ تک عمیق تھے اور اسیفدر طویل
جن کی چٹانین بہت ڈھالو ہوتی ہین۔ اور جن کے اندر اوس غلیظ اور
سبز رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے حوض بنے ہوسے ہین جو غالبا

اُن غارون کے عجیب ساکنون کے کپڑے دھونے اور پہننے کے کام مین
آتا ہوگا جن کے متعلق بعض غارون مین کوئی ایسا نشان [illegible] نظر نہین آتا
کہ اُن کے ساکن جس کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر بہبودی دنیا سے تعلق
معاشرتی سہولت پیدا کرنے پر قادر ہوئے ہون [illegible] یہ بھی ناممکن ہے کہ منہ
یا اور کوئی چیز لگا کر بوجہ کنارون کی زمین [illegible] ہونے کے باہر آ جا سکین
اس لیے قیاس چاہتا ہے کہ کم و بیش [illegible] راستے ان
غارون مین ضرور ہون گے غاریان بین ان غارون کے [illegible]
کرنے اور کندہ ناتراش ہوتے ہین خاص طور پر زیادہ بدنام ہین۔ ان سے
خواہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ بے تکلفی ظاہر کیجائے مگر وہ اُسے بری نظر
سے دیکھتے ہین بعض اوقات ترکی سپاہی ان وحشیون سے مذاقاً کہتے
تھے کہ تم اپنی بدشکل عورتون کو زیر زمین براہ رشک قید رکھتے ہو۔ اس کی صحت
کا مجھے کسیقدر اس طرح تجربہ ہوا کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارہ پر کھڑے ہو کر جون ہی
مین نے نیچے کو نظر ڈالی ایک بدشکل جوان عورت نے جو بالکل مردانہ وضع
مین تھی مجھ سے گالیان سناتے ہوئے بھاگ جانے کو کہا لیکن قبل اسکے کہ
مین اسکے حکم کی تعمیل کرتا اسی اثنا مین مردانہ وضع کی پہلی سے زیادہ کریہ المنظر
عورتون کو بلا لیا گیا اور وہ بھی چلاتے ہوئے میری طرف عجیب وضع سے دیکھنے
اور منہ بنانے لگین اور ان کی بلند آواز نے مجھے یاد دلا دیا کہ آج سے قبل از
ہزار سال کس طرح" ابو التواریخ نے" غارنشینون کی کیفیت ان الفاظ
مین بیان کی ہے کہ "یہ لوگ چھپکلی اور سانپ کھاتے ہین اور عام
انسانون کی مانند بات چیت نہین کرتے بلکہ چمگادڑون کی طرح چلاتے ہین"
الغرض ان عجیب المخلوقات وحشیون کی نظر بد سے بچکر مین ایک رہیون کے

زمانہ کے بنائے ہوئے ستون کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے اُس زمانہ کا خیال کرنے
لگا جب ہیروڈوٹس کی کتاب پڑہا کرتا تھا اور اسکے تمام دلچسپ مقامات کو حفظ
کیا کرتا تھا مجھے یہ بھی خیال آیا کہ مقابلۃً موازنہ کرنے پر حضرت عیسیٰؑ سے چارسو سال
پیشتر حصص اندرون ملک افریقہ کے متعلق معلومات بہم پہونچانا سہل الحصول
تھا بہ نسبت آج بیسوین صدی کے۔
کسقدر طول طویل زمانہ گذرا کہ ہیروڈوٹس کو اُن زمین پر گھسٹنے والے دمون کے
بکرون کا حال معلوم تھا جن کی دمین اسقدر بڑی ہوتی ہین کہ گڑولنون مین رکھکر
چلایا جاتا تھا۔ اور اُس نے اُن آدمیون کا ذکر بھی سُنا تھا جن کے جسم پر بال
ہوتے ہین۔ نیز افریقہ کے اُن بڑے بندرون سے واقف تھا جن کی قوت
اور خونخواری خاص طور پر مشہور ہے اور جن کو دوبارہ ڈیوچیلیو نے اُس کے
ایک عرصہ بعد دریافت کیا ہے۔ اور کیسی کیسی عجیب و غریب حکایتین طرابلس کے
ان ہی حصون کے متعلق اُسے معلوم تھین جن مین سے ایک اُن پانچ جوان
آدمیون کی ہے جو بنی غازی یا اُس کے قرب وجوار کے باشندے تھے اور
نئی معلومات حاصل کرنے کے شوق سے بھرے ہوئے یہ دیکھنے کی غرض
سے کہ آیا وہ اُس مسافر سے جو ان اجنبی حصون مین زیادہ سے زیادہ ابتک
دُور گیا ہو اور آگے کہان تک جا سکتے ہین۔ شمالی افریقہ کے ان اندرونی
حصون مین سے ہوکر گذرے تھے جہان درندون کی بڑی کثرت
تھی ان جوانون کا انتخاب بوجہ کثرت اُمیدواران بذریعہ قرعہ اندازی
عمل مین آیا تھا اور قبل روانگی ان جوانون نے ازراہ پیش بندی پانی کا
ایک ذخیرہ ہمراہ لے لیا تھا۔ اور بر بنا خصوصیت ممتاز ایک طویل سفر
کی مغرب کی طرف سے ابتدا کی گئی۔ یہہ بیچارے دوران سفر مین چند دختون

کے قریب پہونچے اور اُن کے پھل جمع کرنا چاہتے تھے کہ بہت سے پستہ قامت آدمیوں نے انھیں مثل قیدیوں کے گرفتار کرکے دلدل پر سے گذر ایک ایسے شہر مین لے لیے جہان کے تمام باشندے سیہ فام اور پستہ قامت تھے - اِن قیدیوں کے ساتھ بظاہر بونوں کی طرف سے عمدہ برتاو کیا گیا اور آخر کار بحفاظت بنی غازی کے راستہ پر پہونچا دیا گیا جنھون نے بن غازی پہونچکر علاوہ اور باتون کے یہ بیان کیا کہ اُن کے پستہ میزبان سب کے سب جادوگر تھے - میرا خیال ہے کہ اِس قصہ کی سرزمین غاریان سے مراد نی تعلق رکھتی ہے کیونکہ یہان دلدل کے باشندے اور وہ جنگل موجود ہے جس کا دریائے کانگو گھریالون سے معمور رہتا ہے اور جو سائیریون کے دریافت کرنے کے بعد یورپ کی نظرون سے اسوقت تک پوشیدہ رہا جب تک اسٹینلی کو کینہ توز جنگلیون کے زہر آلود تیرون کا مقابلہ نہ کرنا پڑا جس جگہ مین بیٹھا ہوا تھا اُس کے داہنی جانب ایک سوراخ کے منہ پر اُسکی نکلی ہوئی مٹی کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا عند الاستفسار ایک ترک سپاہی نے کہا کہ یہ کارروائی ایک چیونٹی کی ہے جس پر بلحاظ مٹی کے بڑے ڈھیر اور چیونٹی کی ننھی سی بساط کے فی الحقیقت اعتبار کرنا ناممکن تھا - اس موقعہ پر ایک دفعہ اور خیالات نے ہیروڈوٹس کی دلچسپ کہانیون کی طرف توجہ کی از انجملہ ایک کہانی مین وہ بیان کرتا ہے کہ چیونٹی کس طرح زمین کھود کر سنہری مٹی کے ڈھیر لگا دیتی ہے اور جو شخص روپیہ کی خاطر خطرہ مین پڑنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے تین ایسے اونٹ جس مین ایک بچے والی اونٹنی بھی شامل ہوتی ہے اور جسکا بچہ ماں کے جلد واپس ہونے مین کوشش کرنے کی غرض سے مکان پر چھوڑ دیا جاتا ہے ہمراہ لیکر سنہری مٹی کی تلاش مین جاتا ہے

اور کامیابی کی صورت مین سنہری مٹی کو جلد جلد جمع کرکے اونٹون پر بار کرتیکی اسوقت تک کوشش کرتا ہے جب تک کہ چینیونٹیان سوراخ سے نکلنی شروع نہو جاوین ورنہ فوراً ہی بچہ والی سانڈنی پر سوار ہوکر اوسے گھر کی جانب دوڑانا شروع کرتا ہے اور جب کبھی ان تیز رفتار چینیونٹیون نے طلاآمیز مٹی کے کسی حریص کو پکڑ لیا ہے تو اس کی بدقسمتی کا کچھ ٹھکانا نہین رہا ہے اسموقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ ہیروڈوٹس کا مطلب درحقیقت اس چینیونٹی سے نہین ہے جس کا مٹی کا ڈھیر لگایا ہوا مین نے دیکھا تھا اوسکا مطلب اُن جانورون سے ہے جو رات کے وقت شکار کی تلاش مین پھرا کرتے ہین۔ اور جن کا نام اینٹ بیر یعنی چینیونٹی کا ریچھ اور قد چھوٹے سور کے برابر ہوتا ہے یہ جانور بہت کم دکھائی دیتا اور گھر جانے پر بڑی بہادری ظاہر کرتا ہے جو صاحب جنوبی افریقہ مین بسلسلہ ملازمت رہ چکے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ اون کے گھوڑے اور وہ خود ان جانورون کے سوراخون کی وجہ سے بڑے خطرہ مین رہا کرتے تھے

بازار سے مختلف چیزین خریدنے کے بعد ایسی چہل قدمی کے طور پر جو انگلستان سے روانگی کے بعد پہلی ہی مرتبہ طرابلس مین کی گئی تھی زیتون کے تختون مین گئے اور چار قیام کی واپسی پر ہمین معلوم ہوا کہ ہماری اس کوہستانی جنت مین ہیضہ نمودار ہوگیا ہے جس پر بلحاظ آب وہوا کی عمدگی کے یقین آنا مشکل تھا لیکن ہیضہ کے کیس ہمارے سامنے موجود تھے ایک روز بیشتر عزیزیہ کے طبی اسٹاف نے باوجود کارآزمودگی ازراہ نادانی ایک ایسے بڑے ہسپتال مین جو ہیضہ سے پاک تھا چار ہیضے کے مریضون کو بھیجدیا تھا جن مین سے ایک مرچکا تھا۔ طرابلس مین باوجود ہر قسم کی نگرانی کے

وبا ہیضہ کے پہیلنے کی روک تھام ناممکن ہے کیونکہ عرب ہروقت حتیٰ کہ علامات مرض کے ظاہر ہوجانیکے بعد بھی مصروف نقل وحرکت رہتے ہین یہ امر یقینی ہی کہ شہر طرابلس سے وارد ہونے والے شتربانون اور آوارہ گرد عربون کے ذریعہ سے زرزلیس اور غلیض مین ہیضہ کی ابتدا ہوئی شتربانون کا قاعدہ ہے کہ منزل مقصود پر پہونچنے کے بعد ایسی حالت مین بہی کہ موت کا ہاتھ اپنے صاف دکہائی دیتا ہو قصبات یا مواضعات کے غلیظ صحنون یا کہلی ہوا مین اپنے رفقا کے شریک حال ہوجاتے ہین اس وجہ سے بھی معمولی حالت مین وبا ہیضہ کو پہیلنے کے لئے میدان صاف ملتا ہے تاہم عزیز بیہ کے طبی اسٹاف کا یہ فعل کہ اُسنے چار آدمیون کو جن کے متعلق ہیضہ مین مبتلا ہونے کے بارہ مین کسی قسم کا شک نہین کیا جاسکتا تہا ایسے راستہ پر سفر کرنے کے لئے بہیجدیا جو دشوار گذار اور طویل تھا اور جسکا منتہا ایک ایسی جگہ تھی جو اب تک اس مرض سے بالکل پاک تھی تقریبًا ناقابل عذر ہی اور جو ہیضہ کے یکایک ایک اچھی صحت گاہ مین نمودار ہوجانے کے باعث طبی اسٹاف غاریان کی بڑی پریشانی کا باعث ہوا۔ علاوہ اور آدمیون کے ارخان بے بہی میرے پاس آے اور غاریان کو چھوڑ دینے کا پرزور الفاظ مین مجھے مشورہ دیا لیکن مین نے اُن سے کہا کہ مین جوش کیا ہوا پانی پیتا ہون اور کہجورین یا ایسی خوراک نہین کہاتا جو کہلی ہوئی رہتی ہو اس صورت مین اپنی ذات کے متعلق مجھے وبا ہیضہ سی کچھ خوف نہین ہی تاہم چند اور بہی وجوہات تھے جن کی وجہ سے جلد روانہ ہونا ضروری تہا ابتدا میرا خیال غاریان سے سیدہا زاویہ جانے کا تھا اس صورت مین مثلث کے ایک ضلع کے دو ٹکڑے کرنے کے بجائے ایک پر سفر کرنا ہوتا اور ایک نئی سرزمین سے بہی واقفیت حاصل ہوجاتی جسمین غاریان سے دو منزل پر وہ خاص دلچسپ مقام بہی واقع تھا جسکا نام سن ہے اور جو غالبًا گول یا کسی اور قسم کے پتہر سے بنایا گیا

ہے لیکن چند در چند قباحتون کی وجہ سے ارادہ ابتدائی عمل مین نہ آسکا کیونکہ اول تو تمام
اونٹ سرکاری خدمات کیلیئے کرایہ پر حاصل کرلیئے گئے تھے اور ذاتی استعمال کیلیے اونٹ
کا ملنا نا ممکن تہا دوم گہوڑے اور خچر بھی کرایہ پر نہین مل سکتے تھے کیونکہ کمزور اور بیمار جانورونکا
علاج کرکے میدان جنگ مین جانیکے قابل بنا دینے کے کوشان مویشی کے ڈاکٹرون کا ہیڈ
کوارٹر اس کوہستانی گانون مین تہا اور انکی نگرانی مین تقریبًا تمام اونٹ اور گہوڑے موجود تھے
علاوہ اسکے مجھے اگر کوئی گھوڑا مل بھی جاتا تو ساری آبادی مین ایک زین بھی موجود نہین تہا
اور اگر صرف اسباب کیلیئے کوئی اونٹ ملجاتا اور مین پیدل سفر کرنا بھی گوارا کرلیتا تو عام راستون
سے جداگانہ راستہ پر جسکی حفاظت نہایت خطرہ مین تھی سفر کرنا ہوتا اور سپاہی بدرقے کے
طور پر بھی ملنے ناممکن تھے چنانچہ ان دقتون کو محسوس کرکے مین نے طاہر بے کو اطلاع
دی کہ مین اسکی نصیحت کیمطابق عام راستے سے عزیزیہ ہوتا ہوا واپس جاؤنگا میری یہ اطلاع
دہی شریف کمانڈنٹ کیلیئے خوشی کا باعث ہوئی کیونکہ طاہر بے معہ اسٹاف میرے
نئے راستہ پر سفر کرنیکی خواہش سے متردد نظر آرہے تھے اور میرا سفر کی بیان کردہ
دقتون کی عدم موجودگی کیصورت مین بھی انکے تردد کا باعث ہونا ایک بڑی کج خلقی
ہوتی کیونکہ یہ لوگ ازراہ شرافت ذمہ داریون اور امتحان کی نازک حالت مین بھی
میری ذاتی خوشی اور آرام کا خیال رکھتے تھے پہر کس طرح ممکن تہا کہ مین کوئی ایسا کام کرنے
پر آمادہ ہوجاتا جو میرے مہربان میزبانون کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوتا مین نے
شروع ہی سے یہ اصول مقرر کر رکہا تہا کہ حتی الوسع اس جنگ مین ترکی اسٹاف کو کوئی
تکلیف نہ دون جب کوئی شخص ان بہادر سپاہیون کی سخت دقتون کو دیکھے اور اُن کی ہر قسم
کی مہربانی اور مہمان نوازی کا تجربہ حاصل کرے تو اُسے فی الحقیقت محسوس ہوگا کہ
انسے واجبی ضروریات کا بھی اظہار کرنا ظلم ہے مجھسے ایک ہفتہ پیشتر ایک نامہ نگار
کو سواری کے لئے گہوڑا دیا گیا تہا اور دوسرے نامہ نگار کو ایک گول ڈیرہ مین اُن

نامہ نگارون پر ان چیزون کے متعلق اعتراض نہین کرونگا کیونکہ وہ جس طرح میری بہی خواہ ہین اسی طرح ترکی کے مگر یہ ضرور کہون گا کہ ہم لوگون کو اپنی خوش قسمتی سے ایسے شریف اسٹاف سے واسطہ پڑا ہے جنہون نے خندہ پیشانی سے یہ چیزین نذر کین ورنہ دنیا مین کوئی دوسری فوج نامہ نگارون کو ان چیزون کے مفت دینے کا خواب مین بہی خیال نکریگی نامہ نگار و اچہی طور پر فوج سے جو طلب کرسکتے ہین وہ خوراک ہے بشرطیکہ وہ باضابطہ مقرر کئے گئے ہون یہان نامہ نگاران کو حرکات و سکنات کی اسقدر آزادی حاصل تہی کہ وہ گویا خود مختار حکمران تھے مگر اسوجہ سے کہ ترکی فوجون کا تسلط ایک بہت بڑے میدان پر تھا اور ذرایع احمال و انقال محدود اس لئے نامہ نگارون کو خاطر خواہ جنگ کی حالت دیکھنے مین کامیابی نہین ہوئی ورنہ ترکون کی فیاضی اور کشادہ دلی تو اس سے ظاہر ہے کہ برٹش رعایا کا ایک ایسا شریف آدمی بہی میدان کارزار مین موجود تہا جو مشرق قریب کا متوطن تھا اور بلا ایسے کاغذات کے جسے اخبار کا نامہ نگار ہونا ثابت کیا جا سکے وہ اپنے آنے کی وجہ کتاب کی تصنیف کی نسبت ظاہر کرتا تہا یہ شخص قابلیت اور وسیع معلومات رکہنے کے علاوہ مشرق مغرب اور ہندوستان کا بہی سفر کرچکا تھا مگر جنگ کے متعلق کوئی تجربہ نہین رکہتا تہا حتی کہ فوجی معاملات کی معمولی باتون سے بہی واقفیت نہین تہی باوجود اسکے کہ اُسکی نسبت معلوم ہوچکا تہا کہ اُسنے اُس پارٹی کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی ہے جسکا فتحی بے جان نثار حامی ہے اُسے ترکی اسٹاف کے امرا علی نے اعلی اور ہر قسم کا اخلاق برتا بلکہ اسے ترکی مدافعانہ لائنون کے دیکھنے کی اجازت بہی دیگئی جنکی نسبت مین پورے طور پر یقین رکہتا ہون کہ وہ ان معلومات کو بری طرح استعمال نہین کریگا ساتھ ہی اس کے مین اسے مبارکباد دیتا ہون کہ اسنے اپنی خوش قسمتی سے عزیزیہ کے جیسے بامروت اور مہربان افسرون کو پایا ورنہ مہذب دنیا مین کسی جگہ بہی ایک معمولی نامہ نگار کو جو باضابطہ وثایق کی بنا پر فوج مین

تعنیات ہو مرضی کے مطابق میدان جنگ مین گھومنے اور آنے جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی مین اس بات کے ظاہر کرنے پر مجبور ہون کہ زمانہ حال کی جنگو نکا تجربہ رکھنے والے شخصونکی نظر مین اجنبیون سے ترکی اسٹاف کا بامروت برتاؤ مناسب اخلاق کی حد سے آگے بڑھگیا تہا اور اسدرجہ پر پہونچگیا تہا کہ بیہودہ اور لغو خلق کہا جاسکے ۔

مین نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر ایک اونٹ کرایہ پر کرلیا ایک چھوٹا سا کاروان شام کیوقت بسر کروں گی ایک ایسی زندہ دل سارجنٹ کے عزیز یہ جانیوالا تھا جو ایسا متین شخص تہا کہ نن کشیدہ افسر غنین کم پایا جائیگا اور جسے افسر اور ڈاکٹر افندی کے نام سے مخاطب کرتے تھے یہ شخص فرانسیسی زبانکے چند لفظ جانتا تھا اور جب کبھی مجھسے ملتا حتی کہ آدھی رات کو بھی گڈ مارننگ کہتا یہ سارجنٹ عربون سے بحسن اخلاق پیش آتا تھا اور عرب بھی بظاہر اسکا خیال کرتے تھے و نیز اس کے احکام کی جلد تعمیل ہنے ظاہر ہے کو الوداع کہی اور دوسرے آدمیون سے بھی رخصت ہو اطالین قیدیونسے بھی کچھ بات چیت کی جی نے چلتے وقت زیادہ تر ملائم جملہ پڑ ادن مبارک اپنی زبان سے ادا کیا ہم شمال کیجانب روانہ ہو گئے اطالین اسیران جنگ ہمارے پیچھے غمگین نظرون سے دیکھتے ہوئے کہڑے تہے ان بیچارون کو سالگذشتہ کے بڑے دن کب یہ خیال گذرا ہوگا کہ سال آئندہ مین عید کا دن غاریان کے غارنشین لوگون مین بحالت اسیری گذرے گا ۔

پہلون کی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تہی اسمرتبہ ہمارا سفر تاریر تہا ایک مرتبہ بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا کا اپنے نیچے پہیلا ہوا دیکہا اور اسمرتبہ بھی توپ کی دہیمی گرج سنائی دی راستہ مین دو عرب عورتین اور عورتونسے ملاقات کرتی ہوئی دکہائی دین ان عورتون نے ایک دوسری کو پرندونکی جیسی الفت سے پیار کیا قبل ازین ان عورتونکا طریقہ اظہار محبت نہین دیکہا تہا اسلئے مینے خیال کیا کہ سب باہم رشتہ دار ہونگی کیونکہ عام قاعدے کے مطابق ایک عورت دوسری کے پاس سے بدون سلام دعا کے گذرتی دیکھی گئی تہی اور جب وہ راستہ مین ہمارے قریب پہونچتی تہین تو اپنے چہرون کو بخوبی فرنجہ کے اندر چہپا لیا کرتی تہین سورج غروب ہونیسے پیشتر ہم خندق پر پہونچگئے ہمین یہ دیکھکر

مایوسی ہوئی کہ اُس خوبصورت حجرہ مین وہ عرب خاندان جنکی مجموعی تعداد معہ بچون کے دس آدمیون کی تھی مقیم تھے اگر ہم انہیں وہان سے نکال بھی دیتے تو اُن کے قیام کی نفرت دلانیوالی نشانیاں پاتے اسلیئے ہمنے صبر اور بڑے دن کی نیک نیتی کے ساتھ خاموشی اختیار کرتے ہوئے دوسرے کمرہ مین قیام کیا شریف سارجنٹ نے جو کچھ ممکن ہوسکا ہمارے لیئے راحت کا انتظام کیا ایک عرب کو نکالنے کے بعد جو کمرہ مین میری پائتین اُن کر لیٹ گیا تھا مین نے سارجنٹ اور اسکے آٹھ ساتھیون مین سے چار پر زور دیا کہ وہ ہمارے ہی کمرہ مین سوئین ہمارے کمرہ مین آگ جلانے کی وجہ سے دہوان اس کثرت سے پہیل گیا کہ ہم اندہے ہوے جاتے تھے کیونکہ دہوان نکلنے کیواسطے سواے دروازہ کے اور کوئی راستہ نہین تہا تاہم سب نے نزدیک بیٹھکر کہانا کہایا اور چارپائی سونے کے واسطے لیٹے ہی تھے کہ ہمپر کیڑے حملہ آور ہوے اور ہمارے تمام بستروں اور کپڑون کے اندر پہیل گئے اور کاٹنا شروع کیا سب لوگ جسم کہجلنے لگے حتی کہ بی بیچارہ نے کراہنا شروع کیا مینے اپنے بستر کی چادر اُتار کر اسے دی ۱۹۱۱ء کے بڑے دن کی رات کا جب کبھی مین خیال کرتا ہون تو میرے جسم مین سوزش ہونے لگتی ہے ایک گہنٹہ اس تکلیف مین گذار کر بی اور سارجنٹ اپنے بسترونسے اُٹھ بیٹھے اور باہر آگ جلا کر طلوع آفتاب تک وہین جسم کہجلنے اور رگڑتے رہے انکے قریب ہی ایک چھوٹی سی دیوار کے نیچے ایک عرب خاندان ارسطو سے شب باش تہا کہ درمیان مین مان باپ اور چارونطرف چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کو بڑے بچے محاصرہ کیئے ہوے پڑے تھے غریب بی جو سوسم اور وقت کے رواجی محسوسات کا خوگر ہے گہر پہونچنے کیلیئے بیچین ہو رہا تہا اور گذشتہ رات کی تکلیف فراموش نہین کرسکتا تھا اور جیسا کہ اُسنے کہا وہ بڑے دن کی رات مین کچھ لطف نہین اُٹھا سکا حقیقت مین یہ بہت برا ہوا کہ اسے ایک بڑے تہوار کی رات کو شب خوابی کے کمرے سے کیڑون نے بے عزتی کے ساتھ نکال دیا مین نے اُس سے بیان کیا کہ بقول مارک ٹوین ایک ہوٹل کی ساری کہیان متحد ہوکر چاہین تو وہ مسافر کو بستر سے کہینچکر نیچے گرا سکتین ہین مین نے اس کی جسمانی اور دلی تکلیف کو کم کرنے کی خاطر کیڑے مکوڑون کے لطیفے بیان کیئے اور سر دلفر ولاسن کے اس فیاضانہ قول کو بھی نقل

کیا کہ کمیان اپنی ذات سے مکروہ نہین ہین بلکہ انکا طریقہ زندگی مکروہ ہے لیکن میری ہر ایک
کوشش جو ظرافت اور دل لگی پر مبنی تھی بلی کیلیئے کار آمد ثابت نہین ہوئی کیونکہ بڑے دن
کے موقعہ پر کہان تو انگلستان کی چہل پہل عیش شب چمکتی ہوئی شراب قسم قسم کے لذیذ کہانے
صاف ستہرے کپڑے اور نرم گرم بستر وغیرہ وغیرہ اور کہان ہماری موجودہ ذلیل اور درد
ناک حالت ان دونو کا باہمی اختلاف خود دردناک تھا بہرصورت ہمنے گرم گرم قہوہ کا ایک
ایک آب خورہ پیا اور کچھہ ناشتہ کیا جسکی وجہ سے دل لگی اور مذاق کے مقابلہ مین زیادہ آرام ملا اور جب
فرشتہ رحمت جیسے کارکن فتحی بے کے بہیجے ہوے گھوڑے ملگئے تو ہمارے حواس بجا ہوگئے غاریان
کے مہربان افسر نے بغیر ہماری اطلاع کے ہیڈ کوارٹر کو بذریعہ تار اطلاع بہیجدی تہی کہ ہم پیدل
روانہ ہوگئے ہین اسکا یہ نتیجہ تہا کہ راتون رات ہمارے لیے دو گھوڑے بہیجے گئے جو صبح ہی سواری کیلیئے
تیار ملے جنکی بدولت ہم اپنے پرانے ہیڈ کوارٹر مین پہونچگیے جہان ہمین ہیضہ کے پہوٹ نکلنے
کی خوفناک خبر ملی جسکی ابتدا ایک دن پیشتر ہوئی تہی اور چوبیس گہنٹہ مین چودہ آدمی مبتلا ہوے
تہے جس کمرہ مین ہم سوئے تہے اسکے باہر چار شخص ہیضہ کے مریضون کی موجود تہین تحقیقات
سے ثابت ہوا کہ مریض عرب ایک رات قبل ایک جنوبی گانون مین شب باش رہے تہے اور
کسی متوثر کنوئین کا پانی سب نے پیا تہا گویہ تحقیق ہوگیا کہ یہ مرض عزیزیہ کے پانیکی خرابی کی
وجہہ سے پیدا نہین ہوا تہا تاہم اس مرض کا فوری اثر کیمپ کیواسطے خطرناک تھا اسلیئے فوراً ہلال
احمر کے ڈاکٹرون نے بڑی مستعدی سے اپنا کام شروع کیا تمام بازار کی جگہ غلیظ اوٹہون اور تاجرون سے
صاف کر کے از سر نو بازار کو فاصلہ پر قائم کیا گیا اور دونون کنوون مین پرمین گینٹ آف پٹاس ڈالا
گیا اسپر بھی پانی جوش دیکر یا فلٹر کر کے کام مین لایا جا تیگا غلیظ اونٹون اور شتر بانون سے تو جی
کیمپ کے صحن کو بھی صاف کیا گیا تب کہین جا کر فرشتہ اجل کا ہاتھ جلد ہی رک گیا اور میرے باقی
ماندہ زمانہ قیام طرابلس مین عزیزیہ یا غاریان کے کمپون کے اندر اور کوئی کیس ہیضہ کا نہین
ہوا یہ مرض جسقدر جلد شروع ہوا تھا اسیقدر جلد ختم کر دیا گیا اور ہمارے دلو نے ایک بہت بڑا

اندیشہ اٹھگیا جن لوگون نے اس مرض کے مریضون کو دیکھا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہین
کہ مشرقی حالات مین یہ لفظ کیا معنی رکھتا ہے اور کس طرح استفراغ اور بے انتہا درد
ہوتا رہتا ہے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہین اور پھر سب سے قبل تکلیف کو کم کرنیوالی بے ہوشی
طاری ہوجاتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ ان لعشون کی تذلیل مین حیوانون جیسی بے پرواہی عمل مین آتی ہے۔

بڑے دن کے ایام مین یہ ایک دوسرا سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جب سے اطالیون نے
شہر طرابلس پر قبضہ کیا ہے سلطانی فوج کے ملازم عربون کی ایک تعداد کو اپنا جاسوس بنا لیا
ہے مجھے ہمیشہ سے اس نالائقانہ اور بیجا حرکت سے نفرت رہی ہے کہ کوئی قوم دشمن کے غدار
لوگون کی جماعت کو اپنی اغراض کا آلہ بنائے مجھے خوب معلوم ہے کہ ہمنے بھی جنوبی افریقہ مین
پانچ شلنگ اون مشہور عام قومی جاسوسون کو دیکر اس مکروہ فعل سے پرہیز نہین کیا تھا جنہون
نے ضرورت کی حالت مین اپنے ملک اور ابنائے ملک سے مخالفت اختیار کر لی تہی فی الحقیقت یہ مشکل
ہے کہ ان حرامزادون کی زیر انتظام لائی ہوئی فوج کی تیاری کی کوئی معقول وجہ بتائی جاسکے

تین اطالوی جاسوسونکی ایک جماعت کو عین زارہ کے قریب ایک ترکی پیٹرول نے گرفتار
کر گھیر لیا معلوم ہوجانے پر ان لوگون نے اپنے آپ کو حوالہ کر دینے کے مقابلہ مین لڑنا پسند کیا
آخر کار ایک اطالوی النسل جاسوس مارا گیا اور دو عرب جاسوس زندہ گرفتار کر کے عزیزیہ
لائے گئے جنکی نسبت معلوم ہوا کہ اطالین فوج مین ملازم ہین اور تاحال عثمانی خزانہ سے
بھی تنخواہ پاتے رہے ہین اور یہ جاسوس وقت گرفتاری اس ذراسی تبدیلی کیساتھ ترکی
نیلی وردی پہنے ہوئے تھے کہ بجائے ترکی نشانون کے کالرون پر اطالوی نمبر لگائے ہوئے
تھے نشاطبے کے کمرہ مین کورٹ مارشل منعقد ہوا اور پیٹھ پر ہاتھ بندھے ہوئے دونون
ملزم پیش کئے گئے جرم کے متعلق کوئی شبہ نہ تھا نہ صفائی لہذا باضابطہ پھانسی کی سزا تجویز کی
گئی اثنائے تحقیقات مین کمانڈر انچیف کے یہ دریافت کرنے پر کہ انہون نے سلطانی اطاعت کی
حلف کی کیون خلاف ورزی کی تہی ان دونون مین سے زیادہ عمر کے شخص نے کہا کہ بال

بچون کے فائدہ کی خاطر لیکن جیسا کہ ظاہر ہوا اس عذر مین معقولیت نہین تہی کیونکہ اسے اطالوی خزانے سے جو تنخواہ ملتی تہی وہ اس سے زیادہ نہین تہی جو ترک ادا کرتے رہے تہے دوسرے کم عمر مجرم نے صرف یہی کہا کہ مین مجرم ہون اور میرے پاس کوئی عذر بہی نہین ہے مین اپنے آپ کو کورٹ کے رحم پر چہوڑتا ہون اور باقی ماندہ کیلئے خدا سے رحم کی درخواست کرتا ہون دونون مجرم تحقیقات کے وقت ثابت قدم رہے اور اُنہنے کسی قسم کی لغزش ظاہر نہین ہونی کم عمر آدمی نے ابتدائے کارروائی مین سگرٹ مانگا حتی کہ سزائے موت کے سنائے جانے کے بعد ہی باطمینان سگریٹ پیتا رہا رات گذارنے کیلئے دونون مجرم ترکی لائنون کو بہیجدیئے گئے اور دوسرے دن سات بجے صبح کے دونون مجرمونکو علیحدہ علیحدہ بغرض تشہیر سنت بنی آدم اور بنی عشیر مین کہجور کے درختونسے لٹکا کر پہانسی دیدی گئی تاکہ اُن تمام لوگون کو جو موجودہ ضرورت اور خطرہ کی حالت مین اپنے مذہب سلطان اور ساتہیون کو دغا دینے کے لئے لالچ دئے جائین عبرت حاصل کرنے مین مدد ملے

وہ سب سے بڑا دغاباز حسونہ پاشا جو نسلاً ترک اور مذہباً مسلمان معاشرتاً گورنمنٹ عثمانیہ کا نمک خوار ہے اپنے ایسے بیٹے کو جو ترکی افسر تہا نمک حرام بنانیکی کوشش مین ناکامیاب رہا اُسکا بیٹا باپ سے ناراض ہو کر جنگل کو نکل گیا اور اپنے رفیقون کے شریک حال ہو کر مثل سلطان کے ایک سچے سپاہی کے اوسوقت تک دشمنون سے لڑتا رہا جبتک کہ اُس نوجوان کی زندگی کو بیوقت موت کے ہاتہنے جو بخار کی وجہ سے دور دراز پہاڑ مین واقع ہوئی تہی قطع نہین کیا جسکا نام سچے بہادرون اور ملکی جان نثارون کو تا ابد افسوس رہے گا۔

باب ششم

سرحد کو واپسی

عزیزیہ پہونچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ٹبلیہم اور اوسلر فندق بنی غشیر چلے
گئے تھے اور سپنگ رائٹ نے شدید پیچش سے حال ہی میں افاقہ پانا شروع
کیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس ملنسار اخبار نویس کے وفادار ملازم سلیم نے اپنے
آقا کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا موسی بے نے سپنگ رائٹ کو
عارضی قیام کے لیے ایک کشادہ اور آرام دہ خیمہ عنایت کیا تھا۔ جو مرض کیحالت
میں خصوصیت سے آرام و آسایش کا باعث ثابت ہوا۔ گو مریض کو افاقہ ہونا
شروع ہو گیا تھا تاہم مینے زیادہ اصرار کیا کہ وہ دوسرے ہی دن میرے ساتھ
عزیزیہ سے روانہ ہو جائے۔ سپنگ رائٹ نے پہلے ہی سے روانگی ٹیونس کا ارادہ
کر لیا تھا تاکہ وہاں پہونچکر پوری شفا حاصل کرنے کے بعد کپڑے و خوراک مہیا کرکے
دوبارہ ترکی فوج سے آملے چنانچہ میرے مشورہ نے جلد روانہ ہو جانے پر
اُسے بالکل ہی مستعد کر دیا میرے دوست نے پیچش جیسے جلد صاحب فراش
کر دینے والے مرض کو قابل تعریف مستقل مزاجی سے برداشت کیا تھا لیکن پھر بھی
یہ نہایت ضروری تھا کہ وہ جلد کیمپ کی جراثیم سے مؤثر شدہ سرزمین سے علیحدہ

ہوکر بیابان کی صاف اور کہلی ہوئی ہوا مین زندگی بسر کرے - علاوہ ازین اس کی ہمسفری میرے لیے لطف صحبت کو پُر مسرت بنانیوالی تھی -

شیخ بیرونی کی عنایت جو سپننگ رائٹ کا دوست تھا بدینوجہ قابل شکر گذاری ہے کہ انھون نے بیس فرانک کی حقیر رقم پر ایک اونٹ ہمارے لیے کرایہ پر دلوا دیا - حالانکہ آج کل اونٹون کا کرایہ بہت گران ہو رہا ہے - ایک اور اونٹ سپننگ رائٹ کی سواری یا یون کہیے کہ اُس کے بیٹھنے کے لیے کرایہ کیا گیا -

دوسرے دن پریشان کن تاخیر ولیت ولعل سے بکوشش چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد دو بجے کے قریب ہماری روانگی کا وقت آ گیا چنانچہ مین فتحی بے سے مختصر الوداع کہنے جس جدا ہونا خالی از افسوس نہ تھا کونک گیا - لیکن یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ یہ شاندار افسر جس کی متعدد و شاندار خدمات اپنے ملک کا واجبی شکریہ حاصل کر رہی ہین بخار مین مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو رہا تھا تاہم مینے اپنے دل کو ہلال احمر کے تین ڈاکٹرون کی اس رائے سے تسکین دی کہ فی الحال بخار مین خطرہ کی کوئی علامت نہین پائی جاتی - اگرچیکہ اطالوی اخبار نویسون کی دروغ بیانیان متعدد مرتبہ فتحی بے کو قتل کر چکی ہین تاہم مجھے یقین ہے کہ میرا دوست جلد صحت یاب ہو جائیگا - مجھے شبہہ ہے کہ فتحی بے کے بخار مین شدت کا باعث وہ غلہ سے لدا ہوا کاروان ہوا تھا جسے سرحد پر فرانسیسی افسرون نے متلون مزاجی سے روک دیا تھا - اس کاروان کو جو ولایت طرابلس کے لیے غلہ لا رہا تھا دو ہفتہ سے زیادہ مدت تک سرحد پر پڑا رہنا پڑا اور جیسا کہ بعد مین ظاہر ہوا ہمنے فتحی بے کو جو تسکین دلائی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی یعنی کاروان کو طرابلس مین داخل ہو جانے کے چند ہی دن بعد اجازت ملگئی فتحی بے نے اپنی مسلسل جانکاہیون اور متواتر جسمانی تکالیف کی موجودگی

کرنیل فتحی بک سابق قنصل عثمانی متعینۂ ٹیوس

مین بھی ہمارے آرام کا خیال رکھا تھا علاوہ اسکے کہ میرے لیے بلا میری درخواست
زوارہ تک سواری کے لیے گھوڑا دیا تہا اُس نے یہ حکم بھی دیا کہ طاہر بے کے
ذریعہ سے ہمارا تعارف مانشیر گاز ٹوٹ سے کرایا جاوے جو ہمارے کاروان مین
شریک ہونیوالا تھا۔ اس اجنبی ہمسفر کی صحبت میرے لیے سفر کی ابتداء
سے انتہا تک بیحد خوشی کا باعث ثابت ہوئی مانشیر تھاڈی گاز ٹوٹ پولینڈ
کا ایک ممتاز ادیب ہے جو اسلام کے متعلق اپنی ایک تصنیف کے لیے مشہور
ہے۔ کتنے کم اشخاص اس امر سے واقف ہین کہ ولنا اور پولینڈ کے دوسرے
قصبون اور گانؤون مین ایک لاکھ مسلمان آباد ہین؟ یہ بیان خالی از دلچسپی
نہوگا کہ مانشیر گاز ٹوٹ کا اسلامی نام سیف الدین ہے۔ یہ صاحب یوروپ
مین اسلام کی اس مغربی چوکی کی عجیب آبادی کے بڑی گرمجوشی سے مداح
و معاون تھے ولنا اور اسکے ملحقات مین اشاعت اسلام کی دلچسپ مختصر
تواریخ یہ ہے کہ ۱۳۲۰ء مین اسلام کے ابتدائی رہنما کریمیا سے پولینڈ مین
پہونچے۔ ان کے بعد اور مسلمان تارک الوطنون نے قرب و جوار کے سرداروں
سے مدت تک تیغ زنی کرکے کریمیا ہی سے مغرب کی جانب پیشقدمی کی۔
قوم پول نے ان نوواردون کا خوشی سے استقبال کیا جنہون نے اس حسن
سلوک کے عوض اپنے اس نئے ملک مین فوجی ملازمت خوشی سے منظور
کرلی۔ فریقین مین کسی ایک کو بھی اس سودے مین کوئی شکایت پیدا نہین
ہوئی۔ مسلمانون نے عمدہ شہریون کی طرح سکونت اختیار کرکے اس نئے
وطن کی خدمت وفاداری سے انجام دی۔ قوم پول نے مسلمانون کے سربرآوردہ
خاندانون کو اپنے ملک کے موروثی امراء کی فہرست مین شامل کیا اور اُن کے
قیام کو زیادہ مستقل بنانے کی خاطر مزدور اور ملبہ دیکر مساجد تعمیر کرا دین۔

جن مین سے پچاس مسجدین قدیم پولینڈ کے مختلف حصون مین ابھی تک موجود ہین - عیسائیون نے بھی مسلمانون کی فوجی ملازمت اختیار کی چنانچہ بہت سے پول عیسائی عثمانی فوجون مین ملازم رکھے گئے - جنگ کریمیا کے زمانہ مین سلطان کے پاس ڈرسالے اور دو کاسک کمپنیان ایسی موجود تھین جن مین صرف عیسائی بھرتی کئے جاتے تھے - یہ رجمنٹین جو زیادہ تر روسی پولینڈ کے باشندون پر مشتمل تھین اور جن کے مخصوص علم پر صلیب اور ہلال دونون ابنی ہمنشینی سے ایک خاص امتیاز پیدا کرتے تھے - روسی گورنمنٹ کی نظر مین کھٹکنے لگین - چنانچہ ۱۸۷۰ء مین جنگ سے تھوڑے ہی عرصہ پیشتر سلطان عبد الحمید خان نے اپنے اس حصہ فوج کو روسی گورنمنٹ کے دباؤ سے تخفیف کر دیا - ولنا اور اُس کے قرب وجوار مین عیسائی اور مسلمان آج کل بھی باہمی حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرنے مین مسلمانون کی بیویان اور بیٹیان سوسائٹی مین آزادی سے ملتی جلتی رہتی ہین مسلمان بچون کو اکثر اوقات پال اور پیٹر کے عیسائی نامون سے پکارا جاتا ہے - قوم پول کے جب دو شخص آپس مین ملتے ہین تو انکا ہر وجہ سلام اسلام کے پُرانے اصول اسلام علیکم سے شروع ہوتا ہے جس کے جواب مین "حضرت عیسیٰ کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہا جاتا ہے - اور اگر ایک مسلمان اپنے عیسائی دوست کو سلام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ مذہب عیسائیت کے اصول کے مطابق سلام کی ابتدا کرتا ہے - ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے سلام کے جواب مین "ہمارے پیغمبر کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہتا ہے یعنی بجائے حضرت عیسیٰ کی رحمت کے "ہمارے پیغمبر کی رحمت" جواباً کہا جاتا ہے - اسلام کا کوئی سچا پیرو حضرت عیسیٰ کی رفیع الدرجاتی مین شبہ نہین کر سکتا ہے - کیا پیغمبر اسلام نے حضرت عیسیٰ

کو روح اللہ کہکر مخاطب نہین کیا ہے؟ اور اس تعریف کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ کو
اپنے اوپر زیادہ ترجیح نہین دی ہے؟ حضرت عیسیٰ کو مسلمان لوگ درحقیقت روح اللہ
خیال کرتے ہین لیکن ایسے تعلیم یافتہ عیسائیون کی تعداد کسقدر کم ہے جو اسلام
کے متعلق ادنی معلومات حاصل کئے بغیر عورتون اور کثرت ازدواج کے مسائل
پر بیہودہ بکواس شروع کرتے ہون اور کافی معلومات حاصل کرنے کے بجائے
آپ کو تکلیف دینا پسند کرتے ہون۔ متعصبانہ عقائد کے سلسلہ مین عرض کرنا
چاہتا ہون کہ اس سے زیادہ بے بنیاد کوئی دوسرا تہمت نہین ہو سکتا کہ ترکون
پر مروجہ نکتہ چینی کے مطابق مذہبی تعصب کا الزام لگایا جائے۔ اسلام کو
متعصبانہ مذہب قرار دینا واقعات اور تواریخ کا سر بھی بطلان ہے۔ احکام
قرآنی مذہبی معاملات مین وہ کامل آزادی گوارا کرتے ہین جو رومن کیتھولک
اور پراٹسٹنٹ دونون فرقون سے اصول اور عمل مین بہت زیادہ آگے بڑھی
ہوئی ہے سلطنت عثمانیہ مین یہودیون کو وہ شرمناک تعصب کبھی برداشت
کرنا نہین پڑا جو یوروپ کے تقریبًا تمام عیسائی ممالک مین انسے روا رکھا گیا ہے
آرمینیا کے قتل عام جن پر تمام روشن خیال ترک سلطان عبدالحمید خان
کے مردہ زمانہ کی سب سے بری یادگار کی حیثیت سے افسوس ظاہر کرتے
ہین مذہبی خیالات سے عمل مین نہین لائے گئے تھے کیونکہ یونانی اور شامی
اور دوسرے عیسائی جو آرمینیون کے محلون مین رہتے تھے اس خوفناک
زمانہ مین بالکل محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کی معتدل مزاجی کا ان عیسائی
فرقون کے عام رجحان سے مقابلہ کرے جو پیغمبر عربی کے ہمعصر تھے بلکہ
مابعد زمانہ سے بھی اگر مقابلہ کیا جائے تو اس کو محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی معتدل
مزاجی اور دوسرون کے بیکشادہ دلی دیکھکر تعجب ہوگا۔ گو عیسائیون

عـلـہ مصنف کا یہ اگرچہ جبال مسلکہ خبر کو نا تھا مگر سی ہے

کے بڑے تیوہار کے موقعہ پر جب حضرت مریم اور حواریون کی مورتون کا بیڑا[1] کی گلیون مین جلوس نکالا جاتا ہے ترکی نوجوان کا انھین سلامی دینا قرآن کی خلاف ورزی ہے جو کسی قسم کی تصویر یا مورت کی تعظیم کرنے سے بدین وجہ ممانعت کرتا ہے کہ ایسا کرنا باعث تقویت بت پرستی ہے تاہم یہ خوش خلقانہ فعل ایسی کشادہ دلی پر مبنی ہے جس کی مثال عیسائی دنیا مین کم پائی جاتی ہے۔ ہمین اپنے روشن خیال ملک انگلستان مین ایک دفعہ یہ ضروری معلوم ہوا تھا کہ ایک اسی قسم کے جلوس کی جسے ایک عیسائی چرچ نے انگلستان مین نکالنا چاہا تھا مخالفت کیجائے۔ قبل اسکے کہ ہم اور ون پر تعصب کا الزام لگا کر نفرت کرین ہمین چاہیے کہ ہم اپنی کوتاہ بین آنکھون سے تعصب کے شہتیر نکال ڈالین۔

ہانشیر گازوٹ کے لطف صحبت مین سفر کی تکلیف بہت کم ہوگئی تھی یہ شخص جوش اور فخر سے شوپین باڈھی رف اسکی میڈم۔ کیوری۔ و دیگر پول مشاہیر کے متعلق گفتگو کرتا رہا یہ شخص نہایت ذی علم اور روشن خیال موسیقی مین پورا ماہر تھا اور اپنے تمام کمالات کو سالہا سال سے ترکی کی نئی تحریک کے لیے وقف کر کے اسکے متعلق مختلف خدمات انجام دیتا رہا تھا۔ ہمارا سفر واپسی ایسی سرزمین سے شروع ہوا تھا جو نمناک اور ہانی سے جا بجا کم و بیش بھری ہوئی تھی۔ ہمنے سپنگ رائٹ کو آرام دہ طریقہ پر گٹھری بنا اونٹ پر لاد کر پیشتر ہی روانہ کر دیا تھا لیکن مین پیچھے اسوجہ سے ٹھہرا رہا کہ اپنے گھوڑون کے لیے چار دن کا دانہ خرید لون ہماری اگلی پارٹی نے بیابان مین راہ گم کر کے آوارہ گردی شروع کر دی تھی۔ لیکن ہم اس

[1] شہر قسطنطنیہ کا وہ حصہ جس مین عیسائی آباد ہین ۱۲

امر سے مطلع ہوئے بغیر بیر طربن مین پہونچکر اوسی جگہ مقیم ہوئے جہان پہلے ٹھہرے ہوئے تھے۔ دو گھنٹہ کے بے چین کر دینے والے انتظار کے بعد ہمارا مریض رفیق سفر بھی ہم سے آملا چنانچہ مینے اُس کے لیے بکوشش بھیڑ کا تازہ دودھ مہیا کیا۔ واضح رہے کہ ملک طرابلس مین مینے اپنے سارے زمانہ قیام مین پہلی مرتبہ اسیوقت تازہ دودھ دیکھا تھا جو سپنگ رائٹ کی موجودہ حالت مین اس کے لیے موزون خوراک تھی مینے یہ دیکھکر کہ ایک عرب گاز توٹ کے بستر پر لیٹنے کی تیاری کر رہا ہے کسی قدر تیزی سے اسے باہر نکل جانے کے لیے ڈانٹ کر کہا۔ لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد بہت لطف آیا کہ یہ عرب دراصل خود گاز توٹ تھا جو ایک سفید لبادہ اور کان ٹوپ سردی سے محفوظ رہنے کی خاطر پہنے ہوئے تھا ہمارے کاروان کے اور ممبرون مین علاوہ دو ٹیونسی باشندون کے فزان کا ایک اسکول ماسٹر بھی تھا جو قسطنطنیہ جا رہا تھا۔ اس اسکول ماسٹر کے پاس ماؤزر رائفل تھی اور کارتوسون کی ایک پیٹی اپنے سینے سے لٹکائے ہوے تھا اور گو یہ اکثر چھوٹے چھوٹے پرندون پر فیر کرتا رہا لیکن اسکا کوئی نشانہ کارگر ثابت نہوا تاہم اس شخص کی عام حالت فوجی قابلیت اور مزاج کی سختی ظاہر کرتی تھی۔ شام کے چار بجے ہم لوگ زاویہ پہونچ گئے جہان کے عرب قائم مقام[1] نے ہمارا بڑی عزت سے استقبال کیا اور مجھے اپنے پاس کچہری مین بٹھایا جہان اسوقت اہل معاملہ کا ایک گروہ موجود تھا۔ یہان بیٹھے بیٹھے مجھے اوس موقعہ کا خیال آیا جبکہ آخری مرتبہ بحیثیت ایک مجسٹریٹ کے مین سہ ماہی سشن کا اجلاس کر رہا تھا۔ چنانچہ مین بے اختیار

[1] قائم مقام یعنی تحصیلدار ۱۲

اُس اختلاف سے بے گرا دیا جو اکسفورڈ کے کونٹی ہال کی آرایش و خاموشی اور موجودہ حالت کے شور وغوغا مین صریح طور سے نمایان تھا۔ یہ خدا ہی کو علم ہے کہ یہ قائم مقام منفرد امات کا فیصلہ کس طرح کیا کرتا تھا مینے تو صرف یہی دیکھا کہ وہ فوراً اپنا فیصلہ سُنا دیتا ہے جس سے بظاہر ہر ایک شخص حتیٰ کہ وہ قیدی بھی جسے سزا دی گئی ہو مطمئن نظر آتا ہے یہان عدالت مین ایک لانبے قد کا داروغہ جیل جس کے ہاتھ مین ایک بڑی کنجی تھی موجود تھا یہ شخص فیصلہ سنائے جانے کے بعد بلا توقف قیدی کو باہر پہونچا دیتا تھا۔ جب ایک گھنٹہ اس عدالتی شور و غل کو سُنتے ہوئے گذر چکا تو مین عدالت سے اجازت حاصل کر کے بازار کے چوک مین تازہ ہوا کھانے کے لیے گیا۔ یہان پہونچکر مجھے محمد بے خوش منتہی سے ملگئے جو سُتت بنی آدم کے افسر رسالہ مین ہم دونون ترکی قہوہ پینے کے لیے ایک چھوٹے سے قہوہ خانے مین گئے جہان شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ایک بڑی تصویر دیوار پر آویزان تھی۔ محمد بے اسوقت بہت خوش تھے۔ صاحب موصوف نے براہ مہربانی ایک خط اپنے بھائی کا جو یثی غازی مین انور بے کی ماتحتی مین کوئی خدمت افسری انجام دیتا رہا تھا دکھلایا۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ برادر مذکور نے اطالیون پر حملہ کر کے علاوہ بہت سے آدمیون کو تہ تیغ کرنے کے ایک سو سپاہیون کو گرفتار بھی کر لیا تھا نیز یہ کہ اس مختصر لیکن شاندار کارروائی کے صلے مین۔ سُلطان نے اس افسر کو میجر کے عہدہ پر ترقی دی ہی۔ محمد بے اُسیوقت بنی آدم روانہ ہو جانیوالے تھے جہان اپنے دوست عارف بے کو دکھانیکی غرض سے تازہ خرمون کا ایک خوشہ اپنے ساتھ لیجانا چاہتے تھے کیونکہ عارف بے نے ابھی تک خرمے کا کوئی خوشہ نہین دیکھا تھا

اول الذکر نے مجھہ سے اٹھائیس دسمبر کو اُن دو آدمیون کے پھانسی دیے جانے کی کیفیت بیان کی جنکی نمک حرامی کا ذکر مین گذشتہ باب مین کر چکا ہون اور کہا کہ ان مین سے ایک کی پھانسی کے وقت مین خود بھی موجود تھا۔

ہمارے سکون اقامت مین تین جرمن افسرون کی دفعۃً آمد سے خیال پیدا ہوگیا یہ تینون افسر پوری فوجی وردیان پہنے ہوئے تھے اور جیسا کہ تعارف کے بعد ظاہر ہوا اُنسے ملاقات کرنا خالی از مسرت نہ تھا۔ دوران گفتگو مین معلوم ہوا کہ ایک صاحب جنکا نام لفٹنٹ بیرنگ تھا انگلستان کے خاندان بیرنگ کے رشتہ دار تھے دوسرے جرمنی پیرن وہال وگ اور تیسرے صاحب اُن کے بھائی تھے اِن تینون شخصون نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ وہ در حقیقت نامہ نگار نہین تھے تاہم انھون نے میرے اس سوال کا کوئی معقول جواب نہین دیا کہ اُن کے محکمہ جنگ نے کس وجہ سے اپنے تین افسرون کو بحالت ملازمت نامہ نگارانہ حیثیت سے طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔

مجھے ظاہری علامات سے معلوم ہوا کہ یہ اصحاب ہمارے ترک دوستون کی نظر مین کچھہ زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے جنھین غالباً شبہ ہوگیا تھا کہ یہ جرمنی موقع کے متعلق جاسوسی کی خدمت انجام دینے اور مدافعت کے عام حالات کی اطلاع اپنے وطن لیجانے کی غرض سے وارد ہوئے تھے عجیب چونکہ بالائے طاق رکھدینے کے بعد بھی مین اس خیال سے باز نہین رہ سکتا کہ ان اصحاب کا میدان جنگ کو بھیجا جانا جرمن گورنمنٹ کی منظوری بغیر عمل مین نہین آیا تھا جو ہر ایک ممکن ذریعہ سے ترکون کے دلون سے وہ خطرناک اثر دفع کرنا چاہتی تھی جو موجودہ حالت مین انکو جرمنی سے مدد نہ ملنے اور جرمنی کے اطالین باشندگان سلطنت عثمانیہ کی حفاظت اپنے ذمہ لینے کے باعث

پیدا ہوا تھا جب ہم پہلی مرتبہ رات کے وقت مغرب کی جانب سے زاویہ مین داخل ہوئے تھے تو اُسوقت سُست رفتار اونٹون پر تکلیف دہ سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے لیکن جب ہم یہان سے اپنے سفر واپسی پر روانہ ہوئے تو اُسوقت صبح کا وقت تھا نسیم سحری چل رہی تھی۔ کھجور کے شاندار درخت آپس مین گلے مل رہے تھے ہم چند عربون کو ان خنون سے لگمی نکالتے دیکھکر رُک گئے اور اس شراب یعنی درخت خرما کے قدرتی شیرہ کو خرید کر پیا۔ یہ شیرہ بحالت تازگی بہت اچھا شربت ہوتا ہے۔ لیکن اسپر جلد ہی جھگ آجاتے ہین اور اس حالت مین ایک انگریز کو نسبت اپنی ابتدائی حالت کے زیادہ مرغوب ہوتا ہے بعض اوقات یہ شیرہ راتون رات جھگ لے آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے خوف ہے کہ طرابلس کے عرب جو اس عرق کے بہت شائق ہین مبادا اس کا استعمال قرآن (مجید) کی منشا کے خلاف کرتے ہون گو کسیطرح لفظی اجازت کا استخراج کرلین۔ گو ترکون کے اعلی گھرانون مین شراب کی ممانعت عملی اثر مین موجود نہین ہے تاہم ادنی اور متوسط طبقات کے مسلمانون کی بڑی تعداد میخواری سے بالکل پرہیز کرتی ہے۔ خلیج سودا مین قیام کرکے بین الاقوامی بحری بیڑہ۔ ملاکسا۔ کا بلاک ہوس جب تباہ کرچکا تھا تو اسوقت مجھے ایک زخمی ترک کے پاس سے گذر نیکا اتفاق ہوا جس کی ران مین گولی لگی تھی اور جو پانی کے لیے چلا رہا تھا مینے بلا کسی خیال کے تھوڑی شراب ایک پیالی مین بھر کر اسے دیدی۔ اس بیچارے نے اضطرار اور شوق کی حالت مین پیالی جلد میرے ہاتھ سے چھین لی لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بجائے پانی کے شراب ہے تو پیالی

واپس کردی چنانچہ ہمیں کچھ دیر تلاش کرنے کے بعد اس کے لیے پانی نے آیا جس کو وہ بڑی رغبت سے بڑے بڑے گھونٹ بنا کر پی گیا۔ سمندر کی موجوں کی آواز ہمارے کان میں عزیلات پہونچنے تک برابر آتی رہی جس سے طبیعت کو فرحت ہوتی تھی اور دل چاہتا تھا کہ منزل مقصود کا راستہ چھوڑ کر سمندر کی جانب چلا جاؤن اور وہان پانی مین جی کھولکر تیرون۔ لیکن میری خواہش عملی طور پر بجاے میرے گارڈ ٹوٹ نے پوری کردی یعنی وہ اپنا راستہ چھوڑ کر سمندر کیجانب بھاگ نکلا۔ چنانچہ اُسے تیرنیکا موقعہ ملگیا۔ طرابلس مین خرگوش بہت کم ہین لیکن ہمیے آج کے سفر مین ایک خرگوش میرے قریب سے نکلکر بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔ خوشبودار پھولون سے بکثرت لدے ہوے درخت اس منزل مین بڑی تعداد مین دکھائی دیتے تھے ہمنے انھین پھولون مین خوش وضع زرد پھول بھی دیکھے جو ریگستان مین جابجا موجود ہین۔ پتے اور کونپلین جو حال مین پھوٹنی شروع ہوئی تھین نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔

ہر ایک شخص کو طرابلس مین سفر کرنے جلد ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ملک مین اجنبی شخصون کا گذر بالکل نہین ہوتا ہے۔ ترکون کے برخلاف جو تعجب ظاہر نہین کرتے ہماری آمد اُن قصبون یا گانوٗن مین جو راہ سفر مین واقع تھے لازمی طور سے عربون کے استعجاب کا باعث ہوتی تھی جب کبھی ہمارا گذر کسی عربی آبادی کے نزدیک ہوا تو کئی کئی عرب ایک ہی جگہ کھڑے ہوے ہم سے یا ہمارے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھا کہ عرب لوگ چپ چاپ کھڑے ہمارے چہرون کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین۔ اگر قیام کی طوالت سے تکلف اور اجنبیت مین کمی واقع ہو جائے

تو پھر یہ لوگ ہم سے ہمارے بوٹوں ریوالوروں وغیرہ کی قیمتوں کے متعلق
بات چیت شروع کر دیتے تھے۔ اگر روپیہ درحقیقت بدی کی جڑ ہے۔ تو عام
عرب کا اخلاقی معیار بہت اعلیٰ ہونا چاہیے۔ چھوٹی چھوٹی رقوم کا خیال ان
دیسی باشندوں کے ہر وقت دامنگیر رہتا ہے شتربان[ف] اپنی مالی مشکلات
ظاہر کرنیکا کوئی موقعہ بھی بدیں خیال اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ہے کہ
واجبی مقدار سے زیادہ رقم مانگنے میں یہ تکالیف اس کی مدد کا باعث ثابت
ہوں گی۔ علاوہ ازیں ختم سفر پر بخشش ضرور طلب کیجاتی ہے۔ عربوں کی
پُرگوئی اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یہ لوگ آگ تاپتے ہوئے بات چیت
میں ساری رات گذار دیتے ہیں لیکن اُن کی ساری گفتگو کا نتیجہ روپیہ اور صرف
روپیہ ہوتا ہے۔ فرانک۔ پیاسٹر۔ مجیدی۔ صولدی۔ اور بخشش۔ یہ وہ
مکروہ الفاظ ہیں جو ہر وقت اُن کے ورد زبان رہتے ہیں شتربان گھنٹوں
آپس میں اُس حقیر مالی تفوق پر تیزی سے بحث کرتے ہیں جو ایک شخص کو دوسرے
پر مسافر سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کے باعث پیدا ہوا ہو ایسی حالت میں
یہ بھی بہت ممکن ہے کہ متنازعہ بحث کا مسئلہ صرف فرضی منافعہ کی اُمید
پر قائم ہوا ہو اس قسم کے جھگڑے ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ چنانچہ ایک
ایسا ہی جھگڑا ہمارے شتربان اور دو ٹیوتسی عربوں میں اسقدر بڑھ گیا
کہ یہ لوگ اپنی تقریباً بیکار بندوقیں چلانے پر آمادہ ہو گئے تھے گارٹوٹ
نے یہ حالت دیکھکر دخل دینا مناسب سمجھا چنانچہ اُس نے تینوں آدمیوں
سے جو غصہ میں بھرے ہوئے تھے بحیثیت خود مسلمان ہونے کے دریافت
کیا کہ کیا انھیں شرم نہیں آتی تھی کہ میری جیسی ایک عیسائی کی موجودگی
میں جو اُن کے ملک کا سچا بہی خواہ تھا بغیر کسی معقول وجہ کے اخوت اسلامی

ف شتربانوں کا ذکر کرتے ہوئے لائق مصنف کو یورپ کے [illegible] کا خیال نہیں [illegible]
ہر وقت [illegible]

کو بالائے طاق رکھکر آپس مین دشمنی کا اظہار کرین۔ حالانکہ صرف دو میل کے
فاصلہ پر اطالوی کپتون کا ایک جنگی جہاز موجود تھا بس ایسے وقت مین پیغمبر اسلام
کے تمام سچے پیرؤون کو چاہیے کہ ذاتی اغراض کو ترک کرکے یکدل ہو جائین
وغیرہ وغیرہ اس مناسب حالات گفتگو کا عمدہ اثر فوراً ہی پیدا ہوا چنانچہ
ایک ہی منٹ مین ایک ہی بوتل مین سے یہ لوگ لیمنے پینے لگے اور دوستانہ
سلسلہ کلام شروع کردیا میرے خیال مین یہ عرب لوگ ایسے بچے ہین جو کبھی
بڑے ہوتے نہون اور نہ کچھ زیادہ پیارے ہی معلوم ہوسکتے ہون۔

طرابلس سے درحقیقت بیرونی دنیا بالکل ناواقف ہے۔ یوروپ
مین کسی شخص نے دیکھا تو کجا۔ رکڈالن۔ زوارہ۔ زاویہ۔ یا عزیلات۔
جیسے قصبون کا نام بھی نہین سنا ہے؟۔ یہ بالکل سچ ہے کہ حکامان طرابلس
نے سیاحون کے لیے دقتین پیدا کر رکھی تھین حتی کہ اگر کوئی شخص قسطنطنیہ سے
تذکرہ یا فرمان بھی اپنے ساتھ لائے تب بھی ایک غیر مسلم کے لیے اندرون ملک
مین دور تک پیشقدمی کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ تاخیر اور ممانعت کے معمولی
وجوہات گورنمنٹ کی جانب سے یہ بیان کیے جاتے تھے کہ بیابان مین سفر
کرنے کے لیے سواری کا اہتمام اور مذہبی مجنون عرب فرقون سے جو اندرون
ملک مین آباد ہین سیاح کو محفوظ رکھنے کی ذمہ واری کا بار اپنے سر لینا گورنمنٹ
پسند نہین کرتی تھی۔ لیکن علاوہ ان وجوہات کے جو ایک حد تک صحیح تھین
ایک دلی رکاوٹ دوسری قسم کی موجود تھی۔

حکامان طرابلس و قسطنطنیہ مدت سے اس دولت سے آگاہ تھے
جس کی موجودگی اندرون ملک مین بیان کیجاتی ہے اور جس مین فاسفورک
ایسڈ کا نمک بھی شامل ہے۔ گو ترکی عہدہ داران ذرایع آمدنی کو ترقی نہ دینا

چاہتے ہوں یا خود اس امر میں مجبور ہوں تاہم انھوں نے ارادہ کیا تھا کہ اندرون ملک کے اُن حالات سے کوئی اجنبی آگاہ نہونے پائے۔ اٹلی کے فرقۂ اشتراکیہ یا کم از کم ایسے اصحاب کی بڑی تعداد جنھوں نے مسلسل اس احمقانہ و غاصبانہ جنگ کی مخالفت کی ہے ہمیشہ یہ دریبان کیا ہے کہ اس جنگ کی ابتدا ارموقعہ پرستوں یا ساہوکاروں نے کی ہے جو فرضی الڈوراڈو کو ترکی طرابلس کے اندرون ملک میں دیکھنے کے خواہشمند تھے سینے ایک اطالوی سپاہی کو کھلے بندوں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے سُنا ہے کہ موجودہ جنگ کا مخرج مسئلہ مالیہ ہے نیز یہ کہ اطالوی "طرابلس قائم رہو" کے وطن پرستانہ شور و غوغا کے پس پردہ کمپنیوں کے مالکوں اور بینکوڈی کے روما کی خاموش حرص و ہوا اپنا کام برابر کر رہی تھی۔ ان بیانات کی اصلیت اس اصول سے ظاہر ہوتی ہے کہ تواریخ کی بنیا تکرار روایت پر قائم ہے میری رائے میں مالیہ اور جنگ پر ایک دلچسپ اور سبق آموز طغرا لکھا جانا چاہیے روپیہ کی حرص بڑے پیمانہ پر پہونچکر کسی خطرہ کی پروا نہیں کرتی۔ قزاق یا نقب زن کو دیکھئے کہ وہ اپنے اعضا کی قطع و برید و شکست و ریخت حتی کہ اپنی ہلاکت کا باعث خود آپ ہی ہوتا ہے اسی طرح نا عاقبت اندیش مہاجن اپنے ملک کی سپاہ سے ایک خطرناک مکروہ خدمت اپنی ذات کے لیے انجام دلواتا ہے چنانچہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ ڈاکو اور مہاجن میں کیا فرق ہے عورتوں اور مردوں کی خونریزی اُن کی آہ و بکا بیشمار تکالیف بیماری و تباہی کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کیا جاتا جبکہ بحصہ رسدی عام منافعہ کی اُمید جلد آسانی سے قائم کر لی گئی ہو۔ کیا خود انگلستان کو یہ تلخ تجربہ حاصل نہیں ہوا ہے؟

سلہ مدت ہوئی کہ اسپین کے متلاشیان زر نے زرخیز امریکہ کو یہ نام عنایت کیا تھا۔ ۱۲

بیس ہزار انگریزی سپاہ اور ہزار ہا بوڑھ عورتوں مردوں اور بچوں کی اموات میدان جنگ ہسپتالوں اور مرکزی کیمپوں میں واقع ہوئیں۔ کھیت اور مکانات تباہ کیے گئے قومی قرضہ بے حد بڑھ گیا کہ باوجود ہماری گورنمنٹ کی شاندار مصالحتانہ کارروائی کے ابھی تک موجود ہے لیکن یہ تمام آلام و مصائب ساہوکاروں کی نظر میں جنہوں نے یہ جنگ جاری کرائی تھی کیا وقعت رکھتے تھے۔ ہمنے اسوقت اس سفر واپسی میں ذرا سا اختلاف پیدا کر دیا تھا

چنانچہ رگذالن ایک جانب ہماری راہ سے علیحدہ بچ رہا تھا جس کی وجہ سے ہمیں اور زیادہ تجربہ ترکوں اور عربوں کی مختلف المزاجی کا حاصل ہوا مجھے اپنے تمام زمانہ سفر میں کبھی بھی کوئی ایسا ترک سپاہی نہیں ملا جسنے انعام کی خواہش یا اُمید ظاہر کی ہو خواہ اُسنے مجھے ایسی ہی مدد کیوں نہ دی ہو جو اُس کے فرائض سے بالکل باہر ہو لیکن وہ دو طرابلسی سپاہی جو ہمارے بدرقہ میں عزیزیہ سے زاویہ تک اور زاویہ سے عزیلات تک شریک تھے بدترقسم کے چور اور اوچکے تھے ہم اپنے ساتھ گھوڑوں کے لیے چاؤں کا دانہ لیتے آئے تھے جس کی ہمارے جانوروں کو سخت ضرورت تھی۔ اس بدقسمت گھوڑے کے سم جسپر میں سوار تھا ورم کر آئے تھے چنانچہ مینے اُس کے آرام کے خیال سے زوارہ تک سفر کا ۳/۴ حصہ پیدل طے کیا تھا لیکن مجھے بہت شبہ ہے کہ آیا اس تھکے ماندہ جانور کو منزل پر پہونچنے کے بعد مٹھی بھر دانہ دیا گیا ہو۔ گو دوسرے دن صبح خواب سے بیدار ہونے کے بعد چاروں کے راتب میں ایک دانہ بھی موجود نہ پایا گیا سب غائب تھا چنانچہ دریافت پر عرب سپاہی نے بیان کیا تھا کہ قیام گاہ پر پہونچکر سارا دانہ گھوڑوں کو کھلا دیا تھا تاہم مجھے یقین ہے کہ اس بدمعاش عرب نے

راتون رات فندق مین کسی اپنے ہی جیسے دوسرے بد وضع عرب کے ہاتھ سارا اثاث فروخت کردیا ہو گا۔ بینے اور گاز ٹوٹ نے اس شخص کی شکایت زاویہ مین محمد بے سے کی جس نے اُسے جلد ہی حراست مین لے لیا۔ نہ صرف میرا گھوڑا بُری حالت مین تھا بلکہ گاز ٹوٹ کے گھوڑے کی حالت بھی کچھ اچھی نہ تھی چنانچہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ بہت عرصہ بعد مستقبل زمانہ مین جب تو مونین عقلمندی ترقی کرے گی اور مہذب دنیا سے تلوار کی احمقانہ مداخلت کو ترک کردیا جاویگا تو اسوقت ماہرین علم اخلاق جب گذشتہ زمانہ کی وحشتناک حماقت اور بدی پر پُر افسوس نظر ڈالکر اپنے سلسلہ خیالات مین وہ مکروہ تکالیف بھی مناسب طور پر شامل کرین گے جو آج کل تقریباً ہر ایک جنگ مین بے زبان جانورون کو پہونچتی ہین۔ زمانہ حال کی فوجی پیشقدمی کے آثار سینکڑون مردہ اور قریب المرگ جانورون کی موجودگی سے ظاہر ہوتے ہین بلوم فونٹین کیجانب پیشقدمی کی اثنا مین جانورون اور آدمیون کو کمی خوراک کی وجہ سے یکسان تکلیف محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے مقابلہ مین ایسے جانورون کو جو عرب جیسی سنگدل قوم مین موجود ہون غیر ضروری بیرحمی و تشدد برداشت کرنا ہوتی ہے۔

چونکہ آسمان ابر کی وجہ سے تاریک ہو رہا تھا لہذا اسپنگ رائٹ نے دوسرے دن بھی زوارہ ہی مین مقیم رہنے کا ارادہ کیا میرے دوست اخبار نویس کی حالت جلد جلد رو بہ صحت ہوتی جارہی تھی لہذا مجھے پوری اُمید تھی کہ وہ اور اسکا وفادار ملازم ہین بنی گردان مین جا ملین گے۔ اور اس طرح مجھکو پھر اس کی ہمنشینی کا لطف حاصل ہو گا۔ لیکن سپنگ رائٹ بنی گردان اسوقت پہونچا جبکہ مین اس مقام سے روانہ ہو چکا تھا موجود

حالت مین صرف یہی اُمید کرسکتا تھا کہ یہ تعویق عود مرض کے باعث نہوئی ھوگی۔

گو صوبہ طرابلس کے ساحل سمندر پر شہر طرابلس کے مغربی جانب ہرایک قصبہ ریت کے ٹیلون مین گھرا ہوا ہے۔ لیکن عزیلات مین ان ٹیلون کی بہ نسبت اور مقامات کے زیادہ کثرت ہے جب مسافر اپنے طویل اور بے لطف سفر سے بالکل تھک جانے کے بعد بھی خود اور اپنی سواری کو ان ٹیلون کے عبور پر مجبور پاتا ہے تو اس کو بڑی پژمردگی طبیعت محسوس ہوتی ہے خصوصاً جبکہ ہوا چل رہی اور باریک ریت اُسکے چہرہ پر لگاتار برس رہی ہو ان ریتیلے ذرون سے آنکھ مین پڑجانے یا کوئی دوسری تکلیف پیدا ہوجانیکا احتمال رہتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۸ء اعتراتیم سے متوشر شدہ مسافر کی یہ حالت تھی کہ اگر ریت کا ایک ذرہ بھی منہ مین پہونچ جاتا تھا تو گلے مین ورم پیدا ہوجاتا تھا عزیلات مین ہمین اپنا قدیمی کمرہ قیام کے لیے ملا جس مین ہمنے کھانا کھانیکا اہتمام شروع ہی کیا تھا کہ ایک سپاہی بڑی کشتی اپنے ساتھ لیے ہوے وارد ہوا جس مین بُھنا ہوا گوشت انڈے اور چاول تھے ہمنے بلا دریافت کہ یہ کھانا کہان سے آیا تھا کھانا شروع کردیا۔ ابھی فراغت نپائی تھی کہ ایک اجنبی جرمنی کمرہ مین داخل ہوا اور ہمسے یہ اپنا تعارف پیدا کیا کہ وہ برلن کے ایک اخبار کا مصور نامہ نگار تھا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ دو گھنٹے پیشتر ایک ترکی اسٹاف افسر علی فہمی بے کے ساتھ عزیلات مین وارد ہوا تھا اور ایک عرب کو دو فرانک تھوڑا سا گوشت خرید لانے کے لیے دیئے تھے لیکن نہ تو عرب ہی واپس آیا اور نہ اُسکو گوشت ہی میسر ہوا تھا۔ اس شخص نے افسر کے باورچی خانہ سے تھوڑی سی ترکاری لی تھی لیکن پھر بھی جیسا کہ اُسنے بیان

کیا اُس کو اشتہا باقی تھی۔ اس صورت مین ہامن سوائے اسکے اور کوئی چارہ دکھائی نہین دیتا تھا کہ اُسے اپنی لذیذ اور گرم کھانے مین شریک کرین چنانچہ کسیقدر رُکھے سرد مہری سے اُسے مدعو کیا گیا ہمنے ابھی تک کچھ نہ کھایا تھا اور ہمارا کھانا چار بھوکے مسافرون کو بمشکل کفایت کر سکتا تھا تاہم مجبورًا اس ناخواندہ مہمان کی میزبانی کرنی پڑی کھانا کھانے کے بعد اُس نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا اور مجھے باصرار سگریٹ کا ایک پیکیٹ دینے لگا۔

ابتک جو نہایت خوش الحان انسانی آوازین ہمنے سُنی ہین اُن مین عربیات کے موذن کی آواز بھی شامل کرتا ہون جس نے مجھے طلوع آفتاب سے بیشتر جگا دیا تھا۔ روانگی سے قبل ہم علی فہمی بے سے ملے۔ صرف یہی عرب ایک ایسا طرابلسی افسر تھا جو ترکی اسٹاف مین شامل تھا اور صرف یہی ایک ایسا افسر تھا جو بد خلق اور بیمروت پایا گیا ہمنے علی فہمی بے سے زوارہ تک رہنمائی کے لیے ایک سپاہی طلب کیا لیکن اس شخص نے ہماری درخواست نفرت سے نہ صرف رد کردی بلکہ کراڈرینٹ کو بکوشش جتلا دیا کہ ہمارے لیے بدرقہ کی کوئی ضرورت نہین ہے گاز ٹوٹ نے گذشتہ رات ایک بدمعاش عرب سپاہی کو چار فرانک گھوڑون کا دانہ خریدنے کے لیے دیے تھے جس کے متعلق آج صبح معلوم ہوا کہ گھوڑون کو دانہ کھلائے بغیر یہ شخص روانہ ہو گیا ہے چنانچہ ہمنے علی فہمی کو اس کیفیت سے آگاہ کر دیا لیکن اسپر بھی اس بدبخت افسر نے عرب چور کا نام نوٹ بک بین نہین لکھا۔ جیسا کہ ایک ترکی افسر نے ایسی ہی چوری کی صورت مین کیا تھا بلکہ بظاہر گاز ٹوٹ کے دھوکا دئے جانے پر خوش معلوم ہوتا تھا۔ مختصر یہ کہ اس افسر کا برتاؤ قابل نفرت تھا اور اسکی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی تھی کہ وہ چڑچڑے پن کی حالت مین تھا اور افسر تو

کوشش کرکے دو مہینے پیشتر میدان جنگ میں پہونچ گئے تھے لیکن ان عرب صاحب نے حال ہی میں وروومسعود کی تکلیف گوارا فرمائی تھی اگر ترکی محکمہ جنگ نے بجائے اجنبی منتہی بے کے علی فہمی کو اسٹاف کا اعلی افسر مقرر کیا ہوتا تو اول الذکر بے مثل افسر کی عدم موجودگی میں کس طرح عثمانی اسٹاف غیرہ ون سے مختلف خدمات کی انجام وہی کا خواہشمند ہو سکتا تھا۔؟

اس ویسی افسر کے غیر مہذبانہ برتاؤ کے خلاف ہماری منصفانہ ناخوشی ایک نئی دریافت کے باعث کسیقدر کم ہوگئی اور وہ اس طرح کہ جب ہم روانگی کے لیے سوار ہو رہے تھے تو اسوقت ہمیں یہ معلوم ہوکر تعجب اور افسوس ہوا کہ گذشتہ رات ہمنے جو کھانا کھایا تھا اسکی قیمت ہم مصور نے اپنی جیب سے ادا کی تھی، اس بات کو بالکل فراموش کرکے کہ اُسکے دو فرانک کا کیا حشر ہوا تھا مصور مذکور نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے آپ کو اس کھانے میں شریک کیا جس کی قیمت وہ اپنی جیب سے ادا کر چکا تھا اور جب سگریٹ کا بکس میری نذر کرنے لگا تو میں قیاس کر رہا تھا کہ اس نذرانہ سے ہماری مہمان نوازی کا معاوضہ کیا جا رہا ہے چنانچہ اب روانگی کے وقت ان باتوں کا خیال کرکے ہم سب نے اُسے الوداع کہتے ہوئے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

اطالیوں نے زنزور کے قریب سلسلہ تار قطع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ہم اپنی روانگی کی اطلاع زوارہ ارسال نکر سکے جہاں مقیم ہونا تھا جب ہم زوارہ پہونچ گئے اور ہماری آمد کی اطلاع قابل تعریف بماشی موسٰی بے کو ہوئی اُس نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا بیچارہ حسن آفندی بیماری سے شفا پانے کے بعد اب پھر ہمیں وہی عود مرض کے باعث پیشتر سے زیادہ بیمار ہو گیا تھا اُس کے چہرہ سے مرض کی خوفناک ترقی کے آثار ظاہر تھے

اور تقاہت بہت بڑھ گئی تھی حسن آفندی کے ملازم ابراہیم نے جو یونانی
زبان مین ہم سے گفتگو کیا کرتا تھا ہمارے آرام و آسایش مین کسی قسم کی
فرو گذاشت نہ ہونے دی۔ یہان مجھے وہ نن گیشند افسر بھی ملا جسکا
بھائی چکاگو مین رہتا تھا اور جس سے مجھے روانگی میدان جنگ کے اثنا مین
واقفیت حاصل ہوئی تھی اس شخص سے میرا پولینڈ ی دوست بہت دیر
گفتگو کرتا رہا۔ گاز ٹوٹ بار بار میرا بھائی کہکر اس افسر کو مخاطب کرتا تھا
چنانچہ ان دو لفظون نے اسے گاز ٹوٹ کی مداحی مین بندہ بے دام بنا دیا
موسیو بے کی نشست کا کمرہ ہمین شب خوابی کے لیے دیا گیا یہ وہی کمرہ تھا
جس مین مینے میدان جنگ کو جاتے ہوے قیام کیا تھا لیکن موجودہ حالت
مین بہ نسبت گذشتہ ایام کے اس مین بہت کچھہ تبدل و تغیر واقع ہوا تھا
گو وہ بڑا سوراخ جو اندرونی جانب اطالوی گولے نے پیدا کر دیا تھا ابھی تک
موجود تھا لیکن گولہ باری کی اور دیگر تمام علامات مٹا دیگئی تھین۔ اور وہ
کمرہ جس مین مینے پہلی مرتبہ پھٹنے والی گولیون کے ٹکڑے جمع کئے تھے فی الحال
میزون۔ کرسیون۔ چٹائیون پردون وغیرہ وغیرہ سے آرام دہ طریقہ پر آراستہ
ہو رہا تھا۔ اس لائق افسر نے بہت انکساری سے اپنی کامیابی کا جو سیدی
سعید مین خشکی پر اترنے والی اطالوی فوج کے مقابلہ مین اسے حاصل ہوئی
تھی ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اس کی باقاعدہ سپاہ اور پر جوش عرب معاونین
بالکل تیار بیٹھے ہوے ہین اس لیے کہ اطالویون نے زوارہ مین فوج
اتارنے کی جو دھمکی دے رکھی ہے اور جسکا ذکر اطالوی اخبارات مدت سے
کر رہے ہین جلد عمل مین لائی جائے۔ ساحل سمندر کے اس حصہ کی جو
بر باشی کے زیر اثر ہے مسلح عرب اچھی طرح حفاظت کر رہے تھے یہ لوگ

دل سے چاہتے تھے کہ خشکی میں دشمن سے قریب ہو کر لڑنیکا موقع ہاتھ لگے کیونکہ اطالوی سپاہی اپنے جنگی جہازوں میں بالکل محفوظ ہونے میں زوارہ میں بقدر رقم یا گھوڑا یا خچر کی دستیابی ناممکن تھی بس ہمنے دو مجیدیہ پر ایک اونٹ کرایہ کیا تاکہ جب ہم پیدل چلتے چلتے تھک جائیں تو اسپر باری باری سے سوار ہوتے رہیں ۔ روانگی کے وقت ابراہیم نے درخت سے ایک لکڑی پیر سے پیے کاٹ لایا تاکہ اونٹ کے ہانکنے میں اس سے مدد ملے ۔ زوارہ سے روانہ ہوتے وقت ہمارا پختہ ارادہ تھا کہ رات شوشہ میں گذاری جائے لیکن یہ سفر بہت طویل تھا اور علاوہ ازیں ایک واقعہ نے جس کا ذکر آگے کیا جائیگا ہمیں فرانسیسی سرحد پر پہونچنے سے باز رکھا ۔ جب ہم قلعہ بوقماش کی خوبصورت دیواروں کی جانب بڑھے چلے جارہے تھے تو ایک توپ چلنے کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد گولہ پھٹنے کا دھماکا ہوا یہ آواز سنکر ہمنے سمندر کی جانب نظر دوڑائی چنانچہ ہمیں دو جنگی جہاز دکھائی دیئے جو چٹانوں کی قطار کے بیرونی جانب لنگرانداز اور کہنہ بلاک ہوس پر تیزی سے گولہ باری کررہے تھے ۔
ان دونوں جہازوں سے جو توپیں اسوقت چل رہی تھیں وہ بظاہر مختلف پیمانہ کی معلوم ہوتی تھیں پھٹنے والے گولے توپ کی نال سے نکل کے ہوا میں سائیں سائیں کرتے ہوئے ریت پر پہونچتے تھے جہاں ان کے پھٹنے سے انسان کو دہلا دینے والا شور پیدا ہوتا تھا ۔ اس دوسری مرتبہ کی گولہ باری بھی کچھ اسقدر بے اثر ثابت ہوا کہ اسپر اعتبار کرنا ایک مشکل امر ہے [illegible] پھینک کر گرے لیکن اس ساری گولہ باری سے قلعہ کی [illegible] بھی نہیں آئی ۔ شام کے وقت ہمنے دو مقام

بھی دیکھا جہاں ۶۔انچہ قطر کا ایک گولہ پھٹا تھا۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ گران قیمت
گولہ باریاں اطالوی ٹیکس دہندہ کی خوب خبریں گی چنانچہ اگر ہم اوسط
قیمت سے اس گولہ باری کے صرفہ کا اندازہ کریں تو ہمیں کم از کم یہ معلوم ہوگا
کہ دو سو پونڈ کے گولے اس جگہ برباد کیے گئے ہیں اس موقعہ پر اطالوی توپچیوں کی
قادراندازی کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس بوقماش کے سفید رنگ
والے قلعہ پر جو بلندی پر واقع ہونے کے علاوہ توپوں کی پوری زد اور جہازوں سے
خوب صاف نظر آتا تھا آدھ گھنٹے متواتر گولہ باری کی گئی لیکن ایک گولہ بھی
قلعہ کی کسی دیوار سے نہیں ٹکرایا۔ بوقماش یا زوارہ میں جو کچھ مینے اپنی آنکھوں سے
دیکھا ہے یا جو بیانات مینے ایسے غیر جانب دار شاہدوں سے سنے ہیں جو
ایام جنگ میں شہر طرابلس میں موجود تھے اُن کی بنا پر میں صرف یہی کہہ سکتا
ہوں کہ اطالوی توپخانہ کی نشانہ بازی اسدرجہ غلط اور بے نتیجہ ہے کہ اسکو
دیکھکر افسوس ہوتا ہے اور اس طرح ہر شخص خیال کرسکتا ہے کہ یہ لوگ سپاہیے
جہازوں میں بھی ایسے ہی نالائق ثابت ہوچکے ہیں جیسے کہ اپنی خندقوں میں۔

پانچ بجے شام کے جب تاریکی پھیلنی شروع ہوگئی تھی گولہ باری بند
کردی گئی لیکن جہازوں کی روشنی سے اُنکی موجودگی کا پتہ چلتا تھا۔ اسوقت
قلعہ کی جانب ہم زیادہ احتیاط سے بڑہ رہے تھے کیونکہ ممکن تھا کہ اس میں چند
آدمی موجود ہوں اور وہ ہمیں رات کی تاریکی میں اطالوی سمجھکر کوئی ایسی حرکت
نہ کر بیٹھیں جسکا نتیجہ ہمارے لیے ضرر رساں ثابت ہو۔ بی نے جسے جنوبی افریقہ
میں خدمت جاسوسی کی انجام دہی کا تجربہ حاصل تھا ہمسے آگے روانہ ہوکر
یہ دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ قلعہ میں آیا ترکوں یا عربوں کی موجودگی کی کوئی
علامت پائی بھی جاتی ہے یا نہیں۔ مینے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ مجھے

یہ معلوم نہیں تھا کہ لفظ جاسوسی جنوبی افریقہ میں کن معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے بہر حال بی نے اس موقعہ پر جاسوسی کی خدمت جس طرح انجام دی اگر اُسے معیار قابلیت بنایا جاوے تو میری رائے میں جنوبی افریقہ میں جاسوسی کی خدمت ایک سخت ناعاقبت اندیشانہ کارروائی ہو سکتی ہے سینے مروجہ قواعد کا خیال کرتے ہوئے یقین کیا تھا کہ بی کسی بلندی پر چھپکر قلعہ سے تخمیناً دو فرلانگ فصل رکھتی ہو دوربین کے ذریعہ اسکی حالت کا اندازہ کر کے ہمیں سیٹی بجا کر اصلی حالت سے مطلع کریگا لیکن ان حضرت نے ایک عجیب جدت اختیار کی جسکا ذکر آگے کیا جائیگا۔ الغرض بی ہمارے آگے آگے اور ہم بی سے دو سو قدم پیچھے چلتے رہے۔ تاریکی برابر بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اسی اثنا میں ہمیں یکایک سامنے سے بہت سے آدمیوں کی آوازیں بلند ہوتی سنائی دیں جن میں بی کی سیٹی بھی سنائی دی گارڈ ٹوٹ۔ میں۔ اور میرے ٹیونسی ہمراہی فوراً لپک کر بی کے پاس پہونچے جو بڑی خطرناک حالت میں پایا گیا۔ اُسنے بظاہر تفہیم کر لیا تھا کہ موقعہ جا پہنچتے یا اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے بغیر بلاک ہاؤس کی دیواروں تک سیدھا بڑھا چلا جائے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ اسقدر خوفناک پیدا ہوتا کہ جسکا افسوس ناقابل تلافی ہوتا اندرون بوقماش میں ایک ترکی سارجنٹ اور تقریباً بیس عرب مسکن گزیں تھے یہ عرب بی کو دیواروں کے قریب آتا دیکھکر فوراً ہی قلعہ سے باہر نکل پڑے اور اُسکو گھیر کر چاقوؤں سے مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن ترکی سارجنٹ نے اسموقعہ پر دخل دیکر بی کی جان بچالی۔ اسوقت یہ عرب تازہ ترین گولہ باری کے باعث غصہ میں بھرے ہوئے تھے اور ایک یوروپین کو دوسرے یوروپین سے بالکل شناخت نکر سکتے تھے۔ بی عربی کا ایک لفظ بھی نہ بول سکتا تھا علاوہ ازیں

حال ہی مین اطالیون کے بیدی سیعد مین خشکی پر اُترنے سے بیر ریتیلے ٹیلون کے
محافظ عرب اور بھی چوکنے ہو گئے تھے منظر برین بی سخت خطرناک حالت مین
مبتلا ہوگیا تھا لیکن ہمنے جلد ہی موقعہ پر پہونچکر اس کی صفائی پیش کر دی
وہ ترکی سارجنٹ جس نے عین موقعہ پر پہونچکر اپنی مداخلت سے بی کی جان
بچائی تھی ایک بہت خوبصورت خوش خلق و خوش لباس شخص صاف
مختصر اسفید کالر لگائے موجود تھا یہ شخص عربون پر اس طرح حکومت کرتا تھا
جیسے کہ کوئی حکمران باپ اپنے بچون پر۔ بی کے متعلق عربون کی رائے کا یہ
خلاصہ کہ اس کی کارروائی بالکل احمقانہ لیکن دلاورانہ تھی بالکل صحیح تھا
ہمنے اس اظہار حماقت پر بی کو بہت کچھ لعن و طعن کی اور اُسے جتلایا کہ
اسکی حماقت کا کسقدر خطرناک نتیجہ پیدا ہونیوالا تھا بہتر یہ کہ آئندہ مین کبھی
اس کی جنوبی افریقہ والی جاسوسی کو ہرگز دیکھنا پسند نہ کرونگا۔ بی مین باوجود
بہت سی خوبیون کے بعض قابل گرفت باتین بھی موجود تھین اس شخص نے
سوائے جنوبی افریقہ کے دنیا مین اور کچھہ نہ دیکھا تھا چنانچہ عام معلومات
خصوصاً عربون کے متعلق اس کی جہالت بیہودگی کی حد تک پہونچی ہوئی تھی
وہ ایسے آدمیون مین جو انگلستان کے باشندے ہون اور اُن باشندون
مین جو گوری آبادی سے تعلق نہ رکھتے ہون کوئی خاص امتیاز نکر سکتا تھا
ظاہرا اُسے قدرتی طور پر یہ دعوی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف دوسرون کے
آرام کا خیال نہ رکھنے مین حق بجانب ہے بلکہ اُسے اُن عربون کو جسمانی سزا
دینے کا حق بھی حاصل ہے جو اسکے تعمیل ارشاد مین سستی کرین۔ یا اُسکی
خواہش کو نہ سمجھہ سکین سے ہمنے اُسے جتا دیا تھا کہ ایک نہ تہذیب مجنون عربیا
اور ایک شایستہ ہاٹن ٹاٹ مین بڑا فرق ہے بہتر یہ کہ اپنے غلام کو اپنے ہاتھ

زدوکوب کرنا ایک ایسا اصول ہے جو طرابلس مین ناقابل عمل ورآمد ہے چنانچہ
مینے ممانعت کردی تھی کہ وہ یا کوئی دوسرا شخص میرے ملازمون کو نہ مارے پیٹے
لیکن باوجود اس تمام آگاہی کے اسکی خود پسندی وجہ بلست نے اس موقعہ
پر اس کی جان لے ہی لی ہوتی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ۳۱ر دسمبر کے بعد
بی کا زندہ رہنا ایک قسم کی کرامت ہے۔

ہمارے قلعہ مین داخل ہونے کے بعد سارجنٹ اور اُسکے رفقا نے
اطالویون کی بے سود گولہ باری پر فرمایشی قہقہے لگائے چونکہ اسوقت
چاند نکل آیا تھا مینے اس کی روشنی مین تھوڑی سی پہل قدمی اُن گولون
کے پھٹنے کے نشانات دیکھنے کی غرض سے کی جنھین مین ایک میل سے
چلتے ہوئے دیکھ چکا تھا ایک تین سو گز کے دائرہ مین ادہر اودہر گولون
کے گرنے اور پھٹ جانے کے آثار موجود تھے لیکن عملی طور پر کہا جاسکتا
ہے کہ یو تماش کی دوبارہ گولہ باری بغیر کسی نقصان کے ایک ٹھیٹر مین دکھلائی
جاسکتی ہے۔ ۴ر جنوری کے اخبار پاٹن مین اسواقعہ کی جو کیفیت شایع
ہوئی ہے وہ اطالوی نامہ نگاران جنگ کی دروغ بیانیون کا ایک نمونہ
ہے جسکو یہ لوگ یوروپ ارسال کیا کرتے ہین چنانچہ یہ تحریر بھی حسب معمول
غلطیون سے پُر ہے وہ کثیر التعداد مسلح جنگجو جنکا اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا
گیا ہے صرف ایک سارجنٹ اور بیس عرب تھے اور بجائے راہ گریز اختیار
کرنے کے جیسا کہ نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے یہ مختصر جماعت چار دیواری
مین بیٹھی قہقہے لگاتی اور خوب غپ شپ کرتی رہی مگر جہازون کے
نالایق توپچی ان عربون کے پاس پاس گولے پھینک رہے تھے لیکن
یہ لوگ ابتدا گولہ باری سے اخیر تک اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہین

ہٹے۔ علاوہ ازین اس تحریر مین جن بعض سوارون کا ذکر کیا گیا ہے اس کی بنا
غالباً ہمارے ہی اوپر رکھی گئی ہے کیونکہ مینے اور بی اور کاڈوٹ سے متعہ مین
ملازمون اور دو شتربانون کے قلعہ مین صرف آدہ گھنٹے سستانے کے بعد
چاندنی رات مین سرحد کی جانب سفر شروع کردیا تھا چنانچہ غالباً ہماری اسی
حالت کو شکست فاش کھا کر راہ فرار اختیار کرنا بیان کیا ہے لیکن مین ناظرین
کو یقین دلاتا ہون کہ ہماری راہ فرار زیادہ سست رفتار تھی۔

قلعہ بو تماش مین ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد ہم چاندنی رات مین پھر اپنے
پُر تکلیف سفر پر روانہ ہوئے چاند مین اونٹ کے راستہ کا نشان اچھی طرح دیکھائی
دیتا تھا چنانچہ ہم گم شدگی راہ سے بیخوف ہو کر چلتے رہے دونون جنگی جہازون کی
روشنی چٹانون کی لانبی قطار پر پہیلی ہوئی ہمین برابر دکھائی دے رہی تھی۔ ہم اس حالت
مین ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرتے رہے صبح کے آٹھ بجے روانہ ہو کر رات کے ۹ بجے
تک سفر کرنا خالی از تکلیف نہ تھا گو اس عرصہ مین ہم باری باری ایک اونٹ
پر جس کی سواری بجائے خود پریشان کن تھی سوار ہوتے رہے تاہم باوجود
صعوبت سفر مین چاہتا تھا کہ ابھی اور آگے بڑھکر قیام کیا جائے لیکن بی نے
اپنی گھائل ایڑی جس مین ریت کی رگڑ سے تکلیف پیدا ہوگئی تھی معذرت مین
پیش کی اور گاڈوٹ نے آبادی مین مقیم ہونا بدینوجہ ناپسند کیا کہ وہ عربونکی
دہوکہ بازی سے دق ہو رہا تھا۔ پس بیابان مین ہمنے رات کے نو بجے شب
باشی کا تہیہ کر کے پانچ منٹ مین خیمہ استادہ کر لیا جس مین اگرچہ صرف ایک
شخص بآرام و آسایش سو سکتا تہا لیکن اسوقت بحالت مجبوری ہم تین
آدمیون نے اس چھوٹے سے ڈربے مین بند ہونا منظور کیا۔ ہمارے عرب
ہمراہی خیمہ کے پہلوؤن یا اونٹون کے نزدیک اپنے لبادون مین گٹھریان

بنکر پڑ گئے۔ ان لوگوں کو بوقماش سے ہماری روانگی ایک آنکھہ نہین بہائی
کیونکہ قلعہ مین سردی سے محفوظ ہو کر، اپنے بھائی بندون سے
بوقماش کی تازہ ترین گولہ باری کے متعلق عنپ شپ کا بہت اچھا موقع
ملسکتا تھا۔ غالباً یہ لوگ اپنے دل مین خیال کرتے ہون گے کہ ہم یورپین
کسقدر بیوقوف تھے کہ طلوع آفتاب کی سخت سردی اور رات کی کثرت
شبنم کو ایک محفوظ عمارت مین شب باشی پر ترجیح دی۔ مینے اسوقت
اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اُن نئے نئے تجربون کا خیال کیا جو مجھے ۱۹۱۱ء
مین دستیاب ہوے سکتے بڑے دن کی شام ایک غیر آباد حرم مین اور
اس کی رات ایک خالی مقبرہ مین گذاری تھی فی الحال نئے سال کی رات
ایک چھوٹے سے ڈیرے مین گذارنے کے لیے آمادہ تھے جو وسط بیابان مین
جنگلی درختون کے درمیان استادہ کیا تھا جسمانی تھکن کے باعث نیند
کا مجھپر اسقدر زیادہ غلبہ ہوا کہ ختم سال پر حسرت آمیز نظر ڈالنے کی مہلت
نہین ملسکی لیکن بی سے طعام شب اور ناچ کا ذکر کیے بغیر نہین رہا گیا چنانچہ
اُس نے اس سلسلہ بیان مین یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ آئندہ سال کے لیے
ان تفریحون مین اپنی شرکت کا وعدہ کیا تہا۔ وعدۂ شرکت کے متعلق مین
یہ خیال کرتے ہوئے سو گیا کہ بی صرف اپنی خوش طالعی سے اسوقت
زندہ ہے ورنہ اسکا سر تن سے جدا اور جسم قلعہ بوقماش کی دیوارون کے
باہر موجود پایا جاتا۔

میری سمجھہ مین نہین آتا کہ لوگ کیون ختم سال کو اظہار مسرت کا خاص
موقعہ قرار دیتے ہین۔ سر کانن ڈائل اپنے ناول مین ایک نئے شادی شدہ
جوڑے کا ایک خاص مقبرہ پر پہونچنا اور وہان ایک عورت کے مجسمہ

پر جو کسی زمانہ مین خوبصورت تھی خاوند کا نظر ڈالنا اور پھر فوراً ہی اپنی محبوبہ بیوی کو نظر پھیر کر دیکھنا اور اس تمام خطرہ کو پوری طرح محسوس کر لینا جو انسانی زندگی سے وابستہ ہے ایسی خوبی سے بیان کیا ہے کہ مین اس کی تطبیق اُن لی جذبات سے کئے بغیر نہین رہ سکتا جو ہر ایک شخص کے دل مین خواہ وہ کیسا ہی سنگدل کیون نہو ختم سال پر الخاظ عمر و نیز دیگر عبرت آمیز دہائی سے پیدا ہوتے ہین۔ لیکن بیابان مین تھکان کے باعث عالم تخیل مین غوطہ خوری کا بہت کم موقعہ ملا ہم سب جلد ہی سوگئے۔ اور صبح ہی طلوع آفتاب سے پیشتر بیدار ہو کر کڑاکتی ہوئی سردی مین ایک دوسرے کو سال نو کی مُبارکباد دی اطالوی جہاز ابھی تک ہماری نظر کے سامنے موجود تھے چنانچہ کاز ٹوٹ نے مجھے رائے دی کہ اگر یہ جہاز ہماری جانب نشانہ بازی شروع کرین تو مین وہ چھوٹا سا کپڑا جس پہ یونین جیک کی علامت بنی ہوئی تھی اور جس مین میرا اسٹیفر پستول لپٹا ہوا تھا کھجور کی اس لکڑی کے سرے پہ باندھکر جو میرے ہاتھ مین موجود تھی بلند کرون مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ خود اطالیون کی قادر اندازی ہمارے لیے محافظت کا کام دیگی البتہ مجھے صرف اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر وہ ہمپر آگ برسانے لگین تو کہین قلعہ بو قماش کو کوئی نقصان نہ پہونچے ہماری یہ آخری منزل بہ نسبت اور منازل کے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور طویل تھی۔ گو ساحل سمندر والی تمام دوسری منزلون مین ہنسی خوشی طے کر چکا تھا تاہم یہ ناممکن تھا کہ زندہ دلی اور خوش طبعی اس منزل کے اختتامی حصہ مین بھی قائم رکھی جا سکتی ہم گیارہ بجے کے قریب سرحد پار پہونچ گئے اور تقریباً ایک بجے شوشہ مین ایک دفعہ اور اپنے دوستون کے

درمیان شامل ہوئے یہان عرب عمال مین سے ایک شخص مجھے پریشان کرتا
رہا کیونکہ مین بی کے متعلق اس شخص کو کوئی بات بتانا نہین چاہتا تھا آخرکار
ہمنے بہی غروان سے بذریعہ تار آگے بڑہنے کی اجازت حاصل کرلی - اور
اُس کے ساتھ ہی سگریٹ وچا اور اِدہر ادہر کی غپ شپ سے
سکون وآرام پاکر ایک بار اور سفر شروع کیا - یہان تک توسب کچھ
ٹھیک ٹھاک تھا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہمارے لیے دوسری دقتون کی
ابتدا ہوئی - یعنی اول تو ہمپر تیز وتند ہوا کا حملہ ہوا اور بعدازان موسلہ دہار بارش
شروع ہوگئی عرب لوگ گو اپنے جانورون کی آڑھ مین چھپتے رہے لیکن ایک
لمحہ ہی مین پانی مین غرق ہوگئے - بی کی پرانی برساتی ایسی سخت بارش مین
کام دینے کے لائق نہ تھی چنانچہ یہ بیچارہ بھی پانی مین تربتر ہوگیا گارڈوٹ
نے بارش سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اُس نے اپنا بڑا برساتی کوٹ مجھے
پہننے کے لیے دیدیا چنانچہ ساری پارٹی مین اکیلا مین ہی بارش سے محفوظ
رہ سکا اور وہ اسوجہ سے کہ مین علاوہ گارڈوٹ کے کوٹ کے اپنی برساتی
بھی پہن رہا تھا خوش قسمتی سے عین اُسیوقت جبکہ بارش زور سے ہو رہی
تھی اونٹ پر میری سواری کی باری آپہونچی - عرب لوگ تو ہمیشہ کثرت باران مین
بری طرح پریشان ہوجاتے ہین - لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت ہم مین سے
کوئی خوش نہ تھا - کثرت بارش نے ہمارے راستہ مین جابجا پانی بھردیا چنانچہ
اونٹ نے جو بلی کی طرح پانی سے نفرت کرتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنا
شروع کیا - قیاس چاہتا ہے کہ اونٹ کے پاؤن زیادہ دیر تک پانی مین
بھیگے رہنے سے پھٹ جاتے ہون گے اور اسی باعث اسے پانی مین چلنے
سے تکلیف ہوتی ہوگی بہرحال اگر ایسی حالت مین اس عجیب مخلوق کا

پاؤن رپٹ جاے تو اُس کے وزنی بوجھ یا مسافر کو زیادہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

آخر کار بستی غردان کی بلندیان دکھائی دینی شروع ہوئین۔ ہمنے سفر واپسی کی اس منزل مین جو حد درجہ پریشان کن ثابت ہوئی تھی اپنے دلکو اس خیال سے تسکین دی کہ عنقریب سونے کے لیے عمدہ بستر معہ چادر اور کھانے کے لیے لذیذ کھانا معہ شراب دستیاب ہوگا لیکن ہمارے قیاس کا پہلا جز غلط ثابت ہوا کیونکہ اس عجیب عمارت مین پہونچنے پر جو براہ تکلف ہوٹل کھلائی جاتی ہے ہمین یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ کوئی بستر کثرت مسافرون کی دستبرد سے محفوظ رہکر اسوقت ہمارے لیے ممکن الحصول نہ تھا۔ غذا کے مقابلہ مین ہمین بسترون کی کچھہ زیادہ خواہش نہ تھی چنانچہ ہم بلا تامل کھانے کی جانب رجوع ہوے۔ ہمنے ہفتون ٹین مین بند کیا ہوا باسی گوشت کہایا تھا اور گندلا پانی جوش دیکر پیا تھا علاوہ ازین اور بیسیون چھوٹی بڑی تکالیف جنکا تعلق انسانی زندگی سے جدا نہین ہوسکتا تھا برداشت کی تہین لیکن صعوبات اب ختم ہوچکی تہین اسوقت میری نظر کے سامنے میز کرسیان۔ ناپکین۔ انڈے۔ شراب۔ بھنا ہوا مرغ بشوربہ وغیرہ وغیرہ۔ مشروبات وماکولات ایسے آرام دہ طریقہ پر سجے سجاے موجود تھے کہ میرا دل خوشی سے بے قابو ہوگیا۔ ضروریات زندگی کے متعلق ایسی چھوٹی چھوٹی خوشیان جتنی کہ اسوقت مین محسوس کررہا تھا ارسطو کے اصول کے مطابق اس دائرہ مین آسکتی ہین جو اس حکیم نے محسوس کی ہوئی خواہش کے برآنے کے متعلق قائم کیا ہے اور اس قسم کی مسترتین فی الحقیقت بالکل سچی ہوا کرتی ہین خصوصًا ایسی حالت مین جبکہ ایک مدت

"تکلیف مین گذاری ہوبینے کارلٹن سولے یا رٹنر کے ہوٹلون مین جو کھانے کھائے ہین وہ ہرگز اسقدر مرغوب الطبع نہین تھے جیسا اسوقت سینے بنی عردان مین کھایا وہ کھانا جو مجکورات کے وقت عدن مین سقوطرہ سے بحرہ ہند کو ایک دیسی کشتی مین عبور کرنے کے بعد دستیاب ہوا تھا۔

چونکہ بی یا گاز لوٹ کے پاس کوئی ذریعہ کپڑے بدلنے یا انھین خشک کرنیکا موجود نہ تھا لہذا انھون نے بھیگے کپڑے پہنے ہوئے تناول کیا یہ ایک پرخطر عمل تھا جسکا نتیجہ علی الصباح ظاہر ہوا۔ ہم سب کی ٹری خوش قسمتی تھی بنی سلامہ کے وہ ملنسار ٹیونسی جو سفاکس کا باشندہ اور عزبریہ مین فوجی شفاخانہ کے ملازمون کو زخمیون کے میدان جنگ سے اٹھالانے وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا اسوقت خلاف امید ہوٹل مین وارد ہوا چنانچہ ہمنے اسے اپنے ساتھ کھانے مین شریک کیا۔ بعد فراغت طعام بنی سلامہ ہمارے لیے مکان تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا اور تھوڑی دیر بعد ہی واپس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ وہ اپنی جستجو مین کامیاب ہوگیا ہم اس مہربانی کی تہ دل سے قدر کرتے ہوے اس کے ساتھ نئی فرودگاہ پہونچے جہان ہمین رات گذارنی تھی۔ بی نے یہان پہونچکر آخری مرتبہ اپنی انگیٹھی دہکائی اور گاز لوٹ کے شریک حال ہوکر باہمی مدد سے جہانتک ہوسکا اپنے کپڑے سکھائے لیکن اسپر بھی آخر کار مجبوراً یہی کپڑے پہنے ہوے کمبل کوٹ برساتیان غرض جو کچھ اُن کے ہاتھ لگا اُسے اوڑھکر زمین پر ہی پڑرہے۔ لیکن کچھ دیر بعد دونون کو جاڑے اور بخار نے آدبایا چنانچہ رات بھر انھین بہت کم نیند آئی مینے بطور حفظ ماتقدم دونون کو دس دس گرین کونین کھلادی تھی۔ اس سے گو بخار نہ رک سکا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ وہ ہوپ

نکل آنے پر بیچارے مریضوں کا اعصابی درد اور بخار ہیں سورج کی رفتار
کے ساتھ ساتھ بتدریج تخفیف ہونے لگی ہینے خدا کا شکرادا کیا کہ
میرے دونوں رفیق گٹھیا یا کسی اور سخت مرض ہیں مبتلا ہونے سے
محفوظ رہے۔

بنی غردان ہیں ہمارے قیام کی پہلی رات بہ نسبت ترکی کیمپ یا طرابلس
ہیں عام قیام کے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوئی میرے پاس ایک سفری
بستر اور سونے کے لیے ایک بکس موجود تھا پس مجھے تو آرام ملا لیکن میرے
رفقا نے بڑی تکلیف اٹھائی چنانچہ ہمنے دوسرے دن لفٹننٹ ڈیسی
واکس سے جو ضلع بنی غردان کا فوجی کمانڈنٹ ہے ملاقات کرکے درخواست
کی کہ ہمیں جلد زریس روانہ ہوجانے کی اجازت دیجائے۔ لیکن اس
مہربان افسر نے جس سے مجھے روانگی طرابلس کے ایام ہیں تعارف
حاصل ہوچکا تھا جواباً کہا کہ زریس پہونچکر جہاز پر سوار ہونا ہمارے لیے
تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس قصبہ ہیں ہیضہ پھوٹ نکلنے کے باعث
فوج کے ذریعہ سے لوگوں کی آمد و رفت بند کردی گئی تھی اس مایوس کن جواب
کے ساتھ افسر موصوف نے براہ عنایت یہ بھی کہا کہ اگر ہم دو دن بنی غردان
ہیں اور قیام کرکے براہ لبس بی بنس روانہ ہوجائیں تو اس صورت ہیں
وہ بڑی خوشی سے ایک کمرہ ہمارے قیام کے لیے دیگا۔ ہمنے اس تجویز
کو جو سراسر مہربانی پر مبنی تھی سچی شکرگذاری سے منظور کیا۔ زمانہ آئندہ
ہیں جب کبھی ہیں اس جنگ ہیں اپنی آوارہ گردی کا خیال اسی اطمینان
کے ساتھ کرونگا جو ایک منزل رسیدہ اونٹ کو جگالی کیوقت میسر
ہوتا ہے تو مجھ کو لازمی طور پر ترکی اور فرانسیسی افسروں اور سپاہیوں کی

یکسان عمدہ رفاقت اور پیغمبرانہ خوش اخلاقی بار بار یاد آیا کرے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس نے اہل دنیا سے تنگ آ کر ان کی نسبت بہت بری رائے قائم کر رکھی ہو مین مشورہ دونگا کہ وہ میرے نقش قدم پر چلے۔ مجھے دعوی ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے سخت ترین نفرت کرنیوالا بھی اس گرمجوشی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا جس کا ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ قصہ مختصر ہمنے بنی غردان مین اپنے قیام کو طول دینا منظور کیا ہمارے عنایت فرما فرانسیسی افسر نے قیام کے لیے کمرہ دینے کے علاوہ ہمسے باصرار درخواست کی ہم لوگ فرانسیسی افسرون کے ساتھ جو تعداد مین صرف تین تھے کھانا کھایا کرین ان تین افسرون مین ایک صاحب تو ڈیسی واکس تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دوسرے صاحب دومانشیر ڈی کرائیکس اور مانشیر لی کامٹی ڈی بلانس تھے۔ بنی غردان جیسے سرحد کے دور افتادہ مقام مین یہ افسر بظاہر وطن سے علیحدگی کا زیادہ خیال نکرتے تھے بلکہ خوش طبعی سے اپنے فرائض کے انجام دینے مین مصروف اور کبھی کبھی تفریح طبع کی خاطر غزالہ یا تیتر بٹیر کا شکار کیا کرتے تھے ابتدار جنگ سے بنی غردان کی رونق اور چہل پہل بہت ترقی کر گئی ہے کیونکہ صوبہ طرابلس مین داخل ہونے کے جو دو باب ہین ان مین ایک بنی غردان بھی ہے۔ چونکہ یہان صرف ایک ہوٹل ہی قائم ہے لہذا آج کل مسافرون کی کثرت کے باعث ایک ہفتہ مین اسقدر کام کرنا پڑتا ہے جتنا کہ پہلے کبھی دو ماہ مین میسر ہوتا ہوگا سامان خوراک بمقدار کثیر اس چھوٹے سے قصبہ سے گذرتا ہوا مشرق کی جانب لیجایا جاتا تھا لہذا رسد رسانی کا مسئلہ فرانسیسی حکام کی پریشان اور تکلیف کا

باعث ہو رہا تھا۔ ان افسرون نے خوراک و دیگر ضروریات زندگی کے سرحد پر سے گذرنے کے متعلق بعض اوقات عجیب بے ڈھنگے طریقہ سے کام لیا ہے تمثیلاً عرض کرتا ہون کہ جب مین سفر واپسی کے اثنا مین یوتماش سے روانہ ہو چکا تھا تو بارش کی آمد سے تھوڑی ہی دیر پیشتر مینے ایک بہت بڑا کاروان غلہ سے لدا ہوا پہاڑی پر پہونچکر دیکھا جو باضابطہ سرحد کا کام دیتی ہے۔ اس کاروان مین بارہ سو چالیس اونٹ موجود تھے۔ اس سے زیادہ بڑا کاروان مینے کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ آئندہ دیکھنے کی کوئی اُمید ہی ہے غردان مین اس کاروان کو دو ہفتہ سے زیادہ روک دیا گیا اور پھر دفعتاً روانگی معہ بار غلہ کے جو تخمیناً ڈیڑھ سو ٹن تھا طرابلس کی اجازت دیدی گئی مین نہین چاہتا کہ اس نازک مسئلہ پر کوئی طولانی بحث کرون ہان البتہ یہ ضرور عرض کرونگا کہ قانون اسباب ممنوعہ جنگ جسے مدت سے عمل و رواج نے قائم کر رکھا ہے بہت سہل و آسان ہے مثلاً سامان خوراک کا جنگجویون کے نام بھیجا جانا ممنوع ہے لیکن اگر اشیا خوردونوش کسی ملک مین بحالت جنگ ایسے سوداگرون کے نام بھیجی جائین جنسے عام آبادی کو ایسی اشیا کی دستیابی کا موقعہ ملے تو اس صورت مین قانون سامان ممنوعہ جنگ کی کوئی خلاف ورزی نہین ہوسکتی۔ گو مین یہ بیان کرنے کے لیے تیار نہین ہون کہ ہمین راستہ مین غلہ کے جو کاروان ملے تھے ان کی اصلی منزل مقصود کون جگہ تھی تاہم یہ ظاہر ہے کہ صوبہ طرابلس مین ہر وقت لکھوکھا غیر جنگجو موجود رہتے ہین موجودہ حالت مین تمام عرب جنگ نہین کر رہے ہین بلکہ بہت کم علاوہ ازین عورتون بچون اور بوڑھون کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی موجود ہے جو محض بدینوجہ فاقہ کشی کے لیے چھوڑی نہین جا سکتی

ایک غیر قوم نے ان کو تمام رسد سے محروم کر رکھا ہے جو سمندر سے بہونچائی جا سکتی ہے صوبہ ٹیونس سے شہر طرابلس کو ایسے جہازات روانہ ہو رہے ہین جن مین گوسفند یا گوشت کی ایک معقول تعداد یا مقدار بھیجی جاتی ہے۔ کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بھی قیاس کر سکتا ہے کہ یہ سامان خوراک شہر طرابلس مین صرف ان لوگون کے لیے مخصوص کر دیا جائیگا جو غیر جنگجو ہین ؟ ۔ بظاہر کوئی معقول شکایت اندرون ملک مین غلہ نہ بھیجے جانے کے متعلق اٹلی کو اسوقت تک پیدا نہین ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی محصور فوجون کے لیے طرابلسی قصبات مین غیر ممالک کے بندرگاہون سے اسباب منگوا رہی ہے۔

اونٹون کا وہ بڑا کاروان جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایسے وقت بنی غردان سے روانہ ہوا تھا کہ اپنے سفر کا وہ حصہ جو اطالوی توپون کی زد مین تھا تاریکی شب مین طے کر لیا جائے غالبا اطالوی جاسوسون نے کاروان کے روکے جانے اور عنقریب اسکو اجازت روانگی کے ملنے کی اطلاع اپنی ساحلی فوج کو دیدی تھی چنانچہ دو جنگی جہاز اس کاروان کے انتظار مین بلا شبہ ساحل پر موجود تھے تا کہ وہ ہزار گز کے فاصلہ سے ایک دفعہ اور اپنی قادر اندازی کا امتحان کرین۔ بحالیکہ مطلع صاف ہو اور چاندنی مین سرچ لائٹ کی مدد سے یہ قافلہ تھوڑا بہت دکھائی دے۔ جو لوگ اس کاروان کے نگران تھے وہ اس امر کے ذمہ وار تھے کہ اطالوی گولہ باری سے کاروان کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ یہ بہت ممکن تھا کہ ایک دور دراز راستہ سے یہ لوگ گولہ باری کے خطرہ سے محفوظ ہو کر طرابلس مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائین لیکن

ان کے دلون مین کوئی اندیشہ خشکی مین اطالوی فوج سے مڈبھیڑ کا معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس بڑے کاروان کے شتربانون کو جو طرابلس سے صوبہ ٹیونس مین داخل ہوئے تھے اپنے تمام اسلحہ شوشہ مین باضابطہ داخل کرنے پڑے تھے چنانچہ جس کمرہ مین یہ اسلحہ رکھے تھے وہ ایک فوجی عجائب خانہ کیطرح گذشتہ زمانہ کی عجیب و غریب بندوقون اور زمانہ حال کی چند رائفلون سے پُر ہوگیا تھا واپسی پر ان شتربانون نے جو تعداد مین کم ازکم بارہ سو تھے اپنے اسلحہ واپس حاصل کرکے مسلح ہوگئے بس اس طرح یہ تعداد بزدل اطالیون کی خشکی پہ اُترنیوالی فوج کی مدافعت کے لئے کافی سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔

جسوقت بی میدان جنگ کو عجیب و غریب طرح سفر کرتا ہوا بنی غردان مین پہونچا تو ایک مرفہ الحال عرب نے اس کے ساتھ بڑی کشادہ دلی و مہمان نوازی کا برتاؤ کیا تہا یہ عرب اُس قصبہ کے اطراف وجوانب مین ایک بڑی جائداد کا مالک تھا لیکن جب مینے اس شخص کا پتہ لگانا چاہا تاکہ بی اُس سے ملکر ایک دفعہ اور شکریہ ادا کرے تو مجھے معلوم ہوا کہ اُسکو گرفتار کرکے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا۔ بظاھر اس پر ایک ایسے جرم کا الزام لگایا تھا جس کی کوئی شرح معین نہین ہوسکتی البتہ قیاس چاہتا ہے کہ وہ سرحد کے پرے ممنوع سامان جنگ کے بھیجنے مین مشتبہ تھا۔ گو مجھے اسکے مقدمے کے حالات ٹھیک معلوم نہین ہوئے اور گو مین اس امر سے بھی خوب واقف ہون کہ جو شخص کوئی خطرناک کھیل کھیلے تو پہلے ہی اُسے خطرہ برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے تاھم مجھے ایک ناگوار تعجب اس علم سے محسوس ہوا کہ ایک تعلیم یافتہ وذی حیثیت عرب

کسیقدر سیاسی جرم کی خلاف ورزی کے باعث معمولی مزدورون کی طرح
سڑکون وغیرہ پر محنت کرنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے مجھے ایسے اشخاص سے
جو بظاہر واقعات سے آگاہ اور راست گو دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا
کہ بنی غردان جیسے ملحقات مین جہان فوجی قانون جاری ہے عرب لوگ
بالکل فوجی حکام پر چھوڑ دیے گئے ہین چنانچہ کوئی باقاعدہ مرافعہ کسی سزا
کے خلاف خواہ وہ کیسی ہی نامناسب اور حد سے بڑھی ہوئی کیون ہو
دائر نہین ہو سکتا ہے مجھے بعد مین یہ بھی مسموع ہوا کہ اس عرب امیر کو
جس طرح یکایک بلا معقول تحقیقات کے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا اسی طرح دفعتاً
بلا کسی اظہار وجہ کے رہا کر دیا گیا۔ جو کچھ مین نے سنا ہے اس کی بنا پر کہہ سکتا
ہون کہ فرانس کے لیے اخلاقی نقطہ خیال سے ملحوظ ہو کر بھی مناسب و
سودمند معلوم ہوتا ہے کہ تیونسی باشندون کے مقدمات کی مختصر طریقہ
کارروائی پر پورا غور و خوض کر کے ضروری اصلاحین عمل مین لائی جائین۔
عربون مین خود مختارانہ فیصلون اور غیر منصفانہ سزاؤن کی حکایات کے
باعث جو ان کے ہم مذہبون پر عائد کیے گئے ہین فرانس کے برخلاف
تلخ ترین دشمنی پھیل رہی ہے۔

بنی غردان کی ساری سرزمین مین جاسوسی کی بدبو پھیلی ہوئی محسوس
ہوتی تھی مجھسے مختلف لوگون نے بیان کیا کہ فلان فلان اشخاص جاسوس
ہین لیکن جن لوگون کے متعلق جاسوسی کی افواہ مشہور تھی وہ اور آدمیون کو
اس خدمت مین ملوث ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے یہان مینے ایک
عجیب بات یہ دیکھی کہ طعن کے طور پر عرب لوگون نے بعض الفاظ کے معنی
بالکل برعکس قرار دے رکھے ہین مثلاً دغاباز کو صادق یا وفادار

کوئلہ کو عربی میں یعنی سفید وغیرہ وغیرہ ایسے الفاظ ہین جو آج کل بنی غردان مین بکثرت برعکس مفہوم مین استعمال کئے جاتے ہین ہمنے ہوٹل مین آخری دفعہ ناشتہ کھانے کے وقت ایک شخص کو دیکھا جو میلی کچیلی وضع مین ایک چھوٹی سی برجیس اور چھوٹے سے کوٹ مین ملبوس اور خاکی رنگ کی پٹیان باندھے ہوے تھا یہ بد وضع شخص جس کی نسبت مجھے پہلے ہی سے اطالوی جاسوس ہونے کی اطلاع تھی بڑا السّان تھا چنانچہ اس سے پیچھا چھڑا لینے مین دقت محسوس ہوئی گو اثناء گفتگو مین اس شخص نے اپنے آپ کو مالٹا کا باشندہ ظاہر کرکے فخریہ بیان کیا کہ تواریخ مین کوئی مثال اس وفادار ملک کے کسی ایسے باشندے کی نہین پائی جاتی ہے جس نے برٹش شہریت ترک کردی ہو تاہم اس شخص کا ہر ایک دیکھنے والا سمجھ سکتا تھا کہ ایسے لسان آدمی کو پولیٹکل خیالات تبدیل کرانے کی خاطر کوئی بہت بڑی رقم دینے کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔

بنی غردان سے روانہ ہو کر ہمنے وہ راستہ ترک کردیا جدھر سے مین اس سے پہلے سفر مین سرحد پہونچا تھا بس اس صورت سے سفاکس پہونچکر لیبائی ساحل سے براہ سمندر حسب مشورہ فرانسیسی کمانڈنٹ روانگی کا ارادہ کیا اس اہتمام سے اندر لیبیا مین روکے جانے کا کوئی اندیشہ نہ تھا بنی غردان سے مغرب کی جانب معمولی مسافر گاڑیون مین سفر کرنا بہت تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ یہ مسافر گاڑیان جو جنوبی ٹیونس مین عام طور سے رائج ہین بھدی وضع کی ہوتی ہین ان مین بڑے بڑے پہیے لگے ہوتے ہین اور خچر جوتے جاتے ہین۔ گو یہ گاڑیان اسباب لادنے کے لیے نہایت کارآمد و موزون ہین۔ تاہم کمانیدار نہ ہونے کے باعث مسافرون کو ہچکولون سے

ناقابل برداشت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور اگر کوئی مسافر ایسی حالت میں اونگھ رہا ہو تو زمین پر آرہنے یا پہیے میں لپٹ کر کچل جانیکا خطرہ بعید از قیاس نہیں علاوہ ازیں مدنیں سے جو مسافر گاڑیاں رات کے وقت روانہ ہوتی ہیں اُن میں ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اس مسافت کو بذریعہ موٹر کار طے کرے تو اس کا کرایہ بہت گران ہے۔ ان تمام دقتوں کے مقابلہ میں یہی بہتر ہے کہ لسبائی بنس سے سفاکس تک صرف ۱۳ فرانک کرایہ دیکر براہ سمندر جہازی راستہ ۹ گھنٹے میں طے کر لیا جائے۔

۴ جنوری کو میں اور میں اپنا اپنا اسباب ایک خچری گاڑی میں لاد کر پیدل لسبائی بنس کو روانہ ہو گئے۔ گاڑ ژوٹ ہمارے ساتھ شریک سفر نہ ہو سکا کیونکہ بنی غردان میں اُسکے بعض کا قفات کی آمد کا انتظار تھا تاہم وہ بنی سلامہ ہمارے ساتھ آبادی کے کنارے تک الوداع کہنے کی غرض سے آئے تھے۔ مجھے حقیقت میں اس پولینڈی دوست سے جدا ہونیکا افسوس ہوا کیونکہ اس کی رفاقت نے میرے سفر واپسی کو بہت خوش گذران بنا دیا تھا بہر حال مجھے اُمید تھی کہ گاز ژوٹ سے پولینس میں ملاقات کرنیکا موقعہ ملیگا۔ بنی غردان سے مرصہ فرصہ تک صرف نو کیلو میٹر کا فاصلہ ہیں ہمیں پیدل طے کرنا تھا لہذا مجھ جیسے شخص کے لیے جس نے بسا اوقات دن بھر میں سے پچاس کیلو میٹر تک سفر کیا تھا یہ مختصر فاصلہ خاصی تفریح تھی۔ مرصہ پہونچکر دیکھا کہ یہاں صرف ایک محصول خانہ اور ایک عمارت بند رگاہ کی موجود ہے۔ یہ مقام ایک وسیع بحری جھیل کے جنوب میں واقع ہے جس کا عمق نہایت کم اور جو ہشتم قسم کی مچھلیوں سے معمور ہے

مانشیہ سیمین جو جہاز ران کمپنی کا ایک خلیق ایجنٹ ہے ہماری آمد کے تھوڑی
دیر بعد ہی اسجگہ وارد ہوا زیادہ توقف کیے بغیر ہم دونوں مانشیہ سیمین کیساتھ
ایک کشتی پر سوار ہوکر سبائی بنس روانہ ہو گئے۔ پانی پر کشتی کی تیز روانی اور
ہوا کی موافقت سے اس کی رفتار کو حباب آور تسکین دہ بنا دیا اور سورج
کی حرارت جون جون وہ بلند ہوتا جارہا تھا بڑی خوشگوار معلوم ہوتی تھی
ہم کشتی میں سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹہ مین سبائی بنس پہونچ گئے۔
یہ پر فضا مقام ایک تنہا جزیرہ کی شکل مین جو تنگ کھاڑیون کے باعث
دو والا نبی چٹانون کی قطار سے پیدا ہوئی ہے واقع ہے یہ چٹانین زمین
سے نکلتی ہوئی دونون جانب پھیلی ہوئی ہین چنانچہ سمندر کو ایک جھیل کی
شکل مین گھیر رکھا ہے۔ یہان مانشیہ سیمین جہاز رانی اور ماہی گیری کی حیثیت
سے با اختیارات کامل سکونت رکھتے تھے۔ چند عرب بھی جنہون نے ماہی گیری
کے وسیع کاروبار کا ٹھیکہ گورنمنٹ فرانس سے لے رکھا تھا یہین بود و باش
رکھتے تھے۔ یہان سمندر مین مختلف سمتون مین لکڑی وغیرہ کے انبار
ایسے مقامات مین قائم کیے گئے ہین جہان کی گہرائی نہایت کم تھی اور
اس سے مقصد یہ ہے کہ پانی کاٹ کر مچھلیون کو ایسی جگہ پہونچا دیا جائے
جہان سے بآسانی پکڑی جاسکین ان انبارون پر سینکڑون ماہی خور
پرند موجود تھے جنھین بظاہر سمندر سے اپنا ٹکس وصول کرنے مین
کسی طرح منع نہین کیا جاتا تھا۔ سبائی بنس کے مغربی کنارہ پر مینے ایک
برباد شدہ ہسپانوی قلعہ کے آثار موقعہ بہ بہو بچکر دیکھے اس قلعہ
کی دیوارون اور چبوترہ سے باوجود شکست و ریخت ظاہر ہوتا
تھا کہ یہ عمارت فوجی استحکام کی نظر سے ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے

کہ غاریان کے دیکھنے کے بعد سے ایسی خوبی عمارت اور کہیں نظر نہیں آئی
اس قلعہ پر تیں پرانی توپیں بھی دیکھیں جو قلعہ کی گذشتہ عظمت کی یادگار ہیں
مانشیر سمن اپنی تنہائی کا کچھ زیادہ شاکی دکھائی نہیں دیتا تھا علاوہ تین
کتوں کے ایک عمدہ کتب خانہ بھی مانشیر موصوف کی تنہائی کو خوش گذرا
بنانے کے لئے موجود تھا گو یہ صحیح ہے کہ کتابیں انسان کی اس
خواہش کو پوری نہیں کر سکتیں جو اس کے دل میں بالطبع اپنے ہمصروں
سے میل جول قائم کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے تاہم تنہائی کی تکلیف مطالعہ
کتب سے کسیقدر کم ضرور ہو جاتی ہے۔ مانشیر سمن کے کتب خانہ میں میز پر
میں نے کارن ڈوی ایج کے فری کے دل خوش کن ظرافت آمیز نقاشی کے
نمونہ پائے الغرض ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک تمہارے سپاہی سبنس میں بڑی
تفریح سے جہاز کی آمد کے انتظار میں اپنا وقت گذار آخرکار ایک چھوٹا اسٹیمر
آیا اور اس ٹاپو سے کشتی کی ایک گھنٹہ کی مسافت پر لنگر انداز ہوا کیونکہ اسجگہ
سمندر کی گہرائی بہت کم ہے چنانچہ ہم ایک کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر جا پہنچے
جو بہت دیر قیام کرنے کے بعد چاندنی رات میں روانہ ہوا اسوقت وہ خوشنما
ولادل جسمیں سے ہم گذر رہے تھے ہمپر بہت مہربان تھی اس جہاز میں
ایک سپاہی لنے ہوا اپنی رجمنٹ میں شریک ہونے کے لئے سفر کر رہا
تھا مجھسے بیان کیا کہ وہ بنی عروان سے کسقدر تنگ آگیا تھا بلکہ منظر
کی خوبصورتی سے جرأت پا کر یہ بھی کہ بیٹھا کہ وہ کسقدر خوشی سے ٹیونس
پہونچکر اپنی منگیتر سے ملاقات کریگا۔ ہار ریس کی طرح یہ شخص
بھی کسی پیاری دل لبھانے اور مسکرانے والی معشوقہ کے خیالات
میں غوطہ زنی کر رہا تھا۔

مین زرزیس جو ایک خوبصورت مقام ہے نہ جا سکا کیونکہ یہان سمندر کی گہرائی اسقدر کم ہے کہ خشکی سے ایک میل سے کم فاصلہ پر جہاز پہونچ نہین سکتا۔ علاوہ ازین یہ چھوٹا سا قصبہ فی الحال ہیضہ کے باعث ممنوع الدخل قرار دیدیا گیا تھا زرزیس کے بعد جہاز نے دجربہ مین قیام کیا تاریکی شب کے باعث مین اسکے مقام کو بھی نہ دیکھ سکا۔ یہ دجربہ وہی جزیرہ ہے جس مین ہومر نے اپنے خیالی کنول خور قائم کر رکھے تھے اور اس مشہور شاعر کے بعد ملبی نے بھی اس مقام کی مدح سرائی کی تھی۔ اس وقت رات کی تاریکی مین جہاز کی چھت پر سے دجربہ دھندلا دکھائی دے رہا تھا مجھے افسوس ہے کہ مینے قبل از وقت دلدل کو اہل جہاز کے لیے مہربان کیون ظاہر کیا۔ ؟ ان پایاب مقامات نے جنھین طوفان نے پیدا کر دیا تھا ہمارے جہاز کو اسقدر پریشان کرنا شروع کیا کہ اُن مسافرونکو بھی کھانا کھانا دوبھر ہو گیا جو جہازی سفر کے بہت زیادہ عادی تھے۔

اسموقعہ پر مین کھانیکا مختصر حال بیان کرنا چاہتا ہون گو اس ادنی درجہ کے جہاز مین رنجیرین باورچی خانہ وغیرہ غرض کوئی آرام دہ یا مروجہ چیز موجود تھی تاہم اس چار سو ٹن وزنی جیسے حقیر جہاز کے کھانے کی فہرست لیکر اُسکا دوپہر یا رات کے کھانے سے مقابلہ کیجیے جو ہملوگون کو انگلش چینل کے تیز رفتار جہازون مین ملتا ہے تو دونون مین بہت بڑا فرق پایا جائیگا کیونکہ یہان پہلا جو کھانا ملا وہ درحقیقت بہت اچھا تھا اور بڑے تکلف سے چنا گیا تھا ایک خوبصورت صاف میز پوش میز پر بچھا ہوا تہا جس پر نابکنین سُرخ و سفید شراب کی بوتلین عمدہ قہوہ اعلی درجہ کی نارنگیان انجیر اخروٹ کے علاوہ چھ قسم کا لذیذ کھانا موجود تھا ہماری با عظمت قوم درحقیقت

عمدہ خوراک تیار کرنے مین اور اقوام سے گری ہوئی ہے۔ جب کبھی مین
فرانسیسی کھانا خواہ وہ معمولی درجہ کا ہی کیون نہو کھاتا ہون تو مجھے
بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان مین مسافرون کے کھانیکا
انتظام کسقدر افسوس کے قابل ہے جنکو میز پوشون پر دہبون اور غذا کے
ریزون سے واسطہ رکھنا پڑتا ہے علاوہ ازین نایکنون کا پتہ نہین ہوتا۔
گوشت بُری طرح پکایا جاتا ہے۔ اُبلے ہوے آلو گلے سڑے بیقند اور سیاہ تلخ چاء یہ اشیا خورد و
نوش کسی طرح بھی مرغوب طبع نہین ہو سکتین خصوصًا وہ چیز جسکو انگلستان
مین ریل کی ملازمہ مستورات براہ قدر افزائی قہوہ کہتی ہین مجھے تعجب ہوتا ہے
کہ برٹش عوام الناس کس طرح اپنے ملک مین ریلوے ہوٹلون اور جہاز کے کمرون
مین خوراک کے نامعقول اہتمام کو چپ چاپ برداشت کرتے ہین گو یہ ممکن
ہے کہ میرے ہم ملک اکل و شرب کے موجودہ انتظام کو پسند کرتے ہون
تاہم مجھے یہ دیکھہ کر کچھہ بھی تعجب نہین ہوتا کہ بعض اشخاص صرف ایک
بسکٹ کے ناکافی اور معمولی ذائقہ کے ناشتہ کو جو کی شراب یا وہسکی اور
سوڈے کے ساتھ تناول کرنا زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اُس غذا کے
جو سفر مین عام طور پر دستیاب ہوتی ہے۔
مینے سفاکس مین بی کی آرام و آسایش کا کچھہ اہتمام کر دیا اس بیچارے
کی آخری درخواست مجھہ سے یہ تھی کہ ہوٹل کے مالک سے کہکر اس کے لیے
تھوڑا سا شوربہ منگوا دون بی فی الحقیقت ایک اچھا آدمی تھا اُس نے
وہ کام کیا جس کی انجام دہی کا بہت کم اشخاص خیال کر سکتے ہین اس شخص نے طرح طرح
کی وقتون پر غلبہ پایا تھا خواہ دوسرون کی آمد کے ذریعہ سے یا محض اپنی
زبردست طبیعت کے باعث۔ لیکن جن لوگون نے بی کو مدد دی تھی۔

اونھوں نے اپنے اوپر اسکا غلبہ تسلیم کر لیا تھا چونکہ اس پہلے آدمی کے ارادے بالکل غیر مستقل اور روزانہ تبدیل ہوا کرتے تھے پس میں خیال نہیں کر سکتا کہ اس سے آئندہ پھر کبھی ملاقات کا موقع ملیگا بہرحال مجھے وہ خود غرضی سے پاک گوشہ نشین یاد آتی رہا کریں گی جو اُس سے میری راحت اور آسائش کی خاطر عمل میں آئی تھیں اور سب سے زیادہ مجھے اس کی قابل تعریف قوت برداشت و تحمل کا خیال آتا رہیگا خدا کرے کہ وہ ہمیشہ کامیاب اور خوش و خرم رہے (انشاء اللہ)

ہوٹل میں داخل ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں نے اطالوی قونصل سے ملاقات کی تاکہ شہر طرابلس کو دیکھنے کی اجازت اُس سے حاصل کروں گو میرے پاس اخبار مانچسٹر گارڈن کی نامہ نگاری کا باضابطہ ثبوت موجود تھا اور میرے پروانہ راہداری پر برٹش سفیر کی اجازت درج تھی تاہم قونصل مذکور نے ڈیکس پر سے ایک کاغذ اٹھا کر جواباً بیان کیا کہ میرے لئے اطالوین کے خلاف مضامین لکھنے کے باعث ایسی اجازت ملنی ناممکن تھی یہ جواب سنکر میں نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ فی الحقیقت میں اطالین گولہ باری پر جو اُنھوں نے غیر محفوظ قصبات اور دیہات پر کی تھی سختی سے نکتہ چینی کر چکا تھا اور اسی ضمن میں میں نے ترکی سپاہیوں کی قابلیت اور اطالوی افسروں کی ذاتی جرات کا بھی ذکر کیا تھا اطالین سفیر نے میرے ساتھ بڑا خوش خلقانہ برتاؤ کیا اور رولم سے براہ مہربانی بذریعہ تار یہ دریافت کرنیکا وعدہ کیا کہ آیا مجھے ممنوع الدخل شہر طرابلس میں داخل ہونے کی اجازت دیجا سکتی ہے یا نہیں ؟ اثناء گفتگو میں قونصل مذکور نے مجھسے دریافت کیا کہ ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ برطانیہ

کارروائی اٹلی کی جانب بالکل درست بلکہ ہمدردانہ ہے تو پھر کس طرح اخبارون کا عام لہجہ اسکے ہموطنون کی کہلے بندون مخالفت کر رہا ہے۔ میری طبیعت چاہتی تھی کہ اُسے مُطلع کرون کہ (لیکن مینے اپنے خیالات اسپر ظاہر نہیں کیے) ایک لبرل گورنمنٹ مین بھی فارن آفس کے رویہ اور اس پارٹی کے اعلی محسوسات مین بھی تفاوت پیدا ہوسکتا ہے جسکا ایک ممبر مسند وزارت پر متمکن ہو۔ علاوہ ازین انگلستان مین بہ نسبت کسی اور ملک کے وزیر محکمہ خارجہ زیادہ خودمختارانہ حیثیت رکہتا ہے اسپر کوئی کمیٹی تعلقات خارجیہ کے متعلق حکومت نہین کرتی ہو چنانچہ وہ اپنے فیصلے خود تیار کرتا اور نیز خود عملدرآمد کرتا ہے بغیر اس امر کے کہ وہ رعایا کے انتخاب کردہ نائبوں سے کوئی مشورہ بھی لے۔ یہ تمامتر ہزوڈتی (اطالوی سفیر) کے عمدہ برتاؤ کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہوا۔ مجھے پیشتر سے ہی خیال تھا کہ روما سے بذریعہ تار جواب موصول ہوگا وہ مجھے شہر طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت نہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مین ہفتون اس شہر سے چندمیل کے فاصلہ پر مقیم رہا تھا میرے خیمہ مین اس شہر سے زوردار سرچ لائٹ کی روشنی پہونچا کرتی تھی اور میری طبیعت چاہا کرتی تھی کہ شہر مذکور کو اندر سے دیکھون لیکن مجھے شہر طرابلس دیکھنے کی اجازت نہ ملنے کے باعث اطالوی افسرون سے کوئی حق بجانب شکایت پیدا نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ مین ابتداء جنگ ہی سے ترکوں کے ساتھ پوری ہمدردی اُس شاندار مدافعت کے ساتھ رکہتا تھا جو انہون نے اپنے ملک پر

ایک ناوا جبسی وستیر کے مقابلہ مین شروع کردی تھی مین پس وپیش اپنے خیالات کا اظہار اُن خطوط مین کرچکا ہون جو مینے مانچسٹر گارڈن کو لکھے تھے۔ اگر مین اطالوی افسرون کی جگہ تعینات ہوتا تو میرا طرز عمل بھی انھین جیسا ہوتا کیونکہ مین معقولیت کے ساتھ یہ امید نہین کرسکتا تھا کہ خرگوش کے ساتھ بھاگتا بھی رہتا اور کتون کے ساتھ شکار بھی کھیلتا رہتا یہ تو صرف سادہ لوح ترک ہی ایک ایسا شخص ہے۔ جو نامہ نگارون بلکہ مشکوک الاعتبار اجنبیون کو بھی اپنے خطوط مدافعت کے ملاحظہ کی اجازت دیدیتا ہے اور علاوہ ازین اُن کے لیے بلا قیمت روٹی اور بلا کرایہ گھوڑے ایسی حالت مین مہیا کرتا ہے جبکہ وہ خود اپنی بیشمار ذاتی دقتون مین گرفتار ہو مین آخر مین اطالوی محکمہ خبر رسانی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا وہ اطالوی قونصل جس سے مین ملا تھا ملاقات سے قبل ہی میرے متعلق ہر ایک بات سے آگاہ تھا مثلاً یہ کہ مین ترکون کے ساتھ موجود تھا بنی غردان سے گذرا تھا یا ٹھونسیا پیلس ہوٹل مین مقیم تھا وغیرہ وغیرہ ان سب واقعات کا اسے علم تھا اس سفیر اور اس کی گورنمنٹ کی خدمت جاسوسون کی ایک بڑی جماعت خوب انجام دے رہی تھی جس مین سے مجھے ایک شخص کی نسبت معلوم تھا کہ وہ دو مہینے پہلے اپنے آپ کو ترکون کا زبردست حامی ظاہر کرتا تھا اور اطالیون کی علانیہ عیب جوئی کیا کرتا تھا۔

میرا دل اس بہادر فوج سے سچی ہمدردی رکھتا ہے جو اپنا تعلق دنیا کی مدد سے قطع ہو جانے کے باوجود بھی ایک کثیر التعداد دشمن

ادہم پاشا کمانڈر طروق

ALHILAL PRESS

کے مقابلہ مین مردانگی سے جنگ کر رہی ہے جن دوستون کو مین نے اپنے پیچھے میدان جنگ مین چھوڑا ہے اُن سے جنگ کی شلون مزاجیون اور تباہ کن اثرات کے درمیان الوداع کہتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ اپنے ترکی ہمزبانون کا لطف صحبت پُرامن حالات مین پھر کبھی اٹھاؤنگا اور اپنے خدا سے بھی یہی دعا کرتا ہون بہت سے مناظر جنمین سے میرا گذر ترکی اور انگریزی رفقا کے ساتھ ہوا ہے ہمیشہ میرے ذہن مین محفوظ رہین گے۔ اور بعض اوقات سکون اور اطمینان کی حالت مین مجھے خواہش پیدا ہوسکتی ہے کہ مین پھر زوارہ کے جھنڈون مین واپس جاؤن اور ان کھجور کے درختون پر نظر ڈالون جنپر چاندنی بکھر رہی ہو اور ریت کے ٹیلون سے پرے سمندر کے بہنے کی آواز میرے کانون مین آ رہی ہو۔

المعرفت نمبر

تمت